92197
8.5.76

اردو شاعری میں قرآنی تلمیحات

زیر نگرانی

صدر شعبہ اردو جناب الحاج ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب

ایم، اے، ایل، ایل، بی، پی، ایچ، ڈی، ڈی لٹ،

سندھ یونیورسٹی

پیش کردہ

کشور سلطانہ

پی، ایچ، ڈی، اردو، سندھ یونیورسٹی

Ghulam Mustafa Khan
25/2/72

نمبر شمار　　　　عنوان

حصہ اوّل

حصہ دوم

(الف)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

میرے محترم استادِ گرامی قبلہ و کعبہ الحاج جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب نے میرے مقالے کا عنوان "اردو شاعری میں قرآنی تلمیحات" تجویز فرمایا۔ ہر چند کہ اس پر قلم اٹھانا میری بساط سے باہر تھا لیکن توکلِ خداوندی پر میں نے یہ کام شروع کر دیا۔ مجھے اس سلسلے میں جسقدر مشکلات پیش آئیں وہ میں ہی جانتی ہوں ان مشکلات میں اگر استادِ محترم کی رہنمائی نہ ہوتی تو شاید یہ مقالہ پایۂ تکمیل کو نہ پہنچتا۔ اللہ کا بڑا احسان ہے اور قبلہ ڈاکٹر صاحب مدظلہٗ کی پدرانہ شفقت و محبت کا نتیجہ ہے کہ آج میں اس قابل ہوگئی ہوں کہ یہ مقالہ پیش کر سکوں۔

اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل سے اس کٹھن منزل کو باآسانی طے کر دیا۔ میں یہ دعویٰ تو نہیں کر سکتی کہ میں نے مقالے کے تمام پہلوؤں پر کما حقہٗ روشنی ڈالی ہے

لیکن اتنا ضرور کہہ سکتی ہوں کہ میں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی اگ
اس میں کوئی خامی نظر آئے تو اسے میری کمزوری خیال کیجے
لیکن اگر کوئی خوبی دکھائی دے تو اسے استاد محترم کا عطیہ
تصور کیجے۔

احقر :-

کشور سلطانہ
پی۔ ایچ۔ ڈی۔ اُردو
سندھ یونیورسٹی

25.12.72

(حصۂ اوّل)

ہمارے شعرائے ہر دینی اثرات

اور

اُن کے مختصر حالاتِ زندگی

Aurangzeb Qasmi
Subject Specialist
G.H.S.S Qasmi Mardan

اردو کی شاعری پر قرآن کے اثرات کو واضح طور پر بیان کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہندوستان کی اردو شاعری کا پس منظر بیان کیا جائے۔ کیونکہ اردو زبان ہندوستان کی پیداوار ہے اور جو زبان جس علاقہ میں وجود میں آتی ہے اس میں اس علاقے کے ماحول اور معاشرے کے تمام جزوی و کلی مسائل کے اثرات کا بہت گہرا اثر پڑتا ہے

جب ہندوستان میں اسلامی حکومت قائم ہوئی تو وہاں کے ماحول اور معاشرے نے بھی اپنا رخ بدلا۔ ہندوستان میں جو مسلمان فاتح آیا وہ اپنے ساتھ اسلامی ماحول و معاشرت کے اثرات لے کر آیا۔ جس سے ہندوستان کی اقوام پر اثر پڑنا ضروری تھا۔ اور الناس علی دین ملوکھم کے مصداق لوگوں نے بادشاہ کے دین کو اپنایا جس کی وجہ سے یہاں اسلام کی بنیادیں از خود قائم ہونی شروع ہو گئیں پھر ان سلاطین کے ساتھ

علماء و مشائخ کا ایک طبقہ آیا جس کا بنیادی مقصد
ہندوستان میں اسلامی اصولوں کو پھیلانا تھا۔ اور بلا شبہ اُنہی
کی کوششوں سے ہندوستان میں اسلام کی کرنیں پھیلیں جس
نے پورے ہندوستان میں روشنی پھیلائی۔ اردو زبان جس کی
سرپرستی صوفیائے کرام اور علماء نے کی اپنے دامن میں
قرآن کے وسیع مضامین رکھتی ہے۔ ہندوستان میں جس قدر
علماء و مشائخ گذرے سب ہی نے شعر گوئی کو اپنا شعار بنایا
ان میں امیر خسرو سے لے کر آخر تک برابر ایسے لوگ ہوئے
جنہوں نے نہ صرف فارسی میں قرآن کے مضامین کو نظم کیا
بلکہ اردو شاعری کے ذریعہ بھی ان خیالات و افکار کو عام
کرنے کی پوری کوشش کی۔ ڈاکٹر مولوی عبدالحق مرحوم
نے اسی سلسلہ میں ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام "اردو
کی نشو ونما میں صوفیائے کرام کا حصہ" ہے اس کتاب کے

مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صوفیائے کرام نے کیسے کیسے اعلیٰ خیالات کو تصوف کی چاشنی میں ڈبو کر عام مسلمانوں تک پہنچائے۔ بلا شبہ ان بزرگوں کی خدمات کو اردو سے محبت رکھنے والے افراد کبھی نہیں بھلا سکتے۔

جس زمانے میں اردو وجود میں آئی اس وقت ہندوستان میں شاعری کا عام رواج تھا۔ اور یہاں کے باشندے اس کو پوری طرح سمجھتے تھے اسی صورت میں صوفیائے کرام اور علماء وغیرہ کے لیے تبلیغ کا ایک ذریعہ اردو شاعری بھی تھا۔ چنانچہ انہوں نے اسے اختیار کیا اور اس کے ذریعہ اپنے خیالات کو عوام و خواص غرض ہر طبقہ تک پہنچایا۔ بقول مولانا عبد السلام ندوی " اردو شاعری کا آغاز مذہبی حیثیت سے ہوا اور ایک مدت تک مذہبی خیالات شاعری کا جزو غالب رہے۔" (شعر الہند جلد دوم ص ۲۷)

اگرچہ اردو میں اور بھی بہت سے ایسے شعرا ہوئے جنہوں نے رندی اور سرمستی کو اپنا مذہب بنایا - نقادانِ فن نے شعر کی تعریف یوں کی ہے - کہ "وہ کلام موزوں جو اپنے تاثرات کو عام کرنے میں ممدو و معاون ثابت ہو صحیح معنی میں شاعری ہے اور جس کا کلام اس معیار پر نہیں اترتا وہ شاعر بھی شاعر کہلانے کا مستحق نہیں "

اردو شاعری چونکہ صوفیاء اور علماء کے دامن تربیت میں پلی بڑھی اور جوان ہوئی تو اس میں اپنے بزرگوں کی تمام باتیں قدرتی طور پر ودیعت ہو گئیں -

ولی

ولی کا اصلی نام محمد ولی اللہ تھا وہ گجرات کے شہر احمد آباد
کے رہنے والے تھے بعد میں گجرات سے آکر اورنگ آباد میں مقیم
ہو گئے تھے اس لیے انہیں ولی اورنگ آبادی بھی کہہ دیا جاتا ہے
خود ولی نے شاہ سعد اللہ گلشن کے شاگرد ہونے کا اعتراف کیا
ہے۔

ولی نے اپنی شاعری کا آغاز دکنی زبان میں کیا پھر جب
آپ دہلی تشریف لے گئے وہاں آپ کے استاد شاہ صاحب نے
آپ کے شاعری کو دیکھ کر اردو معلی یا ریختہ میں شعر کہنے کا مشورہ
دیا۔ اس کے بعد ولی نے جو کچھ کہا وہ شمالی ہند کے محاورہ
کے مطابق ہے آپ کے کلام میں حقائق و معارف اور تصوف کے
مسائل اور اخلاقی درس بھی ملتا ہے ولی نے اردو غزل کو پہلی مرتبہ
احساس کمتری سے نکال کر فارسی غزل کے مقابل لا کھڑا کر دیا۔ ۱۱۱۹ھ میں وفات
پائی۔

سید سراج الدین سراج

پورا نام سراج الدین تھا تخلص بھی سراج تھا وہ اورنگ آباد کے رہنے والے اور درویش منش انسان تھے ۱۱۲۷ھ ۱۷۱۵ء میں پیدا ہوئے۔ بہت پر گو شاعر تھے چنانچہ صرف چار سال میں اپنا ضخیم دیوان مرتب کر ڈالا جس میں پانچ ہزار اشعار ہیں - ردیف وار غزلوں کے علاوہ مثنویاں - مخمس - ترجیع بند رباعیات سب ہی کچھ شامل ہیں - آپ کی زبان صاف، سادہ اور دل نشین ہے خیالات بلند اور مضامین شگفتہ ہیں

سراج نے ایک طویل مثنوی بوستان خیال بھی مرتب کی تھی جس میں ۱۱۶۰ اشعار ہیں یہ طویل مثنوی دو دن میں لکھی گئی لیکن زبان کی صفائی وروانی اور زور بیان میں کہیں کمی محسوس نہیں ہوتی - ان کی اس خود گوئی کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے - ۱۱۷۷ھ ۱۷۶۳ء میں فوت ہوگئے۔

مرزا جانِ جاں مظہر

پورا نام مرزا جان جاں تھا تخلص مظہر اختیار کیا - بعد میں نام میں تھوڑی سی تبدیلی ہو کر جان جاں سے جانِ جاناں ہو گیا - ان کے والد کا نام مرزا جان تھا اسی کی مناسبت سے اورنگ زیب نے ان کا نام جانِ جاں رکھا تھا - ان کا سلسلۂ نسب حضرت محمد بن الحنفیہ کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مل جاتا ہے مظہر کا وطن تو آگرہ تھا لیکن والد بسلسلہ ملازمت دکن میں مقیم تھے - وہیں ۱۱۱۳ھ - ۱۷۰۳ء میں آپ کی ولادت ہوئی - آپ سولہ سال کے تھے کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا - پھر آپ دہلی میں جا بسے - وہیں نور محمد بدایونی رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت کی اور کچھ عرصہ بعد مشائخ میں شمار ہونے لگے جب اردو میں ایہام گوئی کا رواج دیکھا تو انہوں نے اس کو ایک عیب سمجھ کر بدلنا چاہا اپنے شاگرد یقین کے ذریعے اس تحریک کو بدل دیا ۱۱۹۵ھ - ۱۷۸۱ء کو ایک انگریز کے ہاتھ سے شہید ہوئے -

یقین

ان کا نام انعام اللہ خاں اور تخلص یقین تھا حضرت مجدد
الف ثانی کی اولاد میں تھے محمد شاہ بادشاہ کے زمانے میں میں تقریباً
۱۱۴۰ھ - ۱۷۲۸ء میں پیدا ہوئے - مرزا یقین مرزا مظہر کے
عزیز ترین شاگرد تھے اور اتنے ذہین تھے کہ ۱۳ یا ۱۴ سال کی عمر سے ہی
کلام میں پختگی پیدا ہو گئی تھی ان کی غزلوں کا ایک مختصر دیوان ہے
لیکن خواجہ میر درد کی طرح ان کی غزلیں بھی انتخاب ہوتی ہے
۱۱۶۹ھ - ۱۷۵۵ء میں اپنے والد مظہر الدین کے ہاتھ سے قتل ہوئے۔

بیان

ان کا نام احسن اللہ اور تخلص بیان تھا ان کے بزرگوں کا
وطن آگرہ تھا لیکن وہ خود دہلی میں پیدا ہوئے اور وہیں پرورش
پائی - یقین کے ہم عصر تھے سن پیدائش ۱۱۴۰ھ - ۱۷۲۷ء کے

قریب ہوگا۔ شاعری میں مرزا مظہر کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا
یقین کی طرح ان کے کلام میں بھی بلاغت ہے فصاحت۔ روانی۔ سلاست
بدرجہ اتم موجود ہے شیفتہ نے ان کے کلام کو دل آویز۔ شیریں اور
رنگین و شور انگیز کہا ہے

میر عبدالحی تاباں

میر عبدالحی نام اور تاباں تخلص تھا غالباً فرخ سیر کے دور میں
۱۱۳۰ھ ۔ ۱۷۱۸ء کے لگ بھگ پیدا ہوئے۔ نہایت حسین و جمیل
تھے اسی لیے لوگ ان کو یوسف ثانی کہتے تھے شاعری میں محمد علی حشمت
کے شاگرد تھے لیکن مظہر اور یقین کا تتبع کرتے تھے کلام
میں حلاوت اور پختگی ہے شراب نوشی نے ان کی صحت
کو تباہ کر دیا اور وہ جوانی میں ہی ۱۱۶۳ھ ۔ ۱۷۵۰ء
میں احمد شاہ کے زمانے میں وفات پا گئے۔

مرزا محمد رفیع سودا

مرزا محمد رفیع متخلص بہ سودا اقلیم سخن وری کے شہنشاہ۔ اردو کے خاقانی و الوری سپہر شاعری کے درخشندہ تارے بلکہ آفتاب اور بقول اپنے حریف اور معاصر خدائے سخن میر کے ریختہ گویوں کے انتخاب تھے۔

ان کے آباؤ اجداد معزز خاندان کے لوگ کابل کے باشندے تھے مرزا صاحب کے والد محمد شفیع ایک تجارت پیشہ بزرگ تھے جو کابل سے ہندوستان آئے اور دہلی میں قیام کیا۔ خاکِ دہلی ہی کو یہ فخر حاصل ہے کہ سر آمد شعرائے ہندوستان مرزا رفیع سودا وہاں پیدا ہوئے۔ تاریخ ولادت ۱۱۲۵ھ ہے

مرزا صاحب کی پرورش اور تعلیم دہلی میں ہوئی۔ آپ کا کلام اس قدر مقبول اور ہر دلعزیز ہوا کہ گھر گھر اور کوچہ بازار تک پھیل گیا۔ مرزا کی زندگی میں ہی ان کا کلام مشہور ہو گیا تھا

اس پر مرزا کو فخر تھا۔ مرزا کا انتقال لکھنؤ میں ۱۱۹۵ھ مطابق
۱۷۸۱ء میں ہوا۔ بہت سے معاصرین اور نیز مابعد کے شاعروں
نے وفات کی تاریخیں کہی ہیں۔ مصحفی ناسخ وغیرہ کی تاریخیں
مشہور ہیں۔

خواجہ میر درد

سید خواجہ میر نام تخلص درد تھا خواجہ محمد ناصر عندلیب
کے خلف الصدق تھے سلسلۂ نسب خواجہ بہاؤ الدین نقشبند سے ملتا ہے۔
ماں کی طرف سے حضرت غوث الاعظمؒ تک پہنچتا ہے۔ خواجہ صاحب
کا سنہ ولادت ۱۱۳۳ھ ہے انہوں نے اپنے ہی والد کی آغوش میں
تحصیل علوم سے فراغت حاصل کی۔ قرآن۔ حدیث۔ تفسیر۔
فقہ اور تصوف میں کامل دستگاہ رکھتے تھے۔ طبیعت میں
آزادی خود داری اور استغنا اس درجہ تھا کہ کسی کی مدح وثنا

سے اپنے قلم کو آلودہ نہیں کیا۔ خواجہ صاحب کو تصنیف و تالیف
کا شوق شروع ہی سے تھا نالۂ درد ۔ آہ سرد ۔ درد دل ۔ شمع محفل ۔
دیوانِ اردو وغیرہ مشہور تصانیف ہیں

خواجہ صاحب کی زبان و عبارت صاف سلیس فصیح ہر
شخص کی سمجھ میں آسانی سے آتی ہے درد واثر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا
ہے تصوف کو ان سے بہتر کسی نے نہیں کیا عرفان اور تصوف کے
پیچیدہ اور مشکل مضامین اس خوبصورتی اور صفائی سے بیان کیے
ہیں کہ دل وجد کرتا ہے

چھیاسٹھ ۶۶ برس کی عمر میں ۱۱۹۹ھ اور مطابق ۱۷۸۵ء میں
آپ کا انتقال ہو گیا۔

میر تقی میر

شہنشاہ متغزلین میر تقی میر کے والد محمد علی متقی

آگرہ کے ایک تارک الدنیا بزرگ تھے وہیں میر ۱۱۳۵ھ یا ۱۱۳۶ھ میں پیدا ہوئے - انہوں نے اپنے والد کے ایک مرید سید امان اللہ سے قرآن مجید پڑھا اور کچھ ابتدائی تعلیم حاصل کی - ابھی ان کی عمر گیارہ، بارہ سال کی تھی کہ ان کے والد فوت ہو گئے اور گھر کی ذمہ داریاں ان کے سر آ پڑیں - اسی پریشانی میں دہلی کا سفر کیا وہاں اپنے سوتیلے ماموں خانِ آرزو کے مکان پر ٹھہرے - ان کی صحبت سے بہت فیض اٹھایا لیکن پھر ناچاقی ہو گئی - اس کے بعد مختلف رئیسوں کے ساتھ لیکن کہیں چین نہ ملا تو آصف الدولہ کی طلبی پر لکھنؤ چلے گئے لیکن وہاں بھی سکون نصیب نہ ہوا -

آلام و مصائب نے ان کی طبیعت میں جو سوز و گداز پیدا کر دیا تھا وہ ان کی شاعری کا بھی ایک جزو بن گیا - ان کے کلام میں سوز و گداز اور درد و الم کی کیفیتیں بہت شدت سے محسوس ہوتی ہیں ان کی زبان سادہ - سلیس شیریں اور فصیح ہے ان کا اکثر کلام سہل ممتنع

کی حدود میں آتا ہے ان کے کلام کی تاثیر تیر و نشتر کا کام دیتی ہے
آخرکار ایک طویل مدت تک رہین ستم ہائے روزگار رہ کر
۱۲۲۵ء مطابق ۱۸۱۰ء میں انتقال کر گئے

محمد میر سوز

محمد میر سوز ۱۷۲۰ء کے قریب دہلی میں پیدا ہوئے وہیں تعلیم و
تربیت پائی۔ کتابی تعلیم کے علاوہ انہیں تیر اندازی اور گھوڑے کی
سواری میں بھی مہارت حاصل تھی۔ بہترین خوش نویس تھے۔ پہلے
میر تخلص کرتے تھے بعد میں سوز ہو گئے محمد شاہ اور احمد شاہ کے
دور حکومت میں دہلی میں قیام کیا اس کے بعد فرخ آباد چلے گئے۔ ۱۱۹۱ء
۱۷۷۷ء میں فیض آباد اور لکھنؤ چلے گئے۔ لیکن وہاں بھی سکون و
اطمینان کی کوئی صورت نظر نہیں آئی ۱۷۹۷ء میں مرشد آباد
گئے وہاں بھی ناکامی سے دوچار ہوئے مجبوراً پھر لکھنؤ آگئے

سوز نہایت ظریف ـ خندہ رو اور جوہر شناس انسان تھے اس دور کے صفِ اوّل کے شاعروں میں ان کا شمار ہوتا ہے ـ ان کی زبان نہایت صاف ـ سادہ اور بے تکلف ہے صفائی اور محاورہ بندی کا انہیں خاص خیال رہتا ہے کلام میں ہر جگہ بے ساختہ پن دکھائی دیتا ہے ۱۲۱۲ھ ۱۷۹۷ء میں فوت ہو گئے ـ

میر حسن

اردو کی بہترین عشقیہ مثنوی "سحر البیان" کے مصنف میر حسن ۱۱۴۰ھ ۱۷۲۸ء کے لگ بھگ دہلی میں پیدا ہوئے ـ میر حسن ایک قدیم اور مہذب سید خاندان کے چشم و چراغ تھے ـ ان کے گھر میں کئی پشت سے زبان دانی اور شعر و شاعری کا چرچا تھا ـ اس طرح شوقِ شعر ان کو ورثہ میں ملا تھا زبان و بیان کی تمام خوبیاں موجود ہیں اگر چہ ان کی شہرت ان کی مثنوی "بے نظیر و بدر منیر" کی وجہ

سے ہے لیکن غزل میں بھی ان کا مقام کافی بلند ہے ان کے کلام میں

صداقت و اصلیت کی پوری جھلک موجود ہے ان کی زندگی میں بھی مصائب

و آلام سے بھری ہوئی تھی اس لیے کلام میں بھی سوز و گداز۔ کربو حرماں

نصیبی بہت ہے۔ کلام میں سنجیدگی وقار اور گہرائی ہے ۱۲۰۱ھ

۱۷۸۶ء میں رحلت کر گئے۔

سید انشاء اللہ خاں انشاء

سید انشاء اللہ خاں مرشد آباد میں پیدا ہوئے۔ عربی فارسی

اور ہندوستان کی تمام زبانوں سے واقف تھے ان سب زبانوں میں

شعر بھی کہہ لیتے تھے انشاء پہلے دہلی گئے پھر وہاں سے لکھنؤ آئے۔ جہاں

ان کو مرزا سلیمان شکوہ کی مصاحبت مل گئی۔

انشاء کے کلام میں شوخی۔ طراری۔ لطیفہ سنجی۔

ہوس پرستی آورد اور صنعت گری پائی جاتی ہے ان کے کلام کا

جوہر ان کی فکر رسا اور زبان پر پوری قدرت ہے - الفاظ کی تراشش خراشش اور بندشوں کی انوکھی ترکیبیں سینکڑوں پائی جاتی ہیں - ہندی الفاظ - ہندوستانی تلمیحات مقامی رنگ اور مقامی رسم و رواج کی بھی جھلک ان کے کلام میں ملتی ہے

۱۲۳۱ھ ۱۸۱۷ء میں لکھنؤ میں فوت ہوئے -

شیخ غلام ہمدانی مصحفی

غلام ہمدانی نام مصحفی تخلص تھا ۱۱۶۲ھ ۱۷۵۱ء میں امروہہ میں پیدا ہوئے۔ اوائل شباب میں دہلی چلے گئے اور جب وہاں سکون نہ ملا تو لکھنؤ کا رخ کیا اور سلیمان شکوہ کے استاد بن گئے -

مصحفی زود گو اور پُر گو شاعر تھے - پُر گوئی کی وجہ سے ان کے کلام میں ناہمواری اور بے رنگی آگئی لیکن وہ مسلم

عاشقانہ مضامین ہم عصر شعراء سے کم تر نہیں باندھے ہیں - کلام میں معانی اور روانی اور محاوروں میں برجستگی ملتی ہے - معمولی معمولی غلطیوں کا انہوں نے کوئی لحاظ نہ کیا - اور سنجیدہ مضامین پر بھی غور نہیں کر سکے - انہوں نے اپنے کلام کے ذریعے زبان کو سنوارنے کی کوشش کی -

۱۲۲۵ھ ۱۸۱۰ء میں لکھنؤ میں فوت ہوئے -

شیخ امام بخش ناسخ

ناسخ کا سن ولادت ۱۱۸۹ھ ۱۷۷۵ء میں فیض آباد میں پیدا ہوئے - ناسخ کی غزلوں میں پرشکوہ الفاظ اور طرح طرح کی تشبیہات اور تصنع کی بھرمار لیکن جذبات و اثرات کی کمی ہے کہیں کہیں الفاظ کی اس قدر بہتات ہے کہ شعر کا مضمون ہی خبط ہو جاتا ہے - انہوں نے سنگلاخ زمینیں بھی ایجاد کیں - ان کی نازک خیالی اور مضمون آفرینی انہیں کی ذہنی اپج ہے جس میں نہ حقیقت

ہے اور نہ صداقت، اعلیٰ و ادنیٰ دونوں قسم کے جذبات، مذہب
اخلاق اور تصوف کی چاشنی بھی کہیں کہیں مل جاتی ہے۔ ناسخ کو زبان کی
اصلاح میں نمایاں کامیابی ہوئی۔ کیونکہ انہوں نے زبان سے متعلق اصول
کی پورے طور پر خود بھی پابندی کی اور اپنے شاگردوں پر بھی سختی سے
اس پابندی کو عائد کیا۔ اسی عہد میں دبستان لکھنؤ قائم ہوا۔ اور ناسخ
اس کے مدرس اول ہوئے یہی طرز لکھنؤ کے موجد کہے جاتے ہیں۔
۱۲۵۴ھ مطابق ۱۸۳۸ء میں لکھنؤ میں وفات پائی۔

آتش

خواجہ حیدر علی آتش خلف علی بخش دلی کے ایک معزز خاندان
سے تعلق رکھتے تھے ان کے والد نواب شجاع الدولہ کے عہد میں دلی چھوڑ
کر فیض آباد آئے۔ مغل پورہ میں سکونت اختیار کی۔ آتش
کی ولادت فیض آباد میں ہوئی۔ بہت صغیر سن تھے کہ باپ

کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ اسی وجہ سے تعلیم سے بھی محروم رہے۔ اور
بری صحبت میں بیٹھ کر مزاج میں شوریدہ سری اور بانک پن آ گیا۔
پھر لکھنؤ چلے گئے۔ لکھنؤ میں مصحفی کے شاگرد ہو گئے اور چند روز کی محنت
میں ایسی مشق بہم پہنچائی کہ خود صاحبِ طرز ہو گئے۔ آتش نہایت
سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ تصنع اور تکلف بالکل نہ تھا۔ ناسخ کے معاصر
تھے۔ دونوں میں اکثر نوک جھونک ہوتی رہتی تھی۔ مگر اس کے باوجود
وہ ناسخ کا بہت احترام کرتے تھے۔

۱۲۶۳ھ میں آتش کا انتقال ہوا۔ رشک نے تاریخ لکھی۔

(خواجہ حیدر علی اے وا مردند)

شاہ نصیر الدین نصیر دہلوی

نصیر الدین نام نصیر تخلص تھا اپنے سیاہ رنگ کی وجہ سے میاں کلّو
کے عرف سے مشہور تھے۔ شاہ غریب کے بیٹے دِلّی کے رہنے والے تھے۔

باپ ایک گوشہ نشین فقیر تھے۔ باپ نے نصیر کی تعلیم و تربیت میں پوری کوشش کی مگر نصیر کو سوائے شاعری کے کچھ نہ آیا۔ نصیر کی شاعری کی وجہ سے شاہ عالم کے دربار میں رسائی بھی ہوئی۔ جہاں اُن کی توَر دانی خوب ہوتی تھی۔ شاہ نصیر نے سفر ہیت کے لیے لکھنو اور حیدرآباد متعدد مرتبہ گئے۔ نصیر کا شمار زبان اور زمانہ دونوں کے اعتبار سے طبقۂ متقدمین میں کیا جاسکتا ہے مگر ان کو شہرت شعرائے متوسطین کے زمانہ میں حاصل ہوئی۔ نصیر جب چوتھی مرتبہ حیدرآباد دکن گئے تو چند روز قیام کر کے ۱۲۵۴ھ مطابق ۱۸۴۰ء میں انتقال ہوگیا

میر اثر

سید محمد نام تھا۔ اثر تخلص تھا خواجہ محمد ناصر عندلیب کے بیٹے تھے خواجہ میر درد کے چھوٹے بھائی تھے۔ بھائی کے نقش قدم پر چلتے تھے۔ تصوف۔ موسیقی۔ حساب اور دیگر فنون ریاضیہ میں ان کا

جواب نہ تھا۔

تصنیفات میں ایک دیوان غزلوں کا ہے ایک مثنوی خواب و خیال جو اپنے رنگ کی اردو کی پہلی مثنوی ہے۔

۱۱۸۰ھ میں آپ کا انتقال ہو گیا۔

کرامت علی شہیدی

کرامت علی نام شہیدی تخلص تھا۔ عبد الرسول خاں کے بیٹے تھے۔ بانس بریلی وطن تھا۔ مگر لکھنؤ میں نشو و نما ہوئی۔ مصحفی اور شاہ نصیر سے اصلاح لی۔ شعر و سخن میں ایسی قدرت حاصل تھی۔ کہ زمین کیسی ہی سنگلاخ ہو۔ ایک طرح میں جو غزلہ و پنج غزلہ لکھتے تھے۔ اور کوئی غزل ۲۵ اور ۳۵ شعر سے کم نہ ہوتی تھی۔ پہلے سرکاری ملازمت بھی کی۔ بعد سیر و سیاحت میں زندگی گزاری۔

۱۲۵۵ھ میں حج و زیارت کے ارادہ سے گھر سے نکلے۔ مدینہ منورہ

جا رہے تھے کہ راستہ میں بیمار پڑ گئے۔ ۷ صفر ۱۲۵۶ھ

کو طائرِ روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گیا۔

سید محمد خاں رند

سید محمد خاں نام رند تخلص کرتے تھے۔ نواب غیاث الدین

نیشاپوری کے بیٹے تھے جو نواب برہان الملک صوبہ دار اودھ کے

حقیقی بھانجے تھے۔ ۱۱ ربیع الاوّل ۱۲۱۲ھ کو فیض آباد میں

پیدا ہوئے۔ شعر و سخن سے طبعی مناسبت تھی۔ میر شمس خلیق

سے مشقِ سخن کرتے رہے لکھنؤ آکر خواجہ آتش کے شاگرد ہوئے۔

پہلے وفا تخلص تھا۔ خواجہ صاحب نے رند بنا دیا۔ دو دیوان

مرتب کیے۔ ایک دیوان "گلدستۂ عشق" کے نام سے چھپا۔

بمبئی میں سفرِ آخرت کیا۔

عبد الحلیم شاہ صاحب

حضرت عبد الحلیم شاہ صاحبؒ کا وطن مالوف امروہہ ضلع
مراد آباد تھا۔ لیکن آپ سنِ بلوغت میں ہی بسلسلہ ملازمت جے پور
تشریف لے آئے تھے۔ اور وہیں آخر عمر تک سکونت پذیر رہے۔ آپ کے والد
محترم سادات امروہہ میں سے تھے اور اپنے روح پرور مواعظ کی وجہ
سے بڑی شہرت کے مالک تھے۔

بقول آپ کے مریدین کے حضرت عبد الحلیم شاہ صاحب
نے 99 سال عمر پائی۔ اور چونکہ آپ کا وصال ۲۲ ربیع الاوّل ۱۳۵۰ھ
مطابق ۷ اگست ۱۹۳۱ء کو ہوا۔ اس لحاظ سے سالِ ولادت ۱۲۵۱ھ
مطابق ۱۸۳۲ء قرار پاتا ہے۔

شاہ صاحب کی ابتدائی تعلیم اپنے والد ہی کے سایۂ
عاطفت میں ہوئی اور انہیں کے فیضِ صحبت سے آپ نے ظاہری علوم
و تربیت خصوصاً فارسی اور عربی زبانوں پر عبور حاصل کیا۔ اور

بعد میں استعداد علمی کے آفتاب بن کر چمکے۔ آپ کا زیادہ وقت
ذکر و اذکار اور عبادتِ الٰہی میں بسر ہونے لگے۔ دنیوی مشاغل کی بہ
نسبت یکسوئی اور عزلت زیادہ مرغوب خاطر رہنے لگی۔ آپ کی شخصیت
ہر محفل اور ہر مجلس میں منفرد اور سب سے نمایاں ہوتی تھی۔ آپ
نے تمام عمر ایک گونہ بے تعلقی سے بسر کی۔

شاہ صاحب بھورے شاہ صاحب کے تکیے بیرون گھاٹ
دروازہ (اجمیری) میں مدفون ہوئے۔

شیخ محمد ابراہیم ذوقؔ

ذوقؔ تخلص تھا شیخ محمد ابراہیم نام تھا ذوقؔ ۱۲۰۴ھ مطابق
۱۷۸۹ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حافظ غلام رسول
سے حاصل کی اور شعر و شاعری کا ذوق انہیں کے فیضِ صحبت سے
ہوا۔ رفتہ رفتہ ظفرؔ کی استادی کا بھی شرف حاصل کیا۔ ذوقؔ کے

کلام میں جذبات کی ترتیب اور الفاظ و محاورات تشبیہات و
استعارات اور صنائع و بدائع کے برمحل اور مناسب استعمال
سے بے ساختگی اور برجستگی پیدا ہوگئی ہے ان کے اشعار میں بعض
عربی فقرے اور محاورے بلا تکلف نظم ہوئے ہیں ان کے یہاں صفائی
عام فہمی کے ساتھ [illegible] بھی پائی جاتی ہے۔ ان کا اسلوب
زیادہ دلفریب و دیدہ زیب ہے وہ لفظوں کی نشست اور
بندشوں کی چستی کو بار بار غور کر کے درست کرتے رہتے تھے۔
انداز بیان اور طرز اظہار کا ان کو بادشاہ مانا گیا ہے۔
۱۲۷۰ھ ۱۸۵۴ء میں اس دار فانی سے کوچ کیا۔

حکیم مومن خاں مومن

مومن خاں نام مومن تخلص تھا۔ مومن ۱۲۱۹ھ مطابق
۱۸۰۰ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم شاہ عبدالقادر دہلوی

سے اور علمِ طب اپنے عم محترم غلام حیدر خاں سے حاصل کیا۔ علمِ نجوم رمل اور ریاضی سے بھی واقف تھے۔ شعر و شاعری سے بچپن ہی سے مناسبت تھی۔ مومن نازک خیال شاعر تھے اسی نازک خیالی کی وجہ سے ان کے یہاں طنز زیادہ ملتا ہے۔ مومن اپنی جذبات نگاری معنی آفرینی، نازک خیالی اور بلند پروازی ہی کے لیے شہرہ آفاق ہوئے۔ ان کی غزلوں میں سماجی قدریں، تہذیبی معیار توازن اور ہم آہنگی کی فضا پائی جاتی ہے۔

۱۲۶۸ھ مطابق ۱۸۵۲ء میں کوٹھے سے گرنے کے سبب اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے۔

مولوی محمد محسن

محمد محسن نام محمد محسن نام اور محسن تخلص تھا۔ مولوی حسن بخش خلف مولوی حسین بخش علوی کاکوروی کے بیٹے تھے ۱۲۴۲ھ میں

بمقام کاکوروی پیدا ہوئے۔ مولوی عبد الرحیم سے تحصیل علم کی۔
مین پوری میں چند روز عہدۂ نظارت پر کام کیا اور وہیں سے وکالت
ہائی کورٹ کا امتحان دے کر کامیابی حاصل کی۔
غدر تک آگرہ میں رہے ۱۲۸۸ھ میں نعتیہ قصیدہ "گلدستۂ کلامِ رحمت"
لکھا۔ سراپائے رسولِ اکرمؐ ۱۲۹۷ھ میں تصنیف کی۔ پھر ۱۲۸۹ھ میں
"صبح تجلی" لکھی۔ اور بھی کئی چھوٹی چھوٹی مثنویاں لکھیں۔
۱۳۰۱ھ میں مشہور مثنوی چراغِ کعبہ لکھی۔ ۱۸ صفر ۱۳۲۳ھ
کو اس عالمِ فانی سے عالمِ جاودانی کو رحلت کی۔

میر انیس

میر ببر علی انیس ۱۲۱۶ھ یا ۱۲۱۷ھ میں بمقام فیض آباد
محلۂ گلاب باڑی میں پیدا ہوئے۔ بعد میں مستقل سکونت لکھنؤ
میں اختیار کر لی۔ ابتدائی کتابیں مولوی حیدر علی صاحب سے اور

صدرا مفتی میر عباس صاحب سے پڑھی تھی - فنونِ سپہ گری

میر کاظم علی اور ان کے بیٹے میر امیر علی سے حاصل کیے - فنِ

شہسواری سے بھی واقف تھے حسنِ تناسب کے ایسے عاشق تھے کہ

خواہ وہ انسان میں ہو یا کسی دوسری شے میں اس کی دل سے قدر

کرتے تھے وضعدار بھی بہت بڑے تھے -

میر انیس لکھنؤ سے تا انتزاعِ سلطنت کبھی باہر نہیں

نکلے - جب کبھی باہر جانے کا ارادہ ہوتا تو فرماتے کہ اس کلام کو اسی

شہر کے لوگ خوب سمجھ سکتے ہیں - اور کوئی اس کی قدر کیا کرے گا

لیکن تباہی لکھنؤ کے بعد پہلی مرتبہ ۱۸۶۰ء میں نواب قاسم علی خاں

کی طلب اور اصرار سے پٹنہ عظیم آباد تشریف لے گئے اور

واپسی میں بنارس بھی ٹھہرے تھے - ۱۸۷۱ء میں دکن میں بھی

قیام کیا - سب مقامات پر اپنے معرکتہ الآرا مرثیوں سے

لوگوں کو مستفیض کیا - ۱۲۹۱ھ ۱۸۷۴ء میں انتقال ہو گیا -

نظیر اکبر آبادی

نظیر ۱۱۴۸ھ مطابق ۱۷۳۵ء میں بمقام آگرہ پیدا ہوئے۔ پھر آگرہ سے دہلی آگئے۔ شاعری میں پرانی روش کو ترک کرکے نئی روش اختیار کی۔ آپ کی پوری شاعری میں عوامی زبان نمایاں ہے اسی کے سبب آج اُن کی عظمت ہر ایک کے دل میں ہے۔ گو کہ اس وقت کے تذکرہ نگاروں نے انہیں شاعر ہی تسلیم نہیں کیا۔

۱۸۳۰ء میں انتقال ہوگیا۔

منیر شکوہ آبادی

سید اسمٰعیل حسین نام منیر تخلص تھا۔ والد کا نام احمد حسین تھا آپ کا وطن شکوہ آباد تھا زیادہ عرصہ لکھنؤ میں رہے وہیں تعلیم و تربیت پائی۔ پہلے ناسخ سے

پھر اشک سے اصلاح لینے لگے۔ نواب علی اصغر خاں اور
نواب سید محمد ذکی کے مصاحب رہے۔ بڑے پُرگو شاعر تھے
مرثیہ بھی کہتے تھے تنویر الاشعار اور دوسرے دیوان یادگار
چھوڑے۔

۱۸۸۱ء میں آپ کا انتقال ہوا۔

امجد حیدرآبادی

سید امجد حسین امجد ۱۸۸۶ء میں حیدرآباد دکن میں پیدا
ہوئے۔ آپ کے والد ایک بہت بڑے بزرگ تھے۔ اس لیے امجد
کی تربیت بھی اسی طرح ہوئی۔ عربی فارسی بھی کچھ علمائے سے پڑھی۔
تکمیل تعلیم کے بعد دارالعلوم مدراس میں مدرس ہو گئے۔
اس کے بعد وظیفہ حاصل کر کے حیدرآباد چلے گئے۔ یہاں آکر
اپنی شعری و ادبی تخلیقات منظر عام پر لائے۔ کئی کتابیں

لکھیں اور نظم میں بھی کئی مجموعے ہیں۔ آپ کا ابھی حال ہی

میں انتقال ہوا ہے۔

سید احمد علی

سید احمد علی نام تخلص صفی علی غیر معروف شاعر ہیں

حضرت مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر قدس سرہ کے خلیفہ تھے۔

اور حضرت شاہ ابوالمعالی کی درگاہ کے سجادہ نشین تھے۔

قصبہ ابیٹہ ضلع سہارنپور کے رہنے والے تھے شعر و سخن سے

خاص ذوق رکھتے تھے۔ ایک دیوان ۱۸۷۷ء میں لکھنؤ

سے شائع ہوا۔

امیر مینائی

منشی امیر احمد نام امیر تخلص ۱۲۴۴ھ مطابق ۱۸۲۸ء میں
لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ امیر حضرت مخدوم شاہ مینا کے خاندان
سے تھے اسی لیے مینائی کہلاتے ہیں درسی کتابیں مفتی سعد اللہ مرحوم
اور اُن کے ہم عصر علمائے فرنگی محل سے پڑھیں۔ عربی و فارسی میں
بھی دستگاہ کامل حاصل کر لی تھی۔ منکسر المزاج - زاہد - متقی اور
صوفی مشرب بزرگ تھے۔ شعر و سخن کا شوق بچپن ہی سے تھا۔

نواب یوسف علی خاں والئ ریاست رام پور کے طلب کرنے پر رام پور
چلے گئے۔ جہاں اُن کی شاعری نقطۂ عروج کو پہنچی - ان کو زبان و بیان
پر قدرت حاصل تھی۔ ان کی شاعری میں زبان و بیان کا ستھرا پن
اور نکھار پایا جاتا ہے - ان کے کلام میں فصاحت و بلاغت - روانی
و سلاست - اعلیٰ خیالات - توازن الفاظ و ایجاز شگفتگی - نزاکت خیال -
بلند پروازی اور شیرینی پائی جاتی ہے ۱۲۱۸ھ ۱۹۰۰ء میں دکن میں انتقال کیا۔

نواب مرزا داغ دہلوی

داغ ۱۲۴۷ھ ۱۸۳۱ء میں دلی میں پیدا ہوئے۔ لال قلعہ میں تعلیم و تربیت پائی اور وہیں شعر و سخن سے دلچسپی پیدا ہوئی۔ استاد ذوق کے شاگرد ہوئے۔ فارسی اور عربی سے واقف تھے۔ جب ۱۸۵۷ء کا عالم آشوب ہنگامہ ہوا تو مع اہل خاندان رام پور چلے گئے۔ پھر بعد میں حیدر آباد دکن چلے گئے۔

داغ اپنے دور کے مسلم الثبوت استاد تھے۔ داغ کی زبان میں فصاحت و سادگی اور بیان میں چاشنی۔ چٹخارہ شوخی اور بانکپن ہے ان کا کلام تصنع اور تکلف سے خالی ہے۔ داغ کے اشعار بالکل بنے تلے زور دار اور موثر ہیں۔ داغ کے یہاں محاوروں کی کثرت ہے۔

۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۵ء میں آپ کا انتقال حیدر آباد دکن میں ہوا۔

خواجہ الطاف حسین حالی

خواجہ الطاف حسین نام اور حالی تخلص تھا۔ ۱۲۵۳ھ مطابق ۱۸۳۷ء میں پانی پت میں پیدا ہوئے۔ آپ کو علم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا۔ جوانی میں دہلی آکر مرزا غالب کے شاگردوں میں شامل ہوئے۔ نواب مصطفیٰ خان شیفتہ کی صحبت بھی حالی کو ملی۔ یہ صحبت ان کی طبیعت میں ادبی جلا پیدا کرنے کے لیے بہت مفید ثابت ہوئی۔

جب سرسید نے تحریک شروع کی۔ حالی اس میں بھی شامل ہوئے۔ اسی تحریک کے ذریعے انہوں نے قدیم شاعری کا رخ بدلا اور "مسدس حالی" لکھ کر اردو شاعری میں ایک حیرت انگیز انقلاب پیدا کر دیا۔

۱۹۰۴ء میں انہیں شمس العلماء کا خطاب ملا۔ حالی بڑے نیک نفس اور پاک طینت بزرگ تھے۔ مسلمانوں کو بیدار کرنے کے لیے انہوں نے اپنی زندگی وقف کر دی۔ دسمبر ۱۹۱۴ء کو پانی پت میں انتقال فرمایا۔

مولانا شبلی نعمانی

شبلی ضلع اعظم گڑھ کے ایک گاؤں بندول میں ۱۸۵۷ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد شیخ حبیب اللہ ایک نامی گرامی وکیل اور تاجر تھے بچپن بہت ناز و نعم میں گزرا۔ ابتدائی تعلیم مولوی شکر اللہ سے حاصل کی۔ غازی پور جاکر مولانا محمد فاروق چریا کوٹی سے علم حاصل کیا۔

مولانا فاروق کی تعلیم کا شبلی پر خاص اثر ہوا۔ ۱۸۸۳ء میں علی گڑھ کالج میں کام کرنا شروع کر دیا۔ یہاں سر سید کی صحبت میں ان پر جدید رنگ چڑھنا شروع ہوا۔ سر سید کی وفات کے بعد پھر اعظم گڑھ آگئے اور ندوہ سے دلچسپی زیادہ ہو گئی۔ ۱۹۱۲ء میں اس سے بھی دستکش ہو گئے۔

شبلی سیمابی شخصیت کے مالک تھے۔ اس لیے انہیں ایک جگہ قرار نہ تھا۔ ان کی زبان دانی اور ان کے تبحر علمی کا ہر شخص معترف ہے دار المصنفین کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا۔ آخر زمانے میں سیرۃ النبی مرتب کر رہے تھے اسے نامکمل چھوڑ کر نومبر ۱۹۱۴ء میں وفات پائی۔

اکبر الہ آبادی

سید اکبر حسین نام اکبر تخلص تھا۔ ۱۶ نومبر ۱۸۴۶ء تاریخ ولادت ہے ابتدائی تعلیم مدارس اور سرکاری اسکولوں میں پائی۔ اکبر اپنے زمانے کی ایک بہت بڑی ہستی تھے۔ انہوں نے ایک نئے طرز کی بنا ڈالی۔ جس کے وہ خود ہی موجد اور خود ہی خاتم ہیں۔ اور اس طرز خاص میں ان کی نقل بالکل محال ہے ان کا سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ یہ ایک بے مثل شاعر ہونے کے علاوہ ناصح قوم اور بلند پایہ صوفی بھی تھے۔ ادب سوسائٹی اور حکومت کے زبردست نقاد تھے۔ مذاق و ظرافت میں بھی یکتائے روزگار تھے۔ طبعاً نہایت خلیق اور منکسر المزاج تھے اکبر فطری شاعر تھے۔ ایک عرصہ تک وکالت کے پیشے میں رہے۔ ۱۸۹۴ء میں عدالت خفیہ کے جج مقرر ہوئے۔ اس کے بعد خان بہادر کا خطاب گورنمنٹ سے حاصل کر کے ملازمت سے کنارہ کش ہو گئے۔ الہ آباد یونیورسٹی کے فیلو تھے۔ ستمبر ۱۹۲۱ء میں انتقال فرمایا۔

علامہ اقبالؒ

اقبالؔ کی پیدائش سیالکوٹ میں ہوئی۔ آپ کا سالِ ولادت ۱۸۷۰ء ہے۔ ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں حاصل کی۔ اُس کے بعد لاہور مزید تعلیم کے لیے چلے گئے۔ ۱۹۰۵ء میں اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلینڈ گئے۔ فلسفی میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری لی۔ ۱۹۰۸ء میں بیرسٹری کا امتحان بھی پاس کر لیا۔

اقبالؔ نے اردو شاعری میں نہ صرف خیالات کا اضافہ کیا ہے۔ بلکہ نئی اور نادر تشبیہات سے بھی مالا مال کیا۔ اقبالؔ کی شاعری تین ادوار میں تقسیم ہے۔ پہلا دور جس میں آپ کی شاعری پر داغؔ کا رنگ جھلکتا ہے دوسرے دور میں آپ کی تمام نظموں پر حب الوطنی کا جذبہ نمایاں ہے۔ تیسرا دور جو کہ مکمل دور ہے۔ آپ نے اپنے کلام میں فلسفیانہ خیالات کو اس طرح سمو دیا ہے کہ وہ شاعری کا ایک جزو محسوس ہوتے ہیں۔ ۱۹۳۸ء میں اردو کے اس مایہ ناز شاعر کا انتقال ہو گیا۔

حسرت موہانی

سید فضل حسین نام اور حسرت تخلص تھا۔ ۱۸۷۵ء میں
قصبہ موہان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی۔ لیکن علم و ادب
کی آخری منزل کے لیے علی گڑھ میں قیام کرنا پڑا۔ آپ لکھنؤ کے مشہور شاعر
تسلیم کے شاگرد تھے حسرت کو قدیم استادوں کے کلام سے فطری شغف تھا۔
آپ کی ادبی زندگی کا آغاز علی گڑھ میں بی۔ اے کرنے کے بعد ہوا۔ ایک
رسالہ "اردو معلیٰ" جاری کیا۔ سیاسی دلچسپی بھی کالج کے زمانے میں شروع
ہو گئی تھی۔ ۱۹۴۷ء تک کئی بار جیل گئے۔ جیل میں بھی برابر مشق سخن جاری
رکھی۔ آپ نے اپنے اشعار میں درد و اثر کے ساتھ پاکیزگئ خیال کا
زیادہ لحاظ رکھا ہے۔ حسرت نے ابتذال اور مکروہات کو اپنی شاعری کے
بالکل قریب نہیں آنے دیا۔ حسرت بڑے زندہ دل انسان تھے۔ ان کے
مزاج میں قناعت اور سادگی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ان کا
انتقال ۱۳ مئی ۱۹۵۱ء کو ۷۵ برس کی عمر میں لکھنؤ میں ہوا۔

مولانا ظفر علی خان

مولانا ظفر علی خان ۱۸۷۳ء میں موضع کوٹ مرتھ ضلع سیالکوٹ
میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مشن اسکول وزیرآباد میں پائی۔ پھر
علی گڑھ چلے گئے۔ یہاں سے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد
نواب محسن الملک مرحوم کے سیکرٹری مقرر ہو گئے۔ اس کے بعد
حیدرآباد چلے گئے۔ اور ایک مترجم کی حیثیت سے کام شروع کیا۔
اور ترقی کرتے کرتے اسسٹنٹ سیکرٹری ہوم ڈیپارٹمنٹ کے عہدے
تک پہنچے۔ حیدرآباد سے قطع تعلق کے بعد آپ نے لاہور سے
روزنامہ "زمیندار" جاری کیا۔ جو اب تک کامیابی سے
جاری ہے۔

مولانا کی زندگی کا بیشتر حصہ سیاسیات میں گزرا۔
آپ بہت بڑے شاعر زبردست مقرر اور بلا کے انشاء پرداز
ہیں آپ کی تحریر میں زور اور روانی ہے۔ ۱۹۵۶ء میں آپ کا انتقال ہوا۔

مولانا سید سلیمان ندوی

سید سلیمان ندوی ۱۸۸۴ء میں پٹنہ میں پیدا ہوئے۔ والد
کا نام حکیم ابو اسحاق تھا۔ ابتدائی تعلیم گھر سے حاصل کرنے کے بعد
دار العلوم ندوہ میں داخل ہو گئے۔ ۱۹۰۶ء میں آپ ماہ نامہ "ندوہ"
کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ اور پھر پٹنہ کالج میں عربی اور فارسی کے
معلم مقرر ہوئے۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران برطانیہ گئے۔ پھر
حجاز میں اسلامی کانفرنس میں شرکت کی۔ ۱۹۱۴ء میں دار المصنفین
اعظم گڑھ کی بنیاد رکھی اور ایک ماہ نامہ جاری کیا۔

۱۹۴۱ء میں علی گڑھ یونیورسٹی کی جانب سے ڈی۔لٹ کی
اعزازی ڈگری ملی۔ تقسیم ہند و پاک کے بعد کراچی میں مقیم ہو گئے۔ آپ
کا سب سے بڑا کارنامہ "سیرۃ النبی" کی تکمیل ہے۔ جسے آپ کے
استاد مولانا شبلی نامکمل چھوڑ کر وفات پا گئے۔ ۲ نومبر ۱۹۵۳ء
کو کراچی میں وفات پائی۔

حفیظ جالندھری

۱۹۰۰ء میں حفیظ جالندھر میں پیدا ہوئے۔ بہت قلیل عرصہ میں اپنی شاعری کا سکہ ملک میں رواں کر دیا۔ شاہنامہ اسلام لکھ کر ایک خاص شہرت کے مالک ہو گئے۔ حفیظ نے اس میں اپنے مذہبی جذبات سے متاثر ہو کر اسلام کی گذشتہ عظمت و خدمات کو از سر نو دنیا کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ جس میں شاعرانہ حیثیت سے بڑی حد تک کامیاب بھی ہوئے ہیں۔ تمام کلام میں شعریت نمایاں ہے اسلامی جوش جابجا ذور و فخر کی لہر دوڑا دیتا ہے۔ جس سے کلام میں ایک عظمت و دلکشی پیدا ہو جاتی ہے۔ شاہنامہ اسلام کے علاوہ ان کی نظموں کے اور مجموعے بھی شائع ہو چکے ہیں

حفیظ کی غزلوں کی زبان نہایت نرم اور صاف ہے۔ حفیظ کے گیت بھی بڑے موثر ہیں۔ "ٹوٹی ہوئی کشتی کا ملاح" "شہسوار کربلا" تین نغمے ایسی نظمیں ہیں۔ جن کو پڑھ کر حفیظ کی صلاحیتوں کا قائل ہونا پڑتا ہے۔

ذھین شاہ تاجی

نام محمد طاسین ہے خود ہی فرماتے ہیں " پہلے طاسین تخلص کرتا تھا۔ والد مہربان نے پہلے پہل میرا کلام دیکھا تو تعریف کی۔ اور فرمایا تم ذھین ہو۔ یہی تمہارا تخلص ہے

کہتے ہیں دکوئی ۶۵ سال پہلے میں ایک نومولود کی حیثیت سے دنیا میں آیا۔ سات سال کی عمر میں قرآن پاک ختم کیا۔ اور ۱۲ برس کی عمر تک فارسی کی معروف و متداول کتابیں پڑھیں۔ نو سال کی عمر میں شعر کہنا شروع کر دیا۔ والد بزرگوار بھی اردو فارسی اور عربی میں بہت اچھے اشعار کہتے تھے۔

ذھین کے کلام میں شوکتِ الفاظ فارسی تراکیب۔ تشبیہات و استعارات کا اہتمام مبالغے کے ساتھ کرتے ہیں۔ اور اپنی شاعری میں حقائق کو لباسِ مجاز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ آیاتِ جمال اردو کلام ہے۔

مولانا ماہر القادری

منظور حسین تاریخی نام ہے جس کے حساب سے ۱۳۲۴ھ تاریخ پیدائش
ہے مولد و منشاء کیسیر کلاں ضلع بلند شہر یو۔پی ہے۔ والد بھی
شاعر تھے۔ مگر ان سے اصلاح نہیں لی۔ ۱۹۲۶ء میں مسلم یونیورسٹی
علی گڑھ سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ پھر بیشتر ادبی کتابوں کا
مطالعہ کیا۔ دو سال عربی ادب بھی پڑھا۔ ۱۹۲۹ء سے ۱۹۴۳ء تک
حیدرآباد دکن میں قیام کیا۔ ۱۹۴۳ء میں عراق کا سفر کیا۔
شاہ غازی الاول سے ملاقات کی۔ ۱۹۵۴ء میں زیارتِ حرمین شریفین
کی۔ ۱۹۳۳ء میں روزنامہ "مدینہ" کے ادارتی عملہ سے بھی وابستگی
رہی اور رسالہ غنچہ کی ایڈیٹری بھی کی۔ ۱۹۴۹ء میں ماہنامہ
"فاران" نکالا۔ جو اب تک کامیابی سے شائع ہو رہا ہے۔
مشاعروں کے سلسلے میں پورے پاک و ہند کا سفر کیا۔ نام نہاد
ترقی پسند شعر و ادب کے خلاف ۳۰ سال سے زبان و قلم کے ذریعہ مسلسل جہاد کر رہے
ہیں۔

عبدالعزیز خالد

عبدالعزیز خالد ۱۴ جنوری ۱۹۲۷ء کو جالندھر ضلع کے
گاؤں پرجیاں کلاں میں پیدا ہوئے۔ قریبی قصبے کے ہائی اسکول سے ۱۹۴۴ء
میں میٹرک کیا۔ اور فوراً لاہور آگئے۔ جہاں ۱۹۵۰ء میں معاشیات
میں ایم۔اے کرلیا۔ اسی سال کراچی آکر انکم ٹیکس کے محکمے میں ملازم
ہوگئے۔ اب سنٹرل بورڈ ریوینو میں ڈپٹی ڈائرکٹر ہیں۔
پانچویں جماعت سے شعر کہنا شروع کر دیا۔ اسی زمانے کا مصرع
ہے یہ مصرع۔ گناہوں سے مبرا ہو جوانی ہو نہیں سکتا
لیکن بعد میں ان کے کلام پر عربی کا اثر ہوتا گیا۔ عبدالعزیز بڑے پرگو
ہیں۔ اب تک سولہ مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ ۱۹۶۵ء میں۔ فارقلیط۔
پر آدم جی انعام ملا۔ اور تصانیف یہ ہیں۔ دشت شام۔ کف دریا۔
گل نغمہ۔ زنجیر رم آہو۔ لحن صریر۔ کلک موج۔ ورق ناخواندہ۔ سلوی۔
سرود رفتہ۔ منحمنا۔ برگ خزاں۔ مزمور میر مغنی وغیرہ ہیں۔

تلمیحات

تلمیحات سے کیا مراد ہے ؟

زبان کے ابتدائی دور میں چھوٹے چھوٹے سادہ خیالات اور معمولی چیزوں کے
بتانے کے لیے الفاظ بنائے گئے تھے رفتہ رفتہ انسان نے ترقی کا قدم اور آگے بڑھایا
جب قصّوں اور واقعات و حالات کی طرف خاص خاص لفظوں کے ذریعہ سے
اشارے ہونے لگے جہاں وہ الفاظ زبان پر آئے فوراً وہ قصّے یا واقعے آنکھوں
کے سامنے آگئے۔ جن کی طرف وہ اشارہ کرتے تھے۔ ایسا ہر اشارہ تلمیح کہلاتا ہے۔

دنیا میں جو زبانیں ترقی یافتہ ہیں ان میں تلمیحیں کثرت سے ہیں
طویل قصّوں اور کہانیوں علمی مسئلوں اور اصولوں کے بار بار بیان کرنے میں جو وقت
ضائع کرنا پڑتا ہے اس سے ان تلمیحوں نے بچا دیا ہے۔ تلمیح اُس وقت کی ایجاد
ہے جبکہ انسانی عقل کی ترقی کے ساتھ زبان بھی ترقی کی بلندی پر پہنچ گئی تھی۔

طوفانِ نوح کہتے ہی وہ تمام طوفانی واقعات آنکھوں کے سامنے
آجاتے ہیں جو حضرت نوحؑ کے زمانے میں پیش آئے تھے صورِ اسرافیل کا لفظ
زبان پر لاتے ہی وہ تمام ہیبت انگیز واقعات دل میں پھرنے لگتے ہیں

جو آغاز قیامت کے وقت پیش آئیں گے ان میں سے پہلا اشارہ گزرے ہوئے واقعات کے ایک خوفناک منظر کو یاد دلاتا ہے دوسرا اشارہ آنے والے واقعات کے پرہول نظارہ کو آنکھوں کے سامنے لاتا ہے۔

بلاغت کے معنی یہ ہیں کہ کم سے کم الفاظ سے زیادہ سے زیادہ معنی ہم ہیں سمجھے کمائیں کم یہ بات جس قدر تلمیحات میں پائی جاتی ہے الفاظ کی دیگر اقسام میں نہیں پائی جاتی۔ جس زبان میں تلمیحات کم ہیں یا بالکل نہیں ہیں وہ بلاغت کے درجے سے گری ہوئی ہے۔

تلمیحات سے ہم کیا جان سکتے ہیں ؟

اگر کسی زبان کی تلمیحات کا بغور مطالعہ کیا جائے تو ان سے اس زبان کے بولنے والوں کے گزشتہ واقعات اور تاریخ پر روشنی پڑتی ہے ان کے مذہبی عقاید ان کے اوہام ، ان کے معاشری حالات اور ان کی رسوم اور مشاغل معلوم ہوتے ہیں۔ کسی قوم نے جس طرح تمدنی منزلیں رفتہ رفتہ طے کی ہیں اور جو تبدیلیاں اُن کی زندگی میں یکے بعد دیگرے ہوتی رہی ہیں اُن کی زبان کی

تلمیحات کے مطالعہ سے سب نظر کے سامنے آجاتی ہیں -

تلمیحات کے ماخذ: —

تلمیحیں کہاں سے لی جاتی ہیں اگر ہم اس پر غور کریں تو حسب ذیل ماخذ معلوم ہوں گے -

① مائتھالوجی (دیو مالا) یعنی دیوتاؤں کے قصے کہانیاں —

② مذہبی قصے مذہبی عقائد کی کتابیں -

③ تاریخی واقعات -

④ عام فرضی قصے اور افسانے -

⑤ شعراء کی نظمیں خاص کر وہ نظمیں جن میں قصے بیان کیے گئے ہیں -

⑥ ڈراما یا ناٹک کی کتابیں -

اردو زبان کی تلمیحات —

اردو زبان کی تلمیحات کو ہم دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں —

(اوّل) ادبی تلمیحات - یعنی وہ تلمیحات جو اردو نثر و نظم
میں مستعمل ہیں —

(دوم) عام تلمیحات — یعنی وہ تلمیحات جو عام طور سے بول
چال میں داخل ہیں —

اردو زبان کی ادبی تلمیحات کہاں سے آئیں اس کا پتہ چلانے کے
لیے اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ جب اسلام نے عرب سے نکل کر گرد و پیش
کے ملکوں کو فتح کیا تھا تو انہیں میں سے ایک ملک ایران تھا جب
فاتحین کے حملوں سے ایران کو سر اٹھانے اور ہوش سنبھالنے کا موقع
ملا تو ایرانیوں نے اپنے مٹے ہوئے ادب کو زندہ کرنا چاہا —
تمام ایران مذہب اسلام قبول کر چکا تھا آتش پرستی نابید ہو چکی
تھی اس لیے ایران کے جدید ادب میں عربی کی مذہبی روح دوڑنے
لگی . ایران کے جغرافیہ و تاریخ اور عرب کی مذہبیت نے مل
کر ایک نیا ادب پیدا کیا - جس کو نہ ہم خالص ایرانی ادب

کہہ سکتے ہیں نہ عربی ادب۔ یہی جدید ایرانی ادب جو نہ عربی ادب ہے نہ ایرانی ادب بلکہ ایک نئے نام غیر ایرانی کہلانے کا مستحق ہے۔

مغلوں نے ہندوستان پر حکومت کی ان کی زبان فارسی تھی ان زبانوں میں بھی یہی غیر ایرانی ادب جاری تھا۔ جب فارسی شاعری کو چھوڑ کر یہاں کے شعرائے اردو زبان میں طبع آزمائی شروع کی تو قدرتی طور سے اسی غیر ایرانی ادب سے آئیں ان تلمیحات کی بھی دو قسمیں ہیں۔

(اوّل) وہ تلمیحات جو عربی اثر سے داخل ہوئیں۔

(دوّم) وہ تلمیحات جن میں خالص ایرانی اثر ہے۔

اردو ادبی تلمیحات۔

قسم اوّل —

ادبی تلمیحات کی قسم اوّل میں سب سے پہلے انبیاء کے متعلق عربی تلمیحات ہیں جن کو تمام اہل اسلام عظمت کی

نگاہ سے دیکھتے ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں ۔

آدم کی پیدائش :۔

اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم کو دنیا میں بھیج کر یہاں اپنا خلیفہ اور نائب مقرر کرنے کا ارادہ کیا فرشتوں نے کہا کہ آدم دنیا میں فساد کا باعث ہوگا۔ یہ حق تو فرشتوں کو پہنچتا ہے کہ وہ نافرمان نہیں اور ہر وقت خدا کی حمد و ثنا میں مصروف رہتے ہیں اللہ تعالےٰ نے فرمایا جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے ۔

اس کے خدا آدم کو بنایا اور ان تمام روحوں کو جو دنیا میں قیامت تک پیدا ہونے والی تھیں بلا یا اور اُن سے پوچھا۔ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۔ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں) روحوں نے جواب دیا ۔ قَالُوْا بَلٰی ۔ (بے شک تو ہمارا رب ہے) یہ تمام روحوں کا اپنے رب سے وعدہ تھا کہ وہ ہر حال میں اس کی فرماں بردار رہیں گی اس وعدے کو تکمیل کے

طور پر استعمال کیا جاتا ہے چنانچہ الست، عہدِ الست، تارِ الست، روزِ الست، مستِ الست، قالو بلیٰ اور بلیٰ وغیرہ ادب اور شاعری میں مستعمل ہے۔

آدم کو بہشت میں رہنے کے لیے بھیجا گیا اور اُن کی فرمائش پر رفاقت کی خاطر حضرت حوّا پیدا کی گئیں۔ انہیں جنت کی تمام نعمتوں سے منفعت یاب ہونے کی اجازت تھی سوائے گیہوں کے پودے کے۔ جسے تلمیح میں شجرِ ممنوعہ اور میوۂ ممنوعہ کہا جاتا ہے۔ شیطان کے ایما پر سانپ اور مور نے آدم کو گیہوں کھلا دیا۔ چنانچہ شیطان کی تلمیح کے ساتھ سانپ اور مور کا ذکر بھی آجاتا ہے۔

آدم کے بیٹوں میں ہابیل اور قابیل کا ذکر کشت و خون کے سلسلے میں تلمیح کے طور پر آتا ہے۔ شیطان بھی تلمیح سے معتوب قرار پانے سے پہلے اس کا شمار بزرگ فرشتوں میں تھا اور معلّم الملکوت بھی تھا نافرمانی کی سزا کی وجہ سے اُسے ہمیشہ

کے لیے شیطان کے طور پر آزاد کر دیا گیا۔

حضرت لوطؑ کا ذکر بھی تلمیحاً آتا ہے جن کی بیوی کافر تھی۔
ان کی قوم پر عذاب آیا آگ اور پتھر برسائے گئے۔

حضرت زکریا کو آرے سے کاٹا گیا کسی واقعہ میں ایسی مشابہت
پر اس تلمیح کا ذکر بھی آ جاتا ہے۔

حضرت نوحؑ نے عمر دراز پائی۔ اس کی تلمیح میں عمرِ نوح کا
لفظ آتا ہے کنعان کی تلمیح میں جو حضرت نوح کا ناخلف بیٹا تھا فرزندِ نوح
اور پسرِ نوح کے الفاظ آتے ہیں۔ آدم کے بعد حضرت نوح سے
دوبارہ نسلِ انسانی چلی اس لیے ان کو آدمِ ثانی کہتے ہیں۔ حضرت نوحؑ
نے اپنی نافرمان قوم کے لیے بد دعا کی۔ خدا نے پانی کا طوفان بھیجا۔
حضرت نوحؑ نے اپنی نافرمان قوم کے لیے بد دعا کی۔ خدا نے پانی کا
طوفان بھیجا۔ حضرت نوحؑ نے خدا کی ہدایت کے مطابق ایک کشتی تیار
کی۔ جو اسی ۸۰ آدمی ایمان لائے تھے وہ اس میں بیٹھ گئے۔

یا دو باراں کا زبردست طوفان آیا اور صرف کشتی اور اس کے سواروں
کے سوا پوری قوم ڈوب گئی ۔ اس قصے کی طرف جب اشارہ کیا جاتا ہے
تو کشتیٔ نوح اور طوفانِ نوح کی تلمیح استعمال ہوتی ہے ۔ حضرت نوحؑ نے
نسلِ انسانی کو برقرار رکھا لہذا ان کے لیے "آدمِ ثانی" کی تلمیح
بھی آتی ہے ۔

عاد عرب کی ایک قوم تھی جو اپنے کو عاد بن سام بن نوح
کی نسل بتاتی ہے حضرت ہودؑ ان کی ہدایت کے لیے بھیجے گئے تھے ۔ مگر
انہوں نے نافرمانی کی اور آندھی کا عذاب ان پر بھیجا گیا اور سب ہلاک
ہو گئے ۔ اس قصہ کی تلمیح میں طوفانِ عاد یا "صرصرِ عاد" کا لفظ
آتا ہے ۔

ثمود عرب کی ایک اور قوم تھی جو چار واسطوں سے اپنے کو
حضرت نوحؑ کی اولاد بتاتی تھی ان کی ہدایت کے لیے حضرت صالحؑ کو بھیجا
گیا تھا ۔ انہوں نے بھی سرکشی کی اور حضرت صالحؑ کی اونٹنی کی کونچیں کاٹ

ڈالیں ۔ نافرمانی کے سبب یہ بھی ہلاک کر دیے گئے ۔ اُس قصّہ کی تلمیح میں
ناقۂ صالح کی تلمیح اسی کے لیے وضع ہوئی ہے ۔

حضرت یونسؑ کو ایک مچھلی نگل گئی تھی وہ مچھلی کے پیٹ کے اندر
بھی خدا کی حمد و ثنا میں مشغول رہے ۔ آخر مچھلی نے ان کو دریا کے کنارے پر
اگل دیا ۔ یونسؑ کے لفظ سے اس قصّہ کی طرف اشارہ کرتا ہے ۔

حضرت ایوبؑ پر امتحاناً خدا کی طرف سے طرح طرح کی تکلیفیں
نازل ہوئیں مگر وہ ہر حال میں خدا کا شکر ادا کرتے رہے ۔ اسی سے صبرِ ایوب
کی تلمیح ہے ۔

حضرت داؤدؑ نہایت خوش الحان تھے وہ جب خدا کی حمد و ثنا
کے راگ گاتے تو پرند ان کے گرد جمع ہو جاتے تھے ۔ مزامیرِ داؤد ۔
نغمۂ داؤد ، لحنِ داؤدی کے الفاظ سے یہی مراد ہے ۔

حضرت داؤدؑ کے بیٹے حضرت سلیمانؑ ایک بڑی سلطنت
کے مالک تھے ۔ ان کی حکومت دور دور تک پھیلی ہوئی تھی تمام مخلوقات

ان کے زیر فرمان تھی ان کے پاس ایک انگشتری تھی ۔ جس کی کرامت سے

ان کی حکومت اتنی وسیع تھی ایک دیو ان کی انگشتری چرا کر لے گیا اور

حکومت سلیمانؑ کے ہاتھ سے جاتی رہی ۔ مگر دریا پر سے گزرتے انگشتری

دیو کے ہاتھ سے نکل کر پانی میں جا گری اُسے ایک مچھلی نگل گئی ۔ کچھ عرصہ کے

بعد خدا کی مرضی سے وہ مچھلی ایک ماہی گیر کے جال میں پھنس گئی ۔ اور

شاہی محل میں پہنچی چاک کرنے پر انگشتری برآمد ہوئی ۔ اور حضرت سلیمانؑ

کی حکومت بحال ہو گئی ۔ اس انگشتری کا ذکر خاتم سلیمان یا انگشتری سلیمان

کے نام سے تلمیحاً آتا ہے ۔

حضرت سلیمانؑ کے پاس ایک جواہر نگار تخت تھا جس پر

بیٹھ کر وہ جہاں چاہتے پہنچ جاتے تھے ۔ تختِ سلیماں کا تذکرہ اسی

کے لیے کیا جاتا ہے ۔

حضرت سلیمانؑ کا محل بہت شاندار تھا صحن شیشے کا تھا

جس کے نیچے پانی کی نہر بہتی تھی اور اتنا شفاف آئینہ تھا کہ صحن پر

منیر نیازی کا دھوکا ہوتا تھا۔ اس شیش محل کو شعرائ اور ادبائ تلمیحاً
لاتے ہیں ۔

حضرت سلیمانؑ تمام جانوروں کی بولیاں سمجھتے تھے لہذا اس خوبی کے
لیے منطق الطیر کا لفظ مستعمل ہے ۔

حضرت یعقوبؑ ایک پیغمبر گزرے ہیں ان کے گیارہ بیٹے تھے
جن میں وہ حضرت یوسفؑ (جنہیں پیغمبری بھی ملی) کو بہت عزیز رکھتے تھے ۔
باپ کی اس خصوصی توجہ کی بنا پر باقی بھائی یوسف سے عناد رکھتے تھے
ایک روز حضرت یوسفؑ کے بھائی باپ سے اجازت لے کر انہیں اپنے
ساتھ بھیڑیں چرانے لے گئے اور دھوکے سے انہیں کنوئیں میں دھکیل دیا ۔
اور ان کا کرتا خون میں ڈبو کر گھر لے آئے ۔ باپ کو دکھا کر ایک فرضی قصہ
سنایا کہ یوسفؑ کو بھیڑیا اٹھا لے گیا ۔ حضرت یعقوبؑ پر بیٹے کی جدائی
بہت شاق گزری ۔ وہ بیٹے کی یاد میں دن رات رویا کرتے ۔ روتے روتے
ان کی بینائی جاتی رہی ۔ اس واقعہ میں تلمیحات کی کثرت ہے ۔

بیت الحزن ، یا غم خانۂ یعقوبؑ ، استعمال ہوا ہے ۔ حضرت یوسفؑ کو
ان کی خوبصورتی کی وجہ سے ماہِ کنعاں ، اور حضرت یعقوب کو تلمیحاً
پیرِ کنعاں اور برادرانِ یوسف ۔ جس کنویں میں حضرت یوسفؑ
کو گرایا تھا اُسے چاہِ یوسفؑ کہا جاتا ہے ۔

حضرت یوسفؑ حسن و جمال میں لاثانی تھے عزیزِ مصر کی اہلیہ
زلیخا اُن پر عاشق ہو گئیں مصر کی عورتیں زلیخا کو طعنہ دیتی تھیں ۔
زلیخا نے ایک بار مصری عورتوں کو جمع کیا حضرت یوسفؑ کو پردے کے
پیچھے چھپا دیا ۔ اور ایک ایک چھری اور ایک ایک لیموں ہر عورت کو دیدیا ۔
اور اُن سے کہا کہ جب یوسفؑ پردہ کے پیچھے سے برآمد ہوں تو ہر عورت
اپنا لیموں چھری سے تراشے ۔ جب حضرت یوسفؑ باہر آئے تو مصری
عورتوں کے ہوش و حواس گم ہو گئے ۔ اور انہوں نے بجائے لیموں کے
اپنے ہاتھ کاٹ لیے ۔ یہ واقعہ اکثر و بیشتر تلمیح کے طور پر دہرایا
جاتا ہے زلیخا اور عزیز مصر کا ذکر بھی ہوتا ہے ——

حضرت ابراہیمؑ کے والد بت تراش تھے۔ تلمیحاً آذر بت تراش کا ذکر ہوتا ہے۔ آپ کی مہمان نوازی مشہور ہے۔ "خوانِ خلیل" کی تلمیح اسی طرف اشارہ کرتی ہے۔ نمرود نے عقائد کی مخالفت کی بنا پر ان کو آگ کے الاؤ میں ڈلوا کر مارنے کی کوشش کی۔ مگر انگارے حضرت ابراہیمؑ پر گلزار ہو گئے۔ اور وہ زندہ سلامت اس الاؤ میں سے نکل آئے۔ "آتشِ نمرود" ۔ گلزارِ خلیل (خلیل اللہ حضرت ابراہیمؑ کا لقب تھا) یا گلزارِ ابراہیم کی تلمیحات اس سلسلہ میں مصروف ہیں۔

خدا نے حضرت ابراہیمؑ کا امتحان لینے کے لیے ان سے قربانی چاہی اور ان کو اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ کے ذبح کرنے کی بشارت دی۔ حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کی مرضی کے مطابق ایسا ہی کیا۔ ذبحِ عظیم کی تلمیح اسی امر کی طرف اشارہ ہے۔

حضرت ابراہیمؑ نے خدا کی عبادت کے لیے کعبہ بنایا سنگِ اسود اب تک اس تعمیر کی یادگار ہے۔ کعبہ، بیت الحرام۔

بیت اللہ، بیت العتیق اور مسجد الحرام کے الفاظ اس کے لیے مستعمل ہیں۔

حضرت ابراہیمؑ دین کی تبلیغ کرنے کی غرض سے اپنی بیوی ہاجرہ اور بیٹے اسمٰعیل کو مکہ چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ حضرت اسمٰعیلؑ پیاس کی شدت سے بیقرار تھے اور بہت رو رہے تھے حضرت ہاجرہ بیٹے کی بے چینی دیکھ کر پانی کی تلاش میں ادھر سے اُدھر دوڑتی تھیں صفا اور مروہ کے درمیان حج کے دوران دوڑنا اسی واقعہ کی یاد تازہ کرتا ہے حضرت اسمٰعیلؑ نے روتے ہوئے جس پہاڑی پر ایڑیاں رگڑیں وہاں خدا کی قدرت سے ایک چشمہ برآمد ہو گیا۔ جسے زم زم کہتے ہیں اس کا پانی بہت متبرک خیال کیا جاتا ہے اُسے آبِ زم زم کہتے ہیں۔

خضر اور سکندر ایک ساتھ آبِ حیات کے چشمے کی تلاش میں نکلتے ہیں سکندر بھٹک کر واپس آجاتے ہیں اور خضر کامیاب ہو جاتے ہیں اور طویل عمر پاتے ہیں ——

آبِ حیات — چشمۂ حیواں — چشمۂ خضر — آبِ بقا —

آبِ خضر۔ چشمۂ زندگی۔ ظلمات وغیرہ اسی بات کی طرف

متوجہ کرتے ہیں حضرت خضر کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ بھولے

بھٹکوں کو راستہ بتاتے ہیں بحر و بر میں وہ اسی کام پر مامور ہیں

چنانچہ ان کے لیے رہنما کی تلمیح مشہور ہے ۔

حضرت لقمان کو بعض نے حکماء کے گروہ میں اور بعض

نے پیغمبروں کے زمرہ میں شامل سمجھا مگر ان کی حکمت کے سوا کوئی

چیز مشہور نہیں ۔

حضرت موسیٰؑ بھی نہایت جلیل القدر پیغمبر تھے ان پر توریت

نازل ہوئی ان کا لقب کلیم اللہ ہے ۔ ان کے زمانہ میں جو فرعون مصر

پر حکمراں تھا وہ خدائی کا دعویٰ کرتا تھا ۔ حضرت موسیٰؑ نے اسی فرعون

کے گھر پرورش پائی ۔ فرعون کو نجومیوں نے بتایا کہ بنی اسرائیل سے

ہی ایک شخص اس کے لیے تباہی و بربادی کا ذمہ دار ہوگا لہٰذا

بنی اسرائیل میں جو بچہ پیدا ہوتا ۔ فرعون اُسے مروا ڈالتا ۔

حضرت موسیٰؑ بھی بنی اسرائیل سے تھے ان کی والدہ نے ان کو بعد از پیدائش
ایک لکڑی کے صندوق میں رکھ کر دریائے نیل میں بہادیا - یہ صندوق بہتا ہوا
فرعون کے محل کے قریب پہنچا جو دریا کے کنارے تھا - فرعون کی بیوی کی نظر
اس صندوق پر پڑی - اس نے نکلوایا تو دیکھا ایک بہت خوبصورت بچہ اس کے
اندر بند ہے وہ بے اولاد تھی اس نے اُسے عطیۂ ایزدی سمجھا اور فیصلہ کیا
کہ اس بچے کی پرورش خود کرے گی - کسی دودھ پلانے والی عورت کی
تلاش ہوئی - حسنِ اتفاق سے انتخاب حضرت موسیٰ کی والدہ کا ہوا -
اس طرح حضرت موسیٰؑ فرعون کے محل میں ہی اپنی حقیقی ماں کی آغوش
میں پرورش پانے لگے - فرعون کو جب خبر ہوئی تو اُسے وہم نے
آگھیرا کہ کہیں یہ بچہ وہی شخص نہ ہو جو میری تباہی کا سبب
بنے گا چنانچہ اس نے حضرت موسیٰؑ کا امتحان لیا - اُن کے سامنے
ایک تھال میں انگارے اور دوسرے میں جواہرات رکھے اور یہ
کہا کہ اگر یہ میرا قاتل ہوگا تو جواہرات لے گا ورنہ انگارے -

مگر خدا کے حکم سے حضرت موسیٰؑ نے انگارے مٹھی میں لے کر منہ میں رکھ لیے۔ ان کا ہاتھ اور منہ دونوں جل گئے۔ یہی جلا ہوا ہاتھ جوان ہونے پر یدِ بیضا کے معجزے میں تبدیل ہو گیا۔ یعنی جب وہ اپنا ہاتھ بغل سے نکالتے تو اس میں سے روشنی نمودار ہوتی۔ تلمیحاً یہ معجزہ مستعمل ہے۔ ان کی زبان بھی جل ہوئی تھی جس کی وجہ سے تمام عمر لکنت رہی۔

فرعون کی بیوی نے حضرت موسیٰؑ کو مصری کاہنوں سے تمام علوم کی تعلیم دلوائی۔ ہوش سنبھالنے پر اُن کو معلوم ہو گیا تھا کہ میں فرعون کا بیٹا نہیں ہوں اور نہ ہی قبطی ہوں۔ بلکہ بنی اسرائیل میں سے ہوں۔ قبطی اسرائیلیوں پر بہت ظلم کرتے تھے ایک مرتبہ ایک قبطی نے بغیر کسی قصور کے ایک اسرائیلی کو بہت مارا۔ یہ واقعہ جب آپؑ نے دیکھا تو بہت غصہ آیا۔ اور قبطی کو جان سے مار ڈالا۔ پھر مصر سے نکل کھڑے ہوئے اور مدین پہنچ گئے۔

وہاں ایک کنویں پر چند نوجوان لڑکیوں کو پانی بھرتے دیکھا۔ پیاس شدت

کی تھی۔ پانی مانگا ۔ جواب ملا کہ ہم اپنے مویشیوں کو سیراب کر لیں

تو تمہاری خبر لیں ۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا تم مجھے پانی پلا دو میں تمہارے

مویشیوں کو پانی کھینچ کر پلا دوں گا۔ انہوں نے اس شرط کو منظور

کر لیا ۔ یہ نوجوان لڑکیاں مدین کے پیغمبر حضرت شعیبؑ کی بیٹیاں

تھیں انہوں نے اپنے والد سے اس نوجوان کا ذکر کیا۔ حضرت شعیبؑ

نے حضرت موسیٰؑ کو بلا کر کہا کہ اگر تم بارہ برس تک ہمارے قبیلے کی بکریاں

چراؤ تو ہم اپنی ایک لڑکی سے تمہاری شادی کر دیں گے۔ حضرت موسیٰؑ

نے منظور کر لیا ۔ بارہ برس کی خدمت کے بعد آپ کی شادی ہو گئی ۔

آپ اپنی بیوی کو ساتھ لے کر چلے ۔ راستے میں وادیٔ ایمن میں

ٹھہر گئے انہیں آگ کی ضرورت تھی کوہ طور پر کچھ چمک دکھائی دی۔

اسی طرف بڑھے دیکھا ایک درخت سر تا پا روشن ہے مگر آگ کا

نام نہیں ۔ درخت میں سے آواز آئی ۔ میں تیرا خدا ہوں تو

وادیٔ مقدس میں ہے اپنی جوتیاں اتار دے۔ موسیٰؑ نے کہا۔ رب ارنی۔
یعنی اے خدا تو اپنا دیدار مجھے دکھا۔ جواب ملا۔ لن ترانی۔ یعنی
تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا پھر جب تجلّی ربانی کا ظہور ہوا۔ تو موسیٰؑ غش
کھا کر گر پڑے۔ پہاڑ لرز گیا بلکہ جل کر سرمہ ہو گیا اس واقعہ کی طرف
حسب ذیل تلمیحات میں اشارہ کیا گیا ہے۔ تجلّیٔ طور۔ شعلۂ طور۔
نخلِ طور۔ شمعِ طور۔ شجرِ طور۔ نخلِ موسیٰ۔ جلوۂ طور۔
نخلِ ایمن۔ شمعِ ایمن۔ وادیٔ ایمن۔ نورِ سینا۔ وادیٔ سینا۔
شعلۂ سینا۔ طورِ سینا۔ سرمۂ طور۔ ربِ ارنی۔ لن ترانی۔
خرّ موسیٰ (یعنی موسیٰؑ غش کھا کر گر پڑے)

جب حضرت موسیٰؑ ہوش میں آئے تو انہیں حکم ہوا کہ
تم اور تمہارے بھائی ہارون دونوں مل کر فرعون کو میرا پیغام پہنچاؤ۔
اسی وقت حضرت موسیٰ کو معجزہ عطا ہوا۔ ایک یہ کہ جب وہ اپنے
عصا کو زمین پر ڈال دیتے تو وہ اژدہا بن جاتا ـــــ اسی سے

عصائے موسیٰ اور عصائے کلیم کی تلمیح آتی ہے۔

حضرت موسیٰ نے بہت دشواریوں کا سامنا کر کے بہزار دقت بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلائی اور جب ان کو ساتھ لے کر مصر سے باہر نکلنے لگے۔ تو فرعون نے اپنی فوج کے ساتھ ان کا پیچھا کیا۔ حضرت موسیٰؑ دریا کے کنارے پہنچ گئے تھے اگر پیچھے ہٹتے ہیں تو فرعون کی فوج ہے اور اگر آگے قدم بڑھاتے ہیں تو دریائے نیل کا ٹھاٹھیں مارتا پانی ہے۔ انہوں نے اپنا عصا پانی پر مارا۔ دریا دو حصّوں میں بٹ گیا۔ درمیان میں گذرنے کے لیے خشک راستہ بن گیا۔ حضرت موسیٰؑ اپنی قوم کے ساتھ دریا کے پار پہنچ گئے۔ فرعون اور اُس کے ہم نوا بھی اسی راستے سے حضرت موسیٰؑ کا تعاقب کرتے آگے بڑھ رہے تھے۔ اور ابھی آدھا راستہ باقی تھا۔ کہ دریا ہموار ہو گیا۔ فرعون اور اُس کے تمام ساتھی غرقِ آب ہو گئے۔ حضرت موسیٰؑ اپنی قوم کو لے کر ایک جنگل میں جا بسے اس جنگل کو "تیہ بنی اسرائیل" کا نام دیا گیا ہے یہاں وہ چالیس سال تک

مقیم رہے۔ گزر اوقات "من و سلویٰ" پر تھی جو اللہ تعالیٰ فرشتوں
کے ذریعہ انہیں بھیجتا تھا۔

حضرت موسیٰ اکثر کوہ طور پر عبادت کے لیے جایا کرتے تھے
یہیں ان پر توریت کا نزول ہوا۔ ایک مرتبہ آپ حسب معمول کوہ طور
پر گئے ہوئے تھے۔ ایک شخص سامری سونے کا بچھڑا جس کے منہ سے
آواز نکلتی تھی لے کر اُن کی قوم کے پاس گئے اور انہیں گمراہ کر دیا۔
حضرت موسیٰ واپس آکر اپنی قوم سے بہت ناراض ہوئے اور بچھڑے
کو جلا کر خاک کر ڈالا تلمیح میں سامری اور گوسالۂ سامری آتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ کی والدہ حضرت مریمؑ بڑی عابدہ اور
زاہدہ تھیں۔ رات کو نیت کر کے دن بھر کسی سے کلام نہیں کرتی تھیں اور
خدا کی یاد میں مشغول رہتی تھیں۔ اس کو "صوم مریم" اور
"روزۂ مریم" کہتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ کو "ابن مریم" اور "روح اللہ" کے

لقب سے یاد کیے جاتے ہیں گدھا جو ان کی سواری میں رہتا تھا وہ
خرِ عیسیٰ کے نام سے مذکور ہوتا ہے مسیح و مسیحا بھی حضرت عیسیٰ ہی
کے نام ہیں وہ قُم باذنی ۔ (یعنی کھڑا ہو میرے حکم سے)
کہہ کر مُردوں کو زندہ کر دیتے تھے اس معجزے کا ذکر "اعجازِ عیسوی۔
دمِ عیسیٰ۔ اعجازِ عیسیٰ۔ قُم اور قُم باذنی کے الفاظ سے یاد
کیا جاتا ہے۔

حضرت عیسیٰ مٹی کے جانور بنا کر ان میں روح پھونکتے اور
اُن کو اُڑا دیا کرتے تھے۔ چمگادڑ اسی معجزہ کی یادگار ہے جسے مرغِ عیسیٰ
اور مرغِ مسیحا کہتے تھے۔ بیماروں کو اچھا کرنا بھی آپ کا ایک معجزہ
تھا اس کا ذکر بھی شاعری میں آتا ہے۔

عیسائی حضرت عیسیٰ کو ابن اللہ کہتے ہیں آپ پر انجیل
نازل ہوئی۔ یہودیوں نے آپ کو صلیب پر چڑھا دیا۔ مگر خدا نے آپ
کو زندہ اُٹھا لیا قیامت کے قریب دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے

اور ایک کافر کا مقابلہ کریں گے جس کا نام دجال ہوگا خرِ دجال۔

اسی آنے والے واقعہ کی تلمیح سمجھی جاتی ہے۔ آسمان پر چڑھتے وقت

ایک سوئی آپ کے پیر میں اٹکی رہ گئی۔ چونکہ دنیوی چیز تھی اس لیے ممدوح

چوتھے آسمان سے آگے نہ بڑھ سکے۔ سوزنِ عیسیٰ اسی خیال کی تلمیح ہے۔

ایک تلمیح ہاروت وماروت کی ہے یہ دو فرشتوں کا نام ہے

جنہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ انسان جس طرح نفسانی خواہشوں میں مبتلا ہو

جاتے ہیں اسی طرح ہم اگر دنیا میں جائیں تو کبھی نہیں ہوسکتے۔ خدا نے

ان کو امتحاناً بھیجا اور وہ شروع میں تو وعظ وعبادت میں

مشغول رہے۔ پھر ایک رنڈی پر جس کا نام زہرہ تھا عاشق ہوگئے۔

یہ عورت نہایت حسین اور جادوگرنی تھی اس نے ان فرشتوں سے آسمان پر

جانے کا علم سیکھا۔ اور ان کو جادو کا علم سکھایا۔ خدا نے ان

فرشتوں کو بطورِ سزا کے بابل کے ایک کنوئیں میں لٹکنے کی سزا دی۔

کہتے ہیں تمام دنیا کا دھواں وہیں جاتا اور ان کے نتھنوں میں داخل ہوتا

اور ان کو ایذا دیتا ہے اگر کوئی ان سے جادو سیکھنا چاہے تو وہ سکھا دیتے
ہیں ۔ رنڈی اس واقعہ کے بعد آسمان پر چلی گئی اور زہرہ تارہ بن گئی ۔ زہرہ
اور چاہِ بابل کے ساتھ یہ تلمیح وابستہ ہے ۔

ایک قصہ ذوالقرنین کا ہے جس کو عام لوگوں نے سکندر سمجھا ہے کہتے
ہیں کہ دو پہاڑوں کے پیچھے ایک قوم یاجوج ماجوج آباد ہے ان دونوں
پہاڑوں کے درمیان ایک گھاٹی ہے جس سے یہ قوم باہر نکل کر لوگوں کو
ستاتی تھی ۔ اس قوم کی شکل و صورت اور قد و قامت کی نسبت عجیب و
غریب روائتیں ہیں ۔ مشہور ہے کہ سکندر ذوالقرنین نے لوہے اور تانبے
کو گلا کر ایک دیوار ان پہاڑوں کے درمیان بنادی ۔ جس سے یہ لوگ باہر
نہ نکل سکیں کہتے ہیں کہ ہر روز یہ لوگ اس دیوار کو چاٹ کر پتلا کر
دیتے ہیں شام کو جتنی باقی رہ جاتی ہے چھوڑ دیتے ہیں رات بھر میں یہ
دیوار اتنی ہی دبیز ہو جاتی ہے ۔ قیامت کے قریب یہ لوگ اس دیوار
سے نکل آئیں گے دیوارِ مذکور سدِ سکندری کے نام سے مشہور ہے ۔

ایک قصہ اصحاب کہف کا ہے اس کے معنی ہیں غار والے آدمی۔
عیسائی مذہب کی اشاعت جب اول اول ہوئی تو جن سات آدمیوں نے بت
پرست رومی بادشاہ کے زمانہ میں اس مذہب کو قبول کیا۔ انہیں کو اصحاب کہف
کہتے ہیں۔ یہ اس بادشاہ کے ظلم سے بھاگ کر ایک پہاڑ کے غار میں جا چھپے۔
اور تین سو برس تک سوتے رہے۔ پھر جاگے اور جاگ کر پھر سو گئے۔
ایک کتا ان کے ہمراہ غار کے منہ تک گیا اور وہ بھی وہیں سو رہا۔ اس کتے
کا نام قطمیر بتایا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اب وہ قیامت کے دن بیدار ہوں گے
کتا آدمی بن کر اٹھے گا اور وہ بھی ان کے ساتھ بہشت میں داخل ہوگا۔

ایک قصہ عنقا کا ہے کہتے ہیں کہ یہ ایک لمبی گردن کا عظیم الشان
جانور تھا۔ اس کا چہرہ آدمی جیسا، پاؤں چار تھے اور پر کئی رنگ کے تھے۔
بچوں کو اٹھا لے جاتا تھا جس زمانہ میں اس کا ظہور ہوا۔ حنظلہ اس زمانہ
کے پیغمبر تھے۔ لوگوں نے ان سے شکایت کی۔ ان کی دعا سے یہ جانور ایک
جزیرہ میں بھیج دیا گیا۔ اور عام نظروں سے پوشیدہ ہو گیا اب وہ

اس جزیرہ میں ہاتھی اور اژدہے کا شکار کرکے اپنا گزارہ کرتا ہے۔

ایک قصہ باغِ ارم ہے جس کو ایک کافر بادشاہ نے بنوایا تھا اس بادشاہ نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ اس زمانہ کے پیغمبر نے نصیحت کی اور کہا کہ اگر تو راہِ حق پر آجائے تو تجھے بہشت ملے۔ پھر بہشت کی کیفیت بیان کی۔ اس نے کہا کہ ایسی بہشت تو میں خود بنوا سکتا ہوں چنانچہ اس نے مقامِ ارم میں ایک باغ بنوایا۔ جواہرات سے مرصع محل تیار کرائے اس میں حسین عورتیں حوروں کی جگہ اور حسین غلام غلماں کی جگہ رکھے۔ باغ تیار ہو چکا تو گھوڑے پر سوار ہو کر باغ کے دروازے پر پہنچا۔ رکاب سے پاؤں زمین پر رکھنے کی اجازت نہیں ملی۔ ملک الموت نے اس کا دم قبض کر لیا کہتے ہیں کہ اس کے مرنے کے بعد یہ باغ زمین سے اٹھا لیا گیا اور بہشت اور دوزخ کے درمیان رکھ دیا گیا۔ اب اسی کو اعراف کہتے ہیں۔ باغِ ارم۔ گلزارِ ارم۔ بہشتِ ارم۔ بہشتِ شداد۔ جنتِ شداد۔ باغِ شداد اور ارم اسی قصہ کی تلمیحیں ہیں۔

ایک قصہ قارون کا ہے کہتے ہیں کہ قارون حضرت موسیٰؑ کا چچا زاد بھائی تھا اس کو کیمیا آتی تھی۔ وہ سونا چاندی بناتا اور خزانے پر خزانہ جمع کرتا جاتا تھا۔ رفتہ رفتہ اس کے پاس اتنے خزانے جمع ہو گئے کہ چالیس خچروں پر اس کے خزانوں کی کنجیاں لادی جاتی تھیں۔ حضرت موسیٰؑ نے اس سے کہا کہ ہزار دینار پر ایک دینار زکوٰۃ دیا کرو۔ اس نے انکار کیا۔ اور حضرت موسیٰؑ کو ایذا پہنچانی چاہی خدا نے اس کو یہ سزا دی کہ اب تمام خزانے اس کے سر پر ہیں۔ اور وہ زمین میں برابر دھنستا چلا جاتا ہے۔ قارون کا بخل مشہور ہے۔ قارون کا خزانہ۔ گنج قارون۔ گنجینۂ قارون۔ خزانۂ قارون۔ دولتِ قارون اسی قصہ کی تلمیحات ہیں۔

ایک قصہ اصحابِ فیل کا ہے جو رسولِ خدا کی ولادت باسعادت سے پہلے وقوع میں آیا۔ حبش کے بادشاہ کی طرف سے ایک شخص ابرہہ نامی یمن کا گورنر تھا۔ وہ کعبہ کی طرف لوگوں کی توجہ دیکھ کر حسد سے جل گیا یمن میں ایک عالیشان عبادت گاہ تیار کرائی اور لوگوں کو اس

کی طرف حج کی غرض سے آنے کی ہدایت کی، مگر کسی نے پرواہ نہیں کی۔ غضب ناک ہو کر ہاتھیوں کی ایک فوج سے کعبہ پر چڑھائی کی۔ مگر سمندر کی طرف سے ابابیلوں کا ایک لشکر آسمان پر منڈلانے لگا۔ ہر ابابیل کی چونچ میں ایک سنگریزہ تھا جب یہ سنگریزے ابابیلوں نے اس لشکر پر چھوڑے تو ہاتھیوں پر بیٹھنے والوں کے جسموں سے پار نکل گئے اور وہ سب ہلاک ہو گئے۔ اصحابِ فیل اور طیراً ابابیل کے الفاظ اس قصے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخری پیغمبر ہیں۔ آپ کے بے شمار وصفی نام بطور تلمیح کے آتے ہیں۔ مثلاً خاتم الانبیا۔ خاتم النبیین۔ ختم رسل۔ شافع محشر۔ شفیع روزِ قیامت۔ شاہِ امم۔ رسولِ مقبول۔ شافع امم۔ رحمۃ العالمین۔ شفیع المذنبین۔ سرورِ کائنات۔ ماہِ یثرب۔ خیر الوریٰ۔ مدینۃ العلم۔ مصطفیٰ۔ مجتبیٰ وغیرہ۔

لولاک ایک حدیثِ قدسی کا ٹکڑا ہے جس کے معنی ہیں کہ اگر تو نہ ہوتا میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔

شرح صدر بھی ایک تلمیح ہے قصہ یہ ہے کہ بچپن میں فرشتوں نے
آپ کا سینہ چیر کر آپ کے دل کو دھو کر صاف کر کے اس میں نورِ الٰہی بھر
کر دوبارہ رکھ دیا۔

مہرِ نبوت ایک اور تلمیح ہے یہ ایک خاص نشان حضورِ انور
صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ مبارک پر تھا۔ اس مقام پر بالوں کا حلقہ بالکل کلمہ
کی صورت میں تھا۔ کلمے کے حروف پڑھے جاتے تھے۔

قاب و قوسین بھی ایک تلمیح ہے یہ تلمیح معراج کے متعلق ہے اس
کے معنی ہیں "دو کمانوں کا فاصلہ" حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم معراج میں
خدا سے اس قدر قریب ہوئے کہ دو کمانوں کا فاصلہ یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔

معراج خود ایک تلمیح ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک رات
جبکہ آپ سو رہے تھے جبریل آئے اور انہوں نے آپ کو جگا کر براق
پر سوار کر دیا۔ یہ ایک تیز چار پایہ تھا۔ اس پر سوار ہو کر آپ
پہلے بیت المقدس میں پہنچے۔ جہاں تمام انبیاء کی روحوں نے آپ کے استقبال

کے لیے جمع تھیں۔ یہاں سے آپ نے آسمان کی طرف چڑھنا شروع کیا جب آسمان

پر بیت المعمور پر پہنچے تو فرشتوں نے آپ کا استقبال کیا۔

سدرۃ المنتہیٰ جس کو سدرہ بھی کہتے ہیں یہاں جبریل نے آگے بڑھنے سے

انکار کر دیا اور کہا کہ آگے بڑھوں گا تو میرے پَر جل جائیں گے

اس رات کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جس مقام تک پہنچے اس کا نام

مقامِ محمود ہے۔ جب واپس تشریف لائے تو آپ کے حجرہ مبارک کی زنجیر ابھی

ہلتی تھی اور آپ کا بستر ابھی گرم تھا۔ اس واقعہ کی تلمیح کے لیے۔

معراج اسرا۔ شب معراج۔ لیلۃ الاسرار وغیرہ کے الفاظ سے کیا

جاتا ہے۔

غارِ حرا۔ ایک اور تلمیح ہے یہ ایک پہاڑی غار مکہ کے قریب ہے۔

یہاں آپ عبادت کے لیے اکثر جایا کرتے تھے۔

ایک تلمیح مسجد ضرار ہے جب مکہ سے ہجرت کرکے آپ مدینہ میں

پہنچے تو آپ نے وہاں ایک مسجد کی بنا ڈالی۔ اس میں تمام مسلمان عبادت کا

فرض ادا کرتے تھے مسجدِ نبوی سے دور ایک مسجد منافقوں نے بنائی۔ غرض یہ تھی
کہ وہاں اسلام اور آنحضرت کے برخلاف سازشں کے مشورے کریں۔ انہوں نے
آپ سے درخواست کی کہ ایک دفعہ آپ اس مسجد میں نماز پڑھیں اور جو مسلمان
کمزوریں اور دوری کے سبب مسجدِ نبوی میں نہیں آسکتے۔ ان کو اس نئی مسجد میں
نماز پڑھنے کی اجازت دیں۔ وحی کے ذریعے آپ کو ان کا ارادہ معلوم ہو گیا۔
آپ وہاں نماز کے لیے تشریف نہیں لے گئے۔ پھر آپ کے حکم سے وہ مسجد
جلا دی گئی۔ اسی کو مسجدِ ضرار کہتے ہیں۔

اہلِ بیت آپ کے گھر والوں کو کہتے ہیں۔ خاتونِ جنت آپ کی
دخترِ اطہر حضرت فاطمہ زہرہ کا لقب ہے۔

غارِ حرا کی تلمیح سے حضرت ابو بکر صدیق مراد ہیں۔ جو ہجرت کے وقت
ایک پہاڑ کے غار میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق تھے۔

فاروق یا فاروق اعظم حضرت عمر کے لیے آتا ہے۔

ذو النورین اور جامع قرآن حضرت عثمان کا لقب ہے جو جلیل القدر

صحابی تھے ۔

حضرت علیؓ آپؐ کے داماد تھے اُن کے وصفی نام کثرت سے ہیں

مثلاً فاتح خیبر۔ خیبر شکن ۔ حیدر کرار ۔ حیدر صفدر ۔ ابو تراب ۔

مرتضیٰ ۔ مشکل کشا ۔ ساقی کوثر ۔ شیر خدا ۔ دلدل سوار ۔ شاہِ مرداں ۔

اسد اللہ وغیرہ ان کی تلوار ذوالفقار کے نام سے مشہور ہے ۔ اور گھوڑا دلدل

کے نام سے ۔ خالد بن ولید بھی ایک صحابی تھے ۔ اُن کا لقب سیف اللہ ہے

ایک صحابی ابو ہریرہ کی کنیت سے ممتاز ہیں ۔ انہوں نے ایک بلی پال رکھی

تھی ۔ گربۂ ابو ہریرہ کی تلمیح سے وہی بلی مراد ہے ۔

آپ کے مخالفوں میں سے ایک کی کنیت ابو جہل اور ایک کی

ابولہب ہے

فرشتوں سے متعلق تلمیحات

جن فرشتوں کا ذکر تلمیح میں آتا ہے اُن میں سے ایک جبریل ہیں

اُن کے بہت سے وصفی نام ہیں ۔ مثلاً مرغِ سدرہ ۔ بلبلِ سدرہ ۔

طائر قدس ۔ طائر سدرہ ۔ سدرہ نشین ۔ جبریل امین ۔ روح امین

روح قدس ۔ عقل کل ۔ ناموس اکبر ۔ ناموس اعظم ۔ فرشتہ وحی وغیرہ ۔

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خدا کا پیغام لاتے تھے ۔ ان کا مقام

سدرۃ المنتہیٰ ہے ۔

ایک فرشتہ کا نام میکائیل ہے روزی تقسیم کرنا ان کا کام ہے ایک فرشتہ

عزرائیل ہے جو روحوں کے قبض کرنے پر مامور ہے جسے ملک الموت

یا قابض روح یا فرشتۂ موت بھی کہتے ہیں ۔

ایک کا نام اسرافیل ہے جو قیامت کو صور پھونکیں گے ۔ صور اسرافیل

کی تلمیح انہیں کے نام کے ساتھ منسوب ہے دوسرے کراماً کاتبین کے نام سے

موسوم ہیں ۔ ان کو کاتبِ اعمال بھی کہتے ہیں ۔ دونوں ، انسان کے دائیں بائیں

رہتے ہیں اور ہر انسان کی نیکی بدی لکھتے رہتے ہیں ۔ وہ دفتر جس میں نیکی

بدی لکھی جاتی ہے اور جو قیامت کے دن خدا کے سامنے پیش ہوگا ۔

صحیفۂ اعمال ۔ دفترِ اعمال ۔ نامۂ اعمال ۔ اعمال نامہ کہلاتا ہے ۔

دو فرشتے ہیں جو قبر میں آتے ہیں اور مردے سے سوال و

جواب کرتے ہیں ۔ ان کو منکر نکیر یا نکیرین کہتے ہیں ۔

ایک فرشتہ رعد کے نام سے موسوم ہے جو بادلوں کو ہانکتا

اور مینہ برساتا ہے ۔

ایک فرشتہ جنت کا داروغہ ہے اس کا نام رضوان ہے ۔

جو دوزخ کا نگہبان ہے اس کو مالک کہتے ہیں

مذہبی عقائد سے متعلق تلمیحیں ——

موت کے بعد سے قیامت تک کے عرصے کو برزخ یا عالمِ برزخ کا نام دیا جاتا ہے

دوزخ وہ مقام ہے جہاں سخت و شدید آگ ہوگی اور خدا کے نافرمان بندے

وہاں سزا کے طور پر بھیجے جائیں گے اسے جہنم ، جحیم ، سقر اور ہاویہ بھی کہتے ہیں ۔

جہاں اللہ کے نیک اور فرماں بردار بندے جگہ پائیں گے اس مقام کا

نام جنت ہے ۔ اسے بہشت ، خلد جناں ۔ باغِ جناں ۔ باغِ رضواں ۔

باغِ نعیم ۔ دار القرار اور باغِ عدن وغیرہ بھی کہا جاتا ہے ۔

جنت اور دوزخ کے درمیان ایک باغ ہے جسے اعراف کہتے ہیں یہاں ایسے بندوں کو رکھا جائے گا جن کی نیکی اور بدی کا حساب برابر ہو گا۔

دوزخ یا جنت تک پہنچنے کا جو راستہ بنا ہے اُسے پُلِ صراط کہتے ہیں کہتے ہیں کہ یہ راستہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہو گا نیک لوگ اس پر سے صحیح سلامت گزر کر جنت میں پہنچ جائیں گے اور گناہ گار کٹ کٹ کر نیچے دوزخ میں گر پڑیں گے۔

جنت کی خوبصورت ترین عورتوں کو حوریں اور حسین خادموں کو غلمان کا لقب دیا گیا ہے۔ جنت کی شراب کو "شرابِ طہور" کا نام دیا گیا ہے۔ جنت کی نہروں میں سب سے مشہور و معروف نہر کوثر ہے جسے حوضِ کوثر۔ چشمۂ کوثر کہتے ہیں۔ جنت میں ایک ایسا درخت بتایا جاتا ہے جس کی شاخیں تمام جنتیوں تک پہنچیں گی۔ اس درخت کی شاخ کو تلمیح کے طور پر شاخِ طوبیٰ کہتے ہیں۔

میدانِ حشر میں نیکی و بدی کے اندازے کے لیے جو ترازو

ہوگی اُسے میزان یا میزانِ عمل کہا گیا ہے۔

دوزخیوں کو کھانے کے لیے جو پھل دیا جائے گا وہ کانٹے دار ہوگا۔ اس کا نام زقوم ہے۔ دوزخ میں بہت سے گنہگار جھونکے جائیں گے مگر اُن کا پیٹ نہیں بھرے گا وہ بار بار یہ صدا بلند کریں گے۔

ہل من مزید — کیا میرے لیے اور بھی خوراک ہے؟ یہ آیت بھی بطور تلمیح کے بار بار آتی ہے۔

شعرائُ اور اُن کی تلمیحات

عبدالعزیز خالد

لذۃ للشاربین

الست

والعصر

ام للانسان ما تمنی

لن ترانی

صراط مستقیم

راجعون

یعطیک فترضی

سدرۃ المنتہی

اقرأ باسم

جبروت السمٰوٰت والارض

اَلشَّمْسُ

لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا

لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ

بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ

كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ

لَا تَفْرَحْ - اِلَّا تَحْزَنْ

سُبْحَانَكَ - مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا

مَنٌّ وَ سَلْوٰى

فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ

اَلَمْ نَشْرَحْ

وَ مَا يَشْعُرُوْنَ

هُمْ بِالْاٰخِرَةِ يُوْقِنُوْنَ

ثَمَنًا قَلِيلًا بِهِ يَشْتَرُونَ —

وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ —

وَفِي الْأَرْضِ هُمْ يُفْسِدُونَ —

وَبِالْبَاطِلِ الْحَقَّ لِمَا تَلْبِسُونَ —

مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ —

ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ —

فَأُولَئِكَ الْمُفْلِحُونَ —

هُمُ الْمُشْرِكُونَ هُمُ الْمُسْرِفُونَ —

أَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ —

يُوحَى إِلَيْكُمْ وَلَا تُظْلَمُونَ —

تَتَفَكَّرُونَ —

قَالُوا تَعُدُّونَ —

رَبِّ ارْجِعُونِ —

هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ - هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ —

فَاُولٰئِكَ الْجَنَّةَ يَدْخُلُوْنَ —

لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ —

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ —

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ —

هُمُ الْفَائِزُوْنَ —

اَمْوَالَهُمْ يُنْفِقُوْنَ —

عَلٰى اَنْفُسِهِمْ يُؤْثِرُوْنَ —

يُنْفِقُوْنَ ______

اَنْ يُوْصَلَ يَصِلُوْنَ —

عَلٰى رَبِّهِمْ هُمْ يَتَوَكَّلُوْنَ —

يُنْصَرُوْنَ —

بِفَضْلٍ مِنَ اللّٰهِ يَسْتَبْشِرُوْنَ —

وَيَهْدُونَ بِالْحَقِّ بِهِ يَعْدِلُونَ —

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمُ الْأَوَّلُونَ —

إِلَى رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ —

هُمْ لَهَا سَابِقُونَ —

بِمَا أُنْزِلَ بِهِ مُؤْمِنُونَ —

بِآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ —

بِالْغَيْبِ هُمْ يُوقِنُونَ —

بِالْقِسْطِ يَأْمُرُونَ —

إِلَى رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ —

خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ —

الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ —

وَعْدًا الْمُتَّقُونَ —

فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ —

هُمْ لَهٗ نَاصِحُوْنَ —

بِمَا يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ —

أَلَا تُقْرَبُوْنَ —

وَهُمْ سَالِمُوْنَ —

لَفِي شَكٍّ مِّنْهُمْ يَخْتَصِمُوْنَ —

يَرْغَبُ الرَّاغِبُوْنَ —

مِنْهُمْ يَعْمَلُوْنَ —

فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ —

ذُرِّيَ الصَّالِحُوْنَ —

أَيُّهَا الْجَاهِلُوْنَ —

بِمَا تَأْكُلُوْنَ وَتَدَّخِرُوْنَ —

لَا يَتَعَلَّمُوْنَ —

هُمْ كَافِرُوْنَ —

يَجْهَلُوْنَ —

لَا يُنْصَرُوْنَ —

مَا تَأْمُرُوْنَ —

مَا يُؤْمَرُوْنَ —

وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ —

عَهْدَ اللّٰهِ يَنْقُضُوْنَ —

إِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ —

الَّذِي يُوْعَدُوْنَ —

وَفِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُوْنَ —

لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ —

أَوَ آبَاؤُنَا الْأَوَّلُوْنَ —

ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ —

فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ —

بالأسحار يستغفرون —

نحن له مسلمون —

ولا يظلمون —

فما خطبكم أيها المرسلون —

قليلا من الليل ما يهجعون —

ويطرّعون —

لا تزغ قلبي —

لا تخف ولا تحزن —

والنشطت نشطا —

أولي الألباب —

اتحدوا —

واعتصموا بحبل الله —

كن فيكون —

اَیُّہَا الْمُزَّمِّلُ

فَاَوْحٰی اِلَیْہِ مَا اَوْحٰی -

مَا یَنْطِقُ

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ —

وَالضُّحٰی

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ

لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی

درد کاکوروی

لَیْسَ کَمِثْلِہٖ —

صِبْغَۃَ اللّٰہِ

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ

یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ ـ

لَا تَقْنَطُوْا

لَاشَرِیْکَ لَہٗ

بِسْمِ اللّٰہِ

وَالضُّحٰی

وَالشَّمْسِ

وَالْفَجْرِ

رَمَیْتَ

اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ

یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ

ظَلُوْمًا جَهُوْلًا

نَحْنُ اَقْرَبُ

فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ

لَنْ تَرَانِیْ

هُوَ اللّٰہُ

اَلْحَمْدُ اللّٰہ

نِعْمَۃَ اللّٰہِ حفیظ جالندھری

ذُوالْجَلَال

مَا قَدَرُ اللّٰہ

خَشْیَۃِ اللّٰہ

فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ

یٰسٓ

ذہین شاہ تاجی

کُلُّھُمْ

لَا شَرِیْکَ لَہٗ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

لَا اِلٰہَ

حفیظ جالندھری

رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ

لَا اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ

مَنْ وَ سَلْوٰی

لَنْ تَرَانِیْ

ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ

اِقْرَاْ

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ

لَا رَیْبَ

اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا ـ لَا تَحْزَنْ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

مَعَاذَ اللّٰهِ

لَا تَقْنَطُوْا

اِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

اَللّٰهُ الصَّمَدُ

فِي النَّارِ

وَالضُّحٰى

بِسْمِ اللّٰهِ

لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ

صُمٌّ بُكْمٌ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ

دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا

أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ

حَسْبُنَا اللّٰهُ

رَؤُفٌ الرَّحِيْمُ

قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ

أَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ

جَاهِدُوْا

أَلَسْتُ

مَعَاذَ اللّٰه

بہزاد لکھنوی

سُبْحَانَ اللّٰهِ

ماہر القادری

اَحْسَنِ تَقْوِیْم

بَلْ اَتٰی

قَالُوْا بَلٰی

رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْن

ذُوالْجَلَال

حَبْلِ الْوَرِیْد

سَعَادَ اللّٰہ

شَمْسُ الضُّحٰی

قَابَ قَوْسَیْن

سید سلیمان ندوی

اِرْجِعِی

لَا تَحْزَنُوْ

فِی صَلٰوۃِ خَاشِعُوْ

فِی صَلٰوۃِ دَائِمُوْ

جَاءَ الْحَقِّ

مولانا ظفر علی خاں

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

لَا تَقْنَطُوْا

لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا

کُلُوْا وَ شْرَبُوْا

فَاذْکُرُوْا مَا طَابَ

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ

هُوَ الظَّاهِرُ هُوَ الْبَاطِنُ هُوَ الْآخِرُ هُوَ الْاَوَّلُ

إياك نستعين

قم الليل إلا قليلا

فاتخذه وكيلا

لا أحب الآفلين

إن الله غني عنكم

ناشئة الليل

وحي يوحى

علم الأسماء

جاء الحق وزهق الباطل

إن الباطل كان زهوقا

ضعف الطالب والمطلوب

رحمة للعالمين

ذو الجلال

رَتِّلِ الْقُرْآنَ

أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ - صَوْتُ الْحَمِيرِ

لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى

أَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ

عَلَيْهَا فَانٍ

أَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ

أَكْمَلْتُ لَكُمْ

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ

صِبْغَةَ اللّٰهِ

إِلَى يَوْمِ التَّنَادِ

مَعَاذَ اللّٰهِ

فَلْيَعْبُدُوا

لَا تَخَفْ

حسرت موہانی

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صِبْغَۃَ اللّٰہِ

لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ۔ لَاتَحْزَنُوْنَ

لَاتَقْنَطُوْا

بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا

سِرَاجًا مُّنِیْرًا

شَمْسُ الضُّحٰی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ

احسن مارہروی

نْ تَرَانِیْ

لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ

لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعٰى

علامہ اقبال رح

لَنْ تَرَانِي

لَا إِلٰهَ

هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

إِنَّ الْمُلُوكَ

لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ

إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ

لَدَيْنَا مَزِيدٌ

لَا تَقْنَطُوا

هَلْ مِن مَّزِيدٍ

لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ

لَا تَحْزَنُوْنَ

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

كُنْ فَيَكُوْنُ

لَآ إِلٰهَ

لَا تَخَفْ

أَرِنِيْ

لَآ إِلٰهَ إِلَّا

لَا تَذَرْ

وَالنَّجْمُ

عَلَّمَ الْأَسْمَاءَ

قُلْ هُوَ اللّٰہُ

لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـهًا آخَر

مَعَاذَ اللّٰہِ

لَنْ تَرَانِیْ

قُلِ الْعَفْوَ

لَا شَرِیْکَ

لَا غَالِبَ اِلَّا هُوَ

عبد الحلیم

کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ

لَنْ تَرَانِیْ

نَحْنُ اَقْرَبُ

قُمْ فَاَنْذِرْ

فَالُوْا بَلٰی

فَادْعُوْا

رَبِّ اَرِنِی۔

عامر عثمانی

اِثْنَیْنِ

رَسُوْلٌ ۔ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِ

مَعَاذَ اللّٰہِ

اَللّٰہُ اَحَدٌ

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

لَا تَقْنَطُوْا

ہادی مجھلی شہری والا

مَعَاذَ اللّٰہ

محمد اکبر خان وارثی

تَا دَ خَلُوۡهَا خَالِدِیۡنَ

رَبِّ اَرِنِیۡ

سِرَاجًا مُنِیۡرًا -

مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا

یَدْعُوْا ثُبُوْرًا وَّ یَصْلٰی سَعِیۡرًا

سَمِیۡعًا بَصِیۡرًا

وَ سَآءَتْ مَصِیۡرًا

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

قُمِ الَّیۡلَ اِلَّا قَلِیۡلًا

لَا تَقْنَطُوْا

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیۡمَ

وَالضُّحٰی

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ

اَدْ اُكْبَار سُبْحَانَ اللّٰه

شَمْسِ الضُّحٰى

لَنْ تَرَانِيْ

فِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ مَا تُوْعَدُوْن

اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَر

وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى

فِيْ اَنْفُسِكُمْ

خان احمد حسین خان

هَلْ مِنْ مَزِيْد

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

اِنَ اَيْهَادُ

يَوْمَ دُخَان

اکبر الہ آبادی

لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ

لَا تَدْرِي مَنْ أَحْبَبْتَ

عِنْدَ اللهِ أَتْقَاكُمْ

إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ

فِي الأَرْضِ بِبَرُودٍ

أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ - أُقِيلَ مِنْهُمْ

أَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ

مِنَ الْعِلْمِ قَلِيلًا - اُو تِيتُمْ

سُبْحَانَ اللهِ

إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ

إِلَى رَبِّكَ فَارْغَبْ

رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ

لَا يُضِيعُ اللّٰهُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ

اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ

مَعَاذَ اللّٰهِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

أُولُو الْأَبْصَارِ

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ

هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ

وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ

فَلَيْسَ مِنِّي

أَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ

يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ ؛

إِلَّا قَلِيلًا

قَالُوا بَلَى

آمَنَّا

مِنْ تُرَابٍ

تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ

لَا شَرِيكَ لَهُ

حَسْبُنَا اللّٰهُ

آمَنُوا - عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ

إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ

لَا تَسْتَعْجِلْ

إِلَيْكَ الْمَصِيرُ

اَکْمَلْتُ

کَاْساً دِھَاقاً

وَقُوْمُوْ — فَلَا تَلُوْمُوْا

لَا تَقُمْ فِیْہِ

بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃ

سیّد اختر حسین اختر

بِسْمِ اللہ

لَنْ تَرَانِیْ — اُنْظُرْ اِلْجَبَل

اَلَسْتُ

شَدِیْدُ الْقُوٰی

فَاوْحیٰ وَمَاوْحیٰ

رَبِّ اَرِنِیْ

رؤوف الرحیم

مولانا حالی

لدینا مزید

لا تقنطوا

ھل من مزید

علامہ شبلی

تعاشروا

بشیر الدین احمد

لا تقنطوا

فی النار

شمس الضحی

أَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا

وَالضُّحٰى

وَحْيٌ يُوحٰى

كُنْ فَيَكُوْنَ

وَالَّيْلِ - وَالضُّحٰى

وَالْفَجْرِ

ظُلُوْبًا نَحْصُمُ

وَالَّيْلِ إِذَا سَجٰى

مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى

فِي النَّارِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ

إِذَا زُلْزِلَتِ

اُشْهُدُ بِأَعْمَالِ بِجِسْمِ

لَا تَذَرْ بَا

اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی

فَمِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ لَا تَقْنَطُوْا

ھَلْ مِنْ مَّزِیْد

یطات علیہم

سَوْفَ یُعْطِیْکَ — فَتَرْضٰی

تِلْکَ الرُّسُلُ

سید احمد حسین امجد

ھُوَ اللّٰہُ

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ

اَلْحَمْد

لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ

مَا قَدَّرَ اللّٰه

خَرَّ مُوسٰى صَعِقاً

فِي اَنْفُسِكُمْ

وَرَحْمَةُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْن

لَعْنَةُ اللّٰه

يَا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَر

يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ

كَفٰى بِنَفْسِكَ اِقْرَأْ كِتَابَكَ

سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

سید محمد خان رند

اَرِنِيْ

مَا فِي الْقُدُوْرِ

میر انیس

ذو الجلال

سائل دہلوی

فی النار

رجعٌ بعید

حبلِ الورید

معاذ اللہ

کلوا واشربوا

لا الٰہ الا ھو

آرزو اکبر آبادی

لا الٰہ الا

خواجہ حیدر علی آتش

فِیْ سَبِیْلِ اللہ

مرزا محمد رفیع سودا

لَا رَیْبَ

شَعَائِرُ اللہ

سُبْحَانَ اللہ

اَطِیْعُوا اللہ

اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

امیری کرامت

وَالشَّمْسِ — وَاللَّیْلِ

بِسْمِ اللہ —

رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

لَا تَقْنَطُوْا

اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ

لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ

لَا تَخَفْ

قُمِ الَّيْلَ

رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ

مَعَاذَ اللّٰہِ

اصغر حسین گونڈوی

مَعَاذَ اللّٰہِ

رَبِّ اَرِنِيْ

شاہ نصیر دہلوی

بسمِ اللہ

میر نذر علی درد کاکوروی

وَالَّیلِ

وَالضُّحیٰ اِذَ تجلی

وَالشَّمسِ

وَالفَجرِ

اَلَم نَشرَح

خَلَقتُہٗ

میر درد

نَفَختُ فِیہِ مِن رُّوحِی

میر آثر

بسم اللہ ـ

حکیم احمد شجاع

بجیرہ یا نصیحا د

بیکس جبل پوری

تن ترانی د

ولی

سبحان الذی اسری

جنات تجری تحتہا الانہار

نظیر اکبر آبادی

رحمۃ للعلمین

منیر شکوہ آبادی

اولی الابصار

والیل

مازاغ

کن فیکون

شق القمر

جنات تحتها الانہار

احمد رضا خاں رضاؔ

رحمۃ للعلمین

روف الرحیم

بیدم وارثی

سبحان الذی اسری

احمد علی صفی علی

فترضی الورید

الباطل

نحن اقرب

هل من مزید

اھدنا الصراط

رحمۃ للعلمین

داغ دہلوی

بسم اللہ

شمس الضحیٰ

امیر مینائی

نفخت فیہ من روحی

حبل الورید

لن ترانی

تلمیحات بلحاظ حروف تہجی

الف

اَنْعَمْتُ عَلَیْکُم ۔

پارہ ۔ ۶ ۔ رکوع ۔ ۵

اِثْنَیْنِ ۔

پارہ ۔ ۱۰ ۔ رکوع ۔ ۱۲

اَحْسَنِ تَقْوِیْم ۔

پارہ ۔ ۳۰ ۔ رکوع ۔ ۲۰

اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ ۔

پارہ ۔ ۳ ۔ رکوع ۔ ۶

اِذَا زُلْزِلَتِ ۔

پارہ ۔ ۳۰ ۔ رکوع ۔ ۲۲

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ ۔

پارہ ۔ ۳۰ ۔ رکوع ۔ ۲۲

اِرْجِعِیْ ۔ پارہ ۔ ۳۰ ۔ رکوع ۔ ۱۲

آمِنُو —

پارہ ۔ ۹ ۔ رکوع ۔ ۶

اِسْتَعِیْنُوْا بِاللّٰہِ وَاصْبِرُوْا —

پارہ ۔ ۲ ۔ رکوع ۔ ۳

اَسْتَغْفِرُاللّٰہ —

پارہ ۔ ۵ ۔ رکوع ۔ ۶

اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ —

پارہ ۔ ۲۶ ۔ رکوع ۔ ۱۲

اَطِیْعُوْا اللّٰہ —

پارہ ۔ ۲۶ ۔ رکوع ۔ ۸

اَطِیْعُوْا الرَّسُوْل —

پارہ ۔ ۲۶ ۔ رکوع ۔ ۸

اِعْتَصِمُوْا — پارہ ۔ ۴ ۔ رکوع ۔ ۱۹

اَ ذَا اَ مُتْبِعُونَ ـ

پارہ ـ ۲۶ ـ رکوع ـ ۱۸

اِقْرَأْ ـ

اِقْرَأْ بِاسْمِ ـ

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ ـ

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ـ

پارہ ـ ۳۰ ـ رکوع ـ ۲۱

اَلْحَمْدُ ـ

اَلْحَمْدُ لَكُمْ ـ

اَلْحَمْدُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ ـ

پارہ ـ ۶ ـ رکوع ـ ۵ ـ

اِلاَّ تَحِلَّهُ ـ

پارہ ـ ۲۹ ـ رکوع ـ ۱۳

اِلاّ اللہ ـ

پارہ ـ ۲۳ ـ رکوع ـ ۱۲

اَلحَمدُ لِلّٰہِ ـ

پارہ ـ ۱ ـ رکوع ـ ۱

اَلَّذِینَ یُؤمِنُونَ ـ

پارہ ـ ۲۷ ـ رکوع ـ ۲

اَلَستُ ـ

اَلَستُ بِرَبِّکُم ـ

پارہ ـ ۹ ـ رکوع ـ ۱۲

اِلیٰ رَبِّکَ المُنتَہیٰ ـ

پارہ ـ ۳۰ ـ رکوع ـ ۲

اِلیٰ رَبِّکَ فَارغَب ـ

پارہ ـ ۳۰ ـ رکوع ـ ۱۹

اِلیٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُوْنَ ـ

پارہ ـ ۱۸ ـ رکوع ـ ۵

اِلیٰ یَوْمَ التَّنَادِ ـ

پارہ ـ ۲۴ ـ رکوع ـ ۹

اَللّٰہُ اَحَدٌ ـ

اَللّٰہُ الصَّمَدُ ـ

پارہ ـ ۳۰ ـ رکوع ـ ۳۷

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ ـ

پارہ ـ ۳۰ ـ رکوع ـ ۳۰

اَلَمْ نَشْرَحْ ـ

پارہ ـ ۳۰ ـ رکوع ـ ۱۹

اِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ـ

پارہ ـ ۲۸ ـ رکوع ـ ۷

اَلْیَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فَاکِہُوْنَ ۔

پارہ ۔ ۲۳ ۔ رکوع ۔ ۳

اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰی ۔

پارہ ۔ ۲۷ ۔ رکوع ۔ ۵

اٰمَنَّا ۔

پارہ ۔ ۱۸ ۔ رکوع ۔ ۶

اٰمَنُوْا عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۔

پارہ ۔ ۱۱ ۔ رکوع ۔ ۶

اَمْوَالَہُمْ یُنْفِقُوْنَ ۔

پارہ ۔ ۳ ۔ رکوع ۔ ۴

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۔

پارہ ۔ ۳۰ ۔ رکوع ۔ ۲۳

اِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۔ پارہ ۔ ۲ ۔ رکوع ۔ ۳

أَنۡبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ـ

پارہ ـ ۳ ـ رکوع ـ ۱۲

أَنۡبِئۡهُمۡ بِأَسۡمَآئِهِمۡ ـ

پارہ ـ ۱ ـ رکوع ـ ۴

أَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ ـ

پارہ ـ ۴ ـ رکوع ـ ۵

أَنۡتُمۡ لَهَا عٰكِفُوۡنَ ـ

أَنۡكَرَ الۡاَصۡوَاتِ ـ

پارہ ـ ۲۱ ـ رکوع ـ ۱۱

اِنَّ الۡبَاطِلَ كَانَ زَهُوۡقًا ـ

پارہ ـ ۱۵ ـ رکوع ـ ۹ ـ

اِنَّ الۡمُلُوۡكَ ـ پارہ ـ ۱۹ ـ رکوع ـ ۱۸ ـ

اِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنْکُمْ —

پارہ — ۲۳ — رکوع — ۱۵ —

اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا —

پارہ — ۱۰ — رکوع — ۱۲

اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ —

پارہ — ۲۵ — رکوع — ۲۰

اِنَّہُمْ یَکِیْدُوْنَ —

پارہ — ۳۰ — رکوع — ۱۱

اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی —

پارہ — ۲۷ — رکوع — ۵

اِنْ یَّکَادُ —

پارہ — ۲۹ — رکوع — ۴

اَنْ یُّوْصَلَ [illegible] — پارہ — ۱۳ — رکوع — ۹

أَوَ آبَاؤُنَا الأَوَّلُونَ ـ

پارہ ـ ۲۳ ـ رکوع ـ ۵ ـ

أُولِي الأَلْبَابِ ـ

پارہ ـ ۲۹ ـ رکوع ـ ۱۸

أُولِي الأَبْصَارِ ـ

پارہ ـ ۲۸ ـ رکوع ـ ۴

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ـ

پارہ ـ ۱ ـ رکوع ـ ۱

إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ـ

پارہ ـ ۱ ـ رکوع ـ ۱

أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ ـ

پارہ ـ ۲۴ ـ رکوع ـ ۳

ب

بِالْاَسْحَارِ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۔

پارہ ۔ ۲۶ ۔ رکوع ۔ ۱۸

بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ۔

پارہ ۔ ۱ ۔ رکوع ۔ ۵

بِالْغَيْبِ هُمْ يُوْمِنُوْنَ ۔

پارہ ۔ ۱ ۔ رکوع ۔ ۱

بِالْقِسْطِ يَاْمُرُوْنَ ۔

پارہ ۔ ۳ ۔ رکوع ۔ ۱۱

بِحَمْدِ اللّٰه ۔

پارہ ۔ ۲۷ ۔ رکوع ۔ ۴

بِسْمِ اللّٰه ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔

پارہ ۔ ۱ ۔ رکوع ۔ ۱

بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ —

پارہ - ۶ - رکوع - ۱۳

بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ —

پارہ - ۳ - رکوع - ۱۰

لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ —

پارہ - ۱۳ - رکوع - ۷

بِمَا أُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ —

پارہ - ۸ - رکوع - ۱۷

بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ —

پارہ - ۳ - رکوع - ۱۳

بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ —

پارہ - ۱۹ - رکوع - ۱۸

ت

تَشْكُرُوْن —

پارہ - ۳ - رکوع - ۲

تَقْنَطُوا —

پارہ - ۲۴ - رکوع - ۳

تِلْكَ الرُّسُلُ —

پارہ - ۳ - رکوع - ۱

تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ —

پارہ - ۱۲ - رکوع - ۵

ث

ثُمَّ لَا يُنظَرُونَ ـ

پارہ ـ ۲ ـ رکوع ـ ۳

ثُمَّ هُمْ يَعْدِلُونَ ـ

پارہ ـ ۷ ـ رکوع ـ ۱۱

ثَمَنًا قَلِيلًا بِهٖ يَشْتَرُونَ ـ

پارہ ـ ۲ ـ رکوع ـ ۱۵

ج

جَاهِدُوا ـ

پارہ ـ ۶ ـ رکوع ـ ۱۰

جَآءَ الْحَقُّ ـ

پارہ ـ ۲۳ ـ رکوع ـ ۵

جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ـ

پارہ ـ ۱۵ ـ رکوع ـ ۹

جُنُودُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ـ

پارہ ـ ۲۶ ـ رکوع ـ ۹

ح

حَبْلِ الْوَرِيْدِ ـ

پارہ ـ ۲۶ ـ رکوع ـ ۱۶

حَسْبُنَا اللّٰهُ ـ

پارہ ـ ۱۰ ـ رکوع ـ ۱۲

خ

خَرَّ مُوْسٰی صَعِقاً ۔

پارہ ۔ ۹ ۔ رکوع ۔ ۷

خَشْیَتِہٖ مُشْفِقُوْنَ ۔

پارہ ۔ ۱۷ ۔ رکوع ۔ ۲

خَشْیَۃِ اللّٰہ ۔

پارہ ۔ ۱ ۔ رکوع ۔ ۹

خَلْقَتَہٗ ۔

پارہ ۔ ۱۲ ۔ رکوع ۔ ۳

د

دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجاً ۔

پارہ ۔ ۳۰ ۔ رکوع ۔ ۳۵

ذ

ذٰکِرٰتِ الصّٰالِحُون —

پارہ — — رکوع —

ذُوْ الجَلَال —

پارہ — ۲۷ — رکوع — ۱۲

ر

رَبِّ اَرِنِیْ —

پارہ — ۹ — رکوع — ۷

رَبِّ ارْجِعُوْن —

پارہ — ۱۸ — رکوع — ۶

رَبِّ العٰلَمِیْن —

پارہ — ۱ — رکوع — ۱

رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ —

پارہ — ۲۹ — رکوع — ۱۳

رَاجِعُوْنَ —

پارہ — ۲ — رکوع — ۳

رَجْعٌ بَعِیْدٌ —

پارہ — ۲۶ — رکوع — ۱۵

رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ —

پارہ — ۲۶ — رکوع — ۱۲

رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ —

پارہ — ۱۷ — رکوع — ۷

رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِ —

پارہ — ۲۶ — رکوع — ۱۲

رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ — پارہ — ۳۰ — رکوع — ۱۹

رَءُوفٌ رَّحِيمٌ –

پارہ – ۹ – رکوع – ۱۶

رَءُوفٌ الرَّحِيمُ –

پارہ – ۲ – رکوع – ۱

س

سُبْحَانَكَ – مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا –

پارہ – ۴ – رکوع – ۱۱

سُبْحَانَ اللّٰہِ –

پارہ – ۱۳ – رکوع – ۶

سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی –

پارہ – ۲۷ – رکوع – ۵

سِرَاجًا مُّنِيرًا —

پارہ — ۲۲ — رکوع — ۳

سَمِيعًا بَصِيرًا —

پارہ — ۵ — رکوع — ۵

سُوِّيَتْ بِغَضَبِيَّتْ —

پارہ — ۳۰ — رکوع — ۱۸

سَيِّرُوا فِي الْأَرْضِ —

پارہ — ۷ — رکوع — ۸

ش

شَدِيدُ الْقُوَىٰ —

پارہ — ۲۷ — رکوع — ۵

ض

شمسین الثالث والثالث —

شمسین الضحیٰ —

پاره — ۳۰ — رکوع — ۱۶

ص

صبغۃ اللہ —

پاره — ۱ — رکوع — ۱۶

صراط مستقیم —

پاره — ۱ — رکوع — ۱

صم بکم —

پاره — ۱ — رکوع — ۲

فِيْ أَنْفُسِكُمْ —

پارہ - ۲۶ - رکوع - ۱۸

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ —

پارہ - ۲۶ - رکوع - ۸

فِيْ السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ —

پارہ - ۲۶ - رکوع - ۱۸

فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ —

پارہ - ۱۸ - رکوع - ۱

فِيْ صَلٰوتِهِمْ دَائِمُوْنَ —

پارہ - ۲۹ - رکوع - ۷

فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ —

پارہ - ۲۹ - رکوع - ۵

فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ — پارہ - ۱۷ - رکوع - ۱

شمس —

شمس الضحیٰ —

پارہ — ۳۰ — رکوع — ۱۶

ص

صرا صبغۃ اللہ۔

پارہ — ۱ — رکوع — ۱۶

صراط مستقیم —

پارہ — ۱ — رکوع — ۱

صُمٌّ بُکمٌ —

پارہ — ۱ — رکوع — ۲

ض

ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ـ

پارہ ـ ۱۷ ـ رکوع ـ ۱۷

ط

طُوبٰى لَهُمْ ـ

پارہ ـ ۱۳ ـ رکوع ـ ۱۰

ظ

ظَلُومًا جَهُولًا ـ

پارہ ـ ۲۲ ـ رکوع ـ ۶

ع

عَلَّمَ الْاَسْمَاءَ ـ

پارہ ـ ۱ ـ رکوع ـ ۴

عَلَيْهِمَا فَانٍ ـ

پارہ ـ ۲۷ ـ رکوع ـ ۱۲

عَلٰى اَنْفُسِهِمْ يُؤْثِرُوْنَ ـ

پارہ ـ ۲۸ ـ رکوع ـ ۴

عَلٰى رَبِّهِمْ هُمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ـ

پارہ ـ ۲۱ ـ رکوع ـ ۲

عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ـ

پارہ ـ ۲۶ ـ رکوع ـ ۲

عَهْدَ اللّٰهِ يَنْقُضُوْنَ ـ

پارہ ـ ۱ ـ رکوع ـ ۳

غ

غیر المغضوب

پارہ ـ ۱ ـ سورۃ الفاتحہ

ق

فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ـ

پارہ ـ ۲۹ ـ رکوع ـ ۱۳

فَأْتُوا بِسُوْرَةٍ ـ

پارہ ـ ۱ ـ رکوع ـ ۳

فَادْخُلُوْهَا خَالِدِيْنَ ـ

پارہ ـ ۲۴ ـ رکوع ـ ۸

فَاذْكُرُوْنِي أَذْكُرْكُمْ ـ

پارہ ـ ۲ ـ رکوع ـ ۲

فَاجْلِدُوا ـ

پارہ ـ ۱۸ ـ رکوع ـ ۱۵

فَاعْتَبِرُوا ـ

پارہ ـ ۲۸ ـ رکوع ـ ۴

فَاُولٰئِكَ الْجَنَّةَ يَدْخُلُوْنَهَا ـ پارہ ـ ۱۶ ـ رکوع ـ ۷

فَاُولٰئِکَ الْمُفْلِحُوْنَ —

پارہ — ۸ — رکوع — ۸

فَانْکِحُوْا مَا طَابَ —

پارہ — ۴ — رکوع — ۱۲

فَلْیَعْبُدُوْا —

پارہ — ۳۰ — رکوع — ۳۱

فَلَیْسَ مِنِّیْ —

پارہ — ۲ — رکوع — ۱۷

فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ —

پارہ — ۲۳ — رکوع — ۶

فَمِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ لَا تَقْنَطُوْا —

پارہ — ۲۴ — رکوع — ۳

فَمَا خَطْبُکُمْ اَیُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ — پارہ — ۲۷ — رکوع — ۱

فِيْ أَنْفُسِكُمْ —

پارہ - ٢٦ - رکوع - ١٨

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ —

پارہ — ٢٦ - رکوع — ٨

فِيْ السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ —

پارہ ٢٦ - رکوع - ١٨

فِيْ صَلٰوةِ خَاشِعُوْنَ —

پارہ - ١٨ - رکوع - ١

فِيْ صَلٰوةِ دَائِمُوْ —

پارہ - ٢٩ — رکوع - ٧

فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ —

پارہ - ٢٩ — رکوع - ٥

فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ — پارہ - ١٧ - رکوع - ١

فِي الْغُدُوِّ وَالْآصَالِ —

پارہ — ۱۸ — رکوع — ۱۱

فِي النَّارِ —

پارہ — ۲۴ — رکوع — ۱۳

فِيهِ يَخْتَلِفُونَ —

پارہ — ۱ — رکوع — ۱۲

ق

قَالُوا بَلَىٰ —

پارہ — ۲۶ — رکوع — ۲

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ —

پارہ — ۱۸ — رکوع — ۱

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ —

پارہ — ۶ — رکوع — ۱۲

قَلْبٍ سَلِيْمٍ —

پارہ — ۲۳ — رکوع — ۷

قُلِ اصْفُوا —

پارہ — ۲ — رکوع — ۱۱

قُلْ هُوَ اللّٰهُ —

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ —

پارہ — ۳۰ — رکوع — ۳۷

قَلِيْلًا مِنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ —

پارہ — ۲۶ — رکوع — ۱۸

قُمِ الَّيْلَ —

قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا — پارہ — ۲۹ — رکوع — ۱۳

قُوْ سَیْسِ ۔

قُوْ سَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۔

پارہ ۔ ۲۷ ۔ رکوع ۔ ۵

قُوْ مُوْا ۔

پارہ ۔ ۱۳ ۔ رکوع ۔ ۱۶

ک

کَاساً دِھَاقاً ۔

پارہ ۔ ۳۰ ۔ رکوع ۔ ۲

کَفٰی بِنَفْسِکَ اِقْرَا کِتَابَکَ ۔

پارہ ۔ ۱۵ ۔ رکوع ۔ ۲

کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْھِمْ فَرِحُوْنَ ۔

پارہ ۔ ۱۸ ۔ رکوع ۔ ۴

کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ ۔

پارہ ۔ ۲۷ ۔ رکوع ۔ ۱۱

کُلُوْا وَاشْرَبُوْا ۔

پارہ ۔ ۱ ۔ رکوع ۔ ۷

کُلُّھُمْ ۔

پارہ ۔ ۱۱ ۔ رکوع ۔ ۱۵

کُنْ فَیَکُوْنُ ۔

پارہ ۔ ۱۲ ۔ رکوع ۔ ۱۱

ل

لَا اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ ۔

پارہ ۔ ۷ ۔ رکوع ۔ ۱۶

لَا اِلٰہَ ـــ

لَا اِلٰہَ اِلَّا ـــ

پارہ ۔ ۱۴ ۔ رکوع ۔ ۷

لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ۔

پارہ ۔ ۱۷ ۔ رکوع ۔ ۶

لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ـــ

پارہ ۔ ۱۴ ۔ رکوع ۔ ۷

لَا تَخَفْ ـــ

پارہ ۔ ۱۶ ۔ رکوع ۔ ۱۳

لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتاً ـــ

پارہ ۔ ۱۸ ۔ رکوع ۔ ۱۰

لَا تُبْدِ ـــ

پارہ ۔ ۲۹ ۔ رکوع ۔ ۱۰

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی —

پارہ - ۸ - رکوع - ۷

لَا تُزِغْ قَلْبِی —

پارہ - ۳ - رکوع - ۹

لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا

پارہ - ۳ - رکوع - ۹

لَا تَشْتَغِلْ —

پارہ - ۲۶ - رکوع - ۴

لَا تَفْرَحْ اِلَّا تَحْزَنْ —

پارہ - ۲۰ - رکوع - ۱۱

لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ —

پارہ - ۱ - رکوع - ۲

لَا تَفْتَرُوْا — پارہ - ۸ - رکوع - ۹

لَا تَقُمْ فِيهِ –

پارہ – ١١ – رکوع – ٢

لَا تَقْنَطُوا –

پارہ – ٢٤ – رکوع – ٣

لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ –

پارہ – ٢٠ – رکوع – ٩

لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ – لَا يَحْزَنُوْنَ –

پارہ – ٢ – رکوع – ٨

لَا رَيْبَ –

پارہ – ١ – رکوع – ١

لَا شَرِيْكَ –

پارہ – ٨ – رکوع – ٧

لَا غَالِبَ اِلَّا هُوَ – پارہ – ٢ – رکوع – ٨

لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ —

پارہ - ۲ - رکوع - ۹

لَا يَحْزَنُوْنَ —

پارہ - ۱ - رکوع - ۸

لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ —

پارہ - ۴ - رکوع - ۱۱

لَا يَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ —

پارہ - ۵ - رکوع - ۱۰

لَا يُضِيْعُ اللّٰهُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ —

پارہ - ۱۱ - رکوع - ۴

لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ —

پارہ - ۱۱ - رکوع - ۷

لَا يُظْهِرُوْنَ — پارہ - ۲۰ - رکوع - ۷

لَبْسٍ —

پارہ - ۲۶ - رکوع - ۱۵

لَدَیْنَا مَزِیْدٌ —

پارہ - ۲۶ - رکوع - ۱۷

لَذَّةٍ لِّلشَّارِبِیْنَ —

پارہ - ۲۳ - رکوع - ۶

لَعْنَةُ اللّٰہِ —

پارہ - ۲ - رکوع - ۳

لَفِیْ شَکٍّ شِیعِہِمْ یَخْتَصِمُوْنَ —

پارہ - ۱۲ - رکوع - ۵

لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ —

پارہ - ۲۶ - رکوع - ۱۱

لَنْ تَرَانِیْ — پارہ - ۹ - رکوع - ۷

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا —

پارہ - ۴ - رکوع - ۱

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ -

پارہ - ۲۵ - رکوع - ۳

لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى -

پارہ - ۲۷ - رکوع - ۷

ص

مَا تُوْعَدُوْنَ -

پارہ - ۸ - رکوع - ۳

مَا فِي الصُّدُوْرِ -

پارہ - ۳۰ - رکوع - ۲۸

مَا قَائِلُوْنَ ـ

پارہ ـ ۸ ـ رکوع ـ ۸

مَا قَدَرُ اللّٰہِ ـ

پارہ ـ ۲۴ ـ رکوع ـ ۴

مَا یَنْطِقُ ـ

مَا یَنْطِقُ عَنِ الْہَوٰی ـ

پارہ ـ ۲۷ ـ رکوع ـ ۵

مَا یُوْدُ مَرُوْدُن ـ

پارہ ـ ۲۸ ـ رکوع ـ ۱۹

مَعَاذَ اللّٰہِ ـ

پارہ ـ ۱۲ ـ رکوع ـ ۱۳

مِنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ـ

پارہ ـ ۹ ـ رکوع ـ ۱۳

مَن عَلَیہَا فَانٍ -

پارہ - ۲۷ - رکوع - ۱۱

مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا - اُوْتِیْتُمْ -

پارہ - ۱۵ - رکوع - ۱۰

مَنَّ وَ سَلْوٰی —

پارہ - ۱۶ - رکوع - ۱۳

(ن)

نَاشِئَةَ اللَّیْلِ —

پارہ - ۲۹ - رکوع - ۱۳

نَحْنُ اَقْرَبُ -

پارہ - ۲۶ - رکوع - ۱۶

نَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ ـــ

پارہ - ۱ - رکوع - ۱۶

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ -

پارہ - ۳۰ - رکوع - ۳۵

نِعْمَۃَ اللّٰہِ

پارہ - ۲ - رکوع - ۱۳

نَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ -

پارہ - ۲۳ - رکوع - ۱۲

۹

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ـــ

پارہ - ۳۰ ـــ رکوع - ۱۱

وَالشَّمس —

وَالشَّمس وَالضُّحیٰ —

پارہ — ۳۰ — رکوع — ۱۶

وَالضُّحیٰ —

— پارہ — ۳۰ — رکوع — ۱۸

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللہ —

پارہ — ۴ — رکوع — ۲

وَالْعَصْرِ —

پارہ — ۳۰ — رکوع — ۲۸

وَالْفَجْرِ —

پارہ — ۳۰ — رکوع — ۱۳

وَاللَّیلِ —

پارہ — ۳۰ — رکوع — ۱۷

وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ـ

پارہ ـ ۳۰ ـ رکوع ـ ۱۸

وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ـ

پارہ ـ ۳۰ ـ رکوع ـ ۱۷

وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ ـ

پارہ ـ ۹ ـ رکوع ـ ۱۸

وَالنَّجْمِ ـ

پارہ ـ ۲۷ ـ رکوع ـ ۵

وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ـ

پارہ ـ ۳۰ ـ رکوع ـ ۳

وَبِالْبَاطِلِ الْحَقَّ لِمَا تَلْبِسُوْنَ ـ

پارہ ـ ۳ ـ رکوع ـ ۱۵

وَحْیٌ یُّوْحٰی ـ پارہ ـ ۲۷ ـ رکوع ـ ۵

وَرَحْمَةُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ـ

پارہ - ۲۵ - رکوع - ۶

وَعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ـ

پارہ - ۱۸ - رکوع - ۱۷

وَفِي الْآخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ـ

پارہ - ۱۲ - رکوع - ۲

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ـ

پارہ - ۸ - رکوع - ۱

وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ ـ

پارہ - ۲۹ - رکوع - ۳

وَمَا يَشْعُرُوْنَ ـ

پارہ - ۱ - رکوع - ۲

وَهُمْ سَالِمُوْنَ ـ پارہ - ۲۹ - رکوع - ۴

وَ هُمْ يَعْلَمُونَ ـ

پارہ ـ ۲۸ ـ رکوع ـ ۳

وَ نَطْرَعُونَ ـ

پارہ ـ ۹ ـ رکوع ـ ۲

وَ يَعْدِلُونَ بِالْحَقِّ بِهٖ يَعْدِلُونَ ـ

پارہ ـ ۹ ـ رکوع ـ ۱۰

يَلْ آتَا ـ

پارہ ـ ۲۶ ـ رکوع ـ ۱۹

هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ ـ

پارہ ـ ۲۶ ـ رکوع ـ ۱۷

هُمْ بِالْآخِرَةِ يُوْقِنُوْنَ ـ

پارہ - ١ - رکوع - ١

هُمْ كَارِهُوْنَ ـ

پارہ - ١٠ - رکوع - ١٣

هُمُ الْخَاسِرُوْنَ ـ

پارہ - ٢٨ - رکوع - ٦

هُمْ لَهٗ نَاصِحُوْنَ ـ

پارہ - ٢٠ - رکوع - ٢

هُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ ـ

پارہ - ١٨ - رکوع - ٢

هُوَ الظَّاهِرُ هُوَ الْبَاطِنُ هُوَ الْآخِرُ هُوَ الْأَوَّلُ ـ

پارہ - ٢٧ - رکوع - ١٧

هُوَ الْمُسْتَعَانُ ــــ پارہ - ١٢ - رکوع - ١٢

هُوَ اللّٰهُ ـ

هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ـ

پارہ ـ ۳۰ ـ رکوع ـ ۳۷

ی

يَا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ـ

پارہ ـ ۲۳ ـ رکوع ـ ۷

يَا اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ـ

پارہ ـ ۲۹ ـ رکوع ـ ۱۳

يُحْشَرُ النَّاسُ ـ

پارہ ـ ۱۶ ـ رکوع ـ ۱۲

يَدْعُوْ ثُبُوْرًا وَّ يَصْلٰى سَعِيْرًا

پارہ ـ ۳۰ ـ رکوع ـ ۹

يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۔

پارہ ۔ ۲۶ ۔ رکوع ۔ ۹ ۔

يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ ۔

پارہ ۔ ۱۳ ۔ رکوع ۔ ۸ ۔

يُطَافُ عَلَيْهِمْ ۔

پارہ ۔ ۲۹ ۔ رکوع ۔ ۱۹ ۔

يُعْطِيْكَ فَتَرْضٰى ۔

پارہ ۔ ۳۰ ۔ رکوع ۔ ۱۸ ۔

يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ ۔

پارہ ۔ ۱۷ ۔ رکوع ۔ ۹

يُنْصَرُوْنَ ۔

پارہ ۔ ۲۴ ۔ رکوع ۔ ۱۶

یَنسِلُونَ ـ

پارہ ـ ۱۷ ـ رکوع ـ ۷

یُوفَّ اِلَیکُم وَلاَ تُظْلَمُونَ ـ

پارہ ـ ۱۰ ـ رکوع ـ ۴

یَوْمَ الدُخَانِ ـ

پارہ ـ ۲۵ ـ رکوع ـ ۱۴

یُؤمِنُونَ بِالْغَیبِ

پارہ ـ ۱ ـ رکوع ـ ۱

حصہ دوم

اردو شاعری میں قرآنی تلمیحات

وہ اِقْرَاْ کا سبق وہ ایک اُمّی کا سبق پڑھنا
وہ ہمت کی بلندی اور ذوق کو شوق کا بڑھنا

شاہنامہ اسلام - حفیظ جالندھری

پوری آیت ہے۔ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ

ترجمہ - پڑھ ساتھ نام پروردگار اپنے کے جس نے پیدا کیا

پارہ - ۳۰ - رکوع - ۲۱

اس آیت کو ایک اور شاعر نے بھی استعمال کیا ہے

مخاطب ہے اِقْرَاْ بِاسْمِ کا کس کا
میں اُمّی، نگہ حرف ناآشنا ہے

کلکِ موج - عبدالعزیز خالد

خطاب جس سے ہے اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ کا
ہے جس کے فیض سے معجز نوا صریرِ قلم

منحمنا - عبدالعزیز خالد

اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ کا تو کچھ کر نہ سکے یورپ

اُمْلِیْ لَھُمْ ارشاد تھا ایجاد ہوئی توپ

کلیاتِ اکبر — اکبر آلہ آبادی

پوری آیت ہے ۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ

وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْناً ۔

ترجمہ ۔ آج کے دن پورا کیا میں نے واسطے تمہارے دین تمہارا اور

پوری کی اوپر تمہارے نعمت اپنی اور پسند کیا واسطے تمہارے اسلام کو دین۔

پارہ ۔ ۶ ۔ رکوع ۔ ۵

دوسری آیت ہے اُمْلِیْ لَھُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ

ترجمہ ۔ اور ڈھیل دوں گا میں اُن کو تحقیق مکر میرا مضبوط ہے

پارہ ۔ ۹ ۔ رکوع ۔ ۱۳

ادھر صدیقِ اکبر عاشقِ محبوبِ ربانی

جنہیں کہتا ہے قرآں غار میں اثنینِ کا ثانی

شاہنامہ اسلام جدید ۔ عامر عثمانی

قرآن پاک میں پوری آیت یہ ہے ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ

ترجمہ ۔ دوسرا دو میں کا جس وقت کہ وہ دونوں بیچ غار کے تھے

پارہ ۔ ۱۰ ۔ رکوع ۔ ۱۲

اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ کے سانچے میں ڈھل کر آدمی

بن گیا قدسی صفت شبنم فشاں و برق پاش

نغماتِ ماہر ۔ ماہرؔ القادری

آیت ہے ۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ

ترجمہ ۔ البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے آدمی کو بیچ اچھی ترکیب کے

پارہ ۔ ۳۰ ۔ رکوع ۔ ۲۰

یحیٰؔ اعظمی اپنی کتاب 'نوائے حیات' میں اس آیت کو

اس طرح استعمال کرتے ہیں

حاملِ قرآن تیری تعلیم ہے

رازدانِ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ہے

اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ اپنی فراغت کا وسیلہ تھا
جہانداری سے مسلم کے لیے بڑھ کر تجارت تھی

خیالستان - مولانا ظفر علی خاں

قرآن پاک میں یہ ایت اس طرح سے ہے
وَ اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا
ترجمہ - حلال کیا اللہ نے بیچنا اور حرام کیا سود کو۔
پارہ - ۳ - رکوع - ۶

زمانے کی قوت زمین کی سکت
ہوئی پائمال اِذَا زُلْزِلَت

کلیات نصرت - مولوی محمد محسن

قرآن شریف میں پوری آیت یوں ہے - اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا
ترجمہ - جس وقت ہلائی جاوے گی زمین بھونچال اپنے سے
پارہ - ۳۰ - رکوع - ۲۲

مولانا ظفر علی خاں اس آیت کو "نگارستان" میں اس طرح استعمال کرتے

ہیں۔ ؎ غوغائے اِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ بپا ہے

پوری ہوئی اللہ کی قدرت کی وعید آج

گوش می جوید پیام از وصلِ دوست

اِرْجِعِی در اجسد و نم آرزو است

ارمغانِ سلیمان - سیّد سلیمان ندوی

پوری آیت ہے۔ اِرْجِعِی اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً"

ترجمہ۔ پھر جا طرف پروردگار اپنے کے کہ خوش ہے تو پسند کی گئی

پارہ - ۳۰ - رکوع - ۱۴

اَرِنی میں بھی کہہ رہے ہوں مگر

یہ حدیثِ کلیم و طور نہیں

بالِ جبریل - علامہ اقبالؒ

قرآن پاک میں پوری آیت یوں ہے - قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنظُرْ إِلَيْكَ

ترجمہ۔ کہا اے رب میرے دکھلادے تو مجھ کو دیکھوں میں طرف تیری

پارہ - ۹ - رکوع - ۶

یاد آرہی ہے مجھ کو موسیٰ کی گفتگو اب

ہوں محوِ اسْتَعِينُوا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوا اب

کلیاتِ اکبر - اکبر الٰہ آبادی

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ

ترجمہ - اے لوگو جو ایمان لائے ہو مدد چاہو ساتھ صبر کے اور نماز کے

تحقیق اللہ ساتھ صبر کرنے والوں کے ہے

پارہ - ۲ - رکوع - ۳

وہ کیسی بندگی ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

یہ درجہ سر نہیں درد جگر ہے

بالِ جبریل - علامہؒ اقبالؒ

پوری آیت ہے۔ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ

تَوَّاباً رَّحِیماً ۔

ترجمہ ۔ پس بخشش مانگیں اللہ سے اور بخشش مانگی واسطے ان کے

رسول البتہ پاویں گے اللہ کو پھر آنے والا مہربان ۔

پارہ ۔ ۵ ۔ رکوع ۔ ۶

میر تقی میر بھی اس کو اپنے دیوان میں استعمال کرتے ہیں

پیرِ مغاں سے بے اعتقادی

اَستغفِرُاللہ ۔ اَستغفِرُاللہ

مثالِ نوح ہیں گویا عمر فاروقؓ امت میں

اَشِدَّآءُ عَلَی الکُفَّارِ حکم ہے طبیعت میں

شاہنامہ اسلام ۔ حفیظ جالندھری

آیت ہے وَالَّذِینَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الکُفَّارِ

ترجمہ ۔ اور جو لوگ کہ ساتھ اس کے ہیں سخت ہیں اوپر کفار کے

پارہ ۔ ۲۶ ۔ رکوع ۔ ۱۲

مگر نہ سمجھی نہاں وہ آیۂ اَطِیْعُو اللّٰہَ

نبیؐ پر اوس کی کلام خدا سے ہے اسناد

دیوانِ سودا - مرزا سودا

آیت ہے - اَطِیْعُوْ اللّٰہَ وَ اَطِیْعُو الرَّسُول وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَکُمْ

ترجمہ - فرمانبرداری کرو اللہ کی اور فرمانبرداری کرو رسولؐ کی اور مت

باطل کرو عملوں اپنوں کو -

پارہ - ۲۶ - رکوع - ۸

مرزا سودا ایک اور جگہ اس آیت کو اس طرح شعر میں لاتے ہیں

خبر حدیث سے قرطاس کی بھی رکھتا ہے

کہ ہے وہ بہر اَطِیْعُو الرَّسُول استشہاد

جو اعملوا کی پیٹھیں ہے شبو شبو خُم خُم

مزہ دے اُن کو گزک کا ملامتِ لوم

منجمنا - عبد العزیز خالد

قرآن پاک میں یہ آیت اس طرح سے ہے ۔ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۔

ترجمہ ۔ کرلو جو کچھ چاہو تم تحقیق وہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے ۔

پارہ ۔ ۲۴ ۔ رکوع ۔ 19

اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ہے ارشاد
شکر ہے آنکھیں جھکا کے دیکھ لیا

صوفیانہ نظمیں ۔ درد کاکوروی

آیت ہے ۔ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ

ترجمہ ۔ اور بیچ جانوں تمہاری کے کیا پس نہیں دیکھتے ہو تم ۔

پارہ ۔ ۲۶ ۔ رکوع ۔ ۱۸

~~وہ اِقْرَاْ کا سبق وہ ایک اُمّی کا سبق پڑھنا~~

~~وہ ہمت کی بلندی اور ذوق و شوق کا بڑھنا~~

~~شاہنامہ اسلام~~ ۔ حفیظ جالندھری

اَکْمَلْتُ کا اشارہ کافی ہے تجھ کو اکبر
پھر دل کا کیا ہے مرکز جب یہ مقام چھوڑا

کلیاتِ اکبر - اکبر آلہ آبادی

آیت - اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ

ترجمہ - آج کے دن پورا کیا میں نے واسطے تمہارے دین تمہارا

پارہ - ۶ - رکوع - ۵

'نگارستان' میں مولانا ظفر علی خاں اس آیت کو اس طرح بیان کرتے ہیں

جب محمدؐ کو ملا پیغام اَکْمَلْتُ لَکُمْ
گل ہمیشہ کے لیے شمعِ نبوت ہو گئی

اکبر الہ آبادی اس آیت کو ایک جگہ اس طرح لائے ہیں

اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ اسلام کو بس ہے
باقی ہے اگر کچھ تو وہ دنیا کی ہوس ہے

مسلّم ہے جب سب کو اِلاَّ قلیلاً

تو ہر علم ہے ذہن انساں میں ڈھیلا

قطعات و رباعیات - اکبر الہ آبادی

آیت - قُمِ اللَّیلَ اِلاَّ قَلِیلاً

ترجمہ - کھڑا رہا کر رات کو مگر تھوڑا

پارہ - ۲۹ - رکوع - ۱۳

مژدہ ہو اسلام کو باطل کی شہ رگ کٹ گئی

جب لگائی ہم نے آکر ضرب اِلاَّ اللہ کی

چمنستان - مولانا ظفر علی خاں

اِلاَّ اللہ کا لفظ قرآن پاک میں کئی جگہ ہے پارہ - ۲۳ - رکوع - ۱۲

میں اس طرح سے ہے - آیت - وَمَا مِنْ اِلٰہٍ اِلاَّ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَہَّارُ

ترجمہ - اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا غالب

اور شعراء نے بھی اس آیت کو استعمال کیا ہے۔

مولانا ماہرالقادری اپنی کتاب ذکرِ جمیل میں اس طرح کہتے ہیں

حرفِ اِلّا اللہ خود ہے خیر و برکت کا ثبوت

ہر بھلائی کا عمل اسلام ہی اسلام ہے

اور ''ارمغانِ سلیمان'' میں سید سلیمان ندوی نے یوں کہا ہے

کس نے خبر دی ہے یہ صدائے دل نواز

ہر رگِ جاں ساز اِلّا اللہ ہے

اکبر وارثی (''باغِ کلامِ اکبر'' میں) کہتے ہیں کہ

ذکر اِلّا اللہ اِلّا اللہ ہے وردِ زباں

دل میں اللہ ہو کے ہیں حالات اللہ الصمد

کس سوچ میں ہیں جناب امجدؔ کہیے

اَلحمد میں کیوں ہے فکر بے حد کہیے

پیامِ امجد۔ امجد حسین امجد

آیت۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

ترجمہ۔ سب تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالموں کا

پارہ - ۱ - رکوع - ۱

اس آیت کو "آیاتِ جمال" میں ذہین شاہ تاجی اس طرح کہتے ہیں

وہ حسن کم آمیز، اَلحَمدُ لِلّٰہ

محبت سے سیکھا ہے کم اجتنابی

درد کاکوروی "صوفیانہ نظمیں" میں یوں کہتے ہیں

یہ ہے سارا ابہام منجانب اللہ

حقیقت کا عرفان - اَلحَمدُ لِلّٰہ

اسی کا یقین ان کو آیا نہ تھا

یہی ہے وہ دن اَلَّذِی یُوعَدُونَ

مضمون - عبدالعزیز خالد

پوری آیت ہے - فَوَیلٌ لِّلَّذِینَ کَفَرُوا مِن یَّومِھِمُ الَّذِی یُوعَدُونَ

ترجمہ - پس وائے ہے واسطے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے دن ان کے سے

وہ جو وعدہ دیے جاتے ہیں - پارہ - ۲۷ - رکوع - ۲

محو تھا میں یوں ازل میں جیسے غنچے میں شمیم
کیوں الست کہہ کے مجھ کو یوں پریشاں کر دیا

ترشیل - سید اختر حسین اختر

آیت - الستُ بربکم ۔ قالوا بلیٰ

ترجمہ - کیا نہیں ہوں میں رب تمہارا - کہا انہوں نے البتہ تو ہے

پارہ - ۹ - رکوع - ۱۲

'نغمۂ زار' میں حفیظ جالندھری اس آیت کو یوں لائے ہیں

اگر عدم سے بھول گئے وعدۂ الست
مرے خانۂ حیات میں مدہوش ہو گئے

عبدالعزیز خالد کی 'فلک موج' میں یہ آیت دو دفعہ آئی ہے

ہے علم تحفظ و تذکر
میثاقِ الست کا اعادہ

ؔ

اَلَستُ بِرَبِّکُم ہے تعلیم روحانی

جو آموختہ ہوئے وہ زندیق و کافر ہے

وہ عارف کہ تھی حبس کی خلوت سرا

مقامِ اِلیٰ رَبِّکَ اَلْمُنْتَہیٰ

کلیاتِ نعت - مولوی محمدؔ محسنؔ

آیت - اِلیٰ رَبِّکَ اَلْمُنْتَہیٰ

ترجمہ - طرف پروردگار تیرے کے ہے انتہا اس کی

پارہ - ۳۰ - رکوع - ۲

کارِ دنیا سے فراغت ہی عزیزوں کو نہیں

پھر کہیں اُن سے اِلیٰ رَبِّکَ فَارْغَبْ کیونکر

کلیاتِ اکبر - اکبر الٰہ آبادی

آیت - وَ اِلیٰ رَبِّکَ فَارْغَبْ

ترجمہ - اور طرف رب اپنے کے پس رغبت کر

پارہ - ۳۰ - رکوع - 19

ؔ عالم میں وہی ہوا ہے چلتی ... محسن کاکوروی

دل ان کے دھڑکتے ہیں اس بات سے

کہ اک دن اِلٰی رَبِّہِمۡ رَاجِعُوۡن

مشہور میرِ مفتیٔ ۔ عبدالعزیز خالد

آیت ۔ اِلٰی رَبِّہِمۡ رَاجِعُوۡن

ترجمہ ۔ طرف پروردگار اپنے کے پھر جانے والے ہیں

پارہ ۔ ۱۸ ۔ رکوع ۔ ۵

پھینکا صورِ محشر تو قبروں سے وہ

نکل کر اِلٰی رَبِّہِمۡ یَنۡسِلُوۡن

مشہور میرِ مفتیٔ ۔ عبدالعزیز خالد

آیت ۔ اِلٰی رَبِّہِمۡ یَنۡسِلُوۡن

ترجمہ ۔ طرف رب اپنے کی دوڑیں گے

پارہ ۔ ۲۳ ۔ رکوع ۔ ۳

زندہ و پائندہ ہے وہ دل اِلیٰ یَومَ التَّنَاد

جس میں ان چاروں کی نکہت کا ہے دریا موج زن

نگارستان — مولانا ظفر علی خاں

پوری آیت ہے۔ وَیٰقَوْمِ اِنِّیٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ یَوْمَ التَّنَادِ

ترجمہ - اور اے قوم میری تحقیق میں ڈرتا ہوں اوپر تمہارے

دن پکارنے سے۔

پارہ - ۲۴ - رکوع - ۹

سفر کی سختیاں ہنستے خصیموں کی مدد کرتے

فضا کو آشنائے ذکرِ اَللّٰہُ الصَّمَدُ کرتے

شاہنامہ اسلام — حفیظ جالندھری

آیت ہے - قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ

ترجمہ - کہہ اے محمدؐ وہ اللہ ایک ہے اللہ بے احتیاج ہے

پارہ - ۳۰ - رکوع - ۳۷

عامر عثمانی "شاہنامہ اسلام جدید" میں یوں کہتے ہیں

کیا، یہ بت خدا ہرگز نہیں! اللہ واحد ہے

وہ بے بہرہ ہے جو اصنام کے قدموں پہ ساجد ہے

انوکھے ہیں مشاغل حضرت اکبرؔ کے ان روزوں

اَلَم تَرَ کَیفَ بیٹھے پڑھ رہے ہیں میل خانے میں

کلیات اکبر — اکبرؔ الٰہ آبادی

پوری آیت ہے — اَلَم تَرَ کَیفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصحٰبِ الفِیلِ

ترجمہ۔ کیا نہ دیکھا تو نے کیونکر کیا پروردگار تیرے نے ساتھ ہاتھیوں والوں کے۔

پارہ۔ ۳۰ - ۳۵

ط ہم معشوق ہو اَلَم نَشرَح

سرخی اشک و زردی رخ سے

کلکِ عوج — عبدالعزیز خالد

ط مبریز طرب کیا الم ہے
نشرح کو ملا دیا الم سے — محسن کاکوروی

آیت ہے ۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ

ترجمہ ۔ کیا نہ کھول دیا ہم نے واسطے تیرے سینہ تیرا

پارہ ۔ ۳۰ ۔ رکوع ۔ 19

قرآن میں ہے شان خدائے قدیر کی

ہر سمت اک صدا ہے اِلَیْکَ الْمَصِیْر کی

کلیاتِ اکبر ۔ اکبر الٰہ آبادی

پوری آیت ۔ رَبَّنَا عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا وَاِلَیْکَ اَنَبْنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ

ترجمہ ۔ اے رب ہمارے اوپر تیرے توکّل کیا ہم نے اور طرف تیری

رجوع کی ہم نے اور طرف تیرے ہی پھر آنا ہے

پارہ ۔ ۲۸ ۔ رکوع ۔ ۷

گل و سرو و نسرین و لالہ کے ساتھ

هُمُ الْیَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فَاکِهُوْن

مرحوم میر مصطفیٰ ۔ عبد العزیز خالد

پوری آیت - اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْیَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فٰکِھُوْنَ

ترجمہ - تحقیق رہنے والے بہشت کے آج کے دن بیچ ایک کام کے خوش ہیں

پارہ - ۲۳ - رکوع - ۳

دل گیر و ملول کیوں ہے نادان

اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰی

کلک موج - عبد العزیز خالد

آیت - اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰی

ترجمہ - کیا ملتا ہے واسطے آدمی کے آرزو کرے

پارہ - ۲۷ - رکوع - ۵

اس ستم گر نے بگڑنے ہی کو جب ٹھان لیا

رفع شر کے واسطے ہم نے بھی آمنا کیا

کلیاتِ اکبر - اکبر الہ آبادی

پوری آیت - رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ

ترجمہ - اے پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم پس بخش ہم کو اور رحمت کر ہم کو اور تو بہتر رحم کرنے والا ہے۔

پارہ -- ۱۸ - رکوع - ۶

آمنوا میں تو سب سے آگے ہیں
عملو الصالحات مشکل ہے

کلیات اکبر - اکبر الہ آبادی

پوری آیت - اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یَهْدِیْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِیْمَانِهِمْ -

ترجمہ - تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے اور راہ دکھائے گا اُن کو رب اُن کا۔

پارہ - ۱۱ - رکوع - ۶

اندھیرے اجالے میں سیتر و عَلین
یہ راہِ حق آمنوا نُھُم یُنفِقُون

پوری آیت ہے :- اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

ترجمہ - وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں مال اپنے بیچ راہ اللہ کے - پارہ-۲-رکوع-۴

بھر بھر کر تو بھی سب کو بیلا خالق نے ترے نانا سے کیا

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ سلطان الہند غریب نواز

رباعی اکبر - اکبر وارثی

آیت - اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ

ترجمہ - تحقیق دی ہم نے تجھ کو کوثر - پارہ - ۳۰ - رکوع - ۳۲

اس آیت کو محسن کاکوروی یوں لائے ہیں ؎ نہ ہے چشمۂ کوثر کی تمنا مجھ کو

اس طرح کرے تو اپنا مجھے مضمون دیں

؎ گو نہ ہو شجر طوبیٰ بقدر مقصود

پانی ہیں چشمۂ کوثر سے مگر پڑھ کے درود

؎ یہ ارشادات وارثی سن کے لوگوں کو سکون آیا

سمجھ میں معنیٰ اِنَّا اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ آیا

پوری آیت - اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ترجمہ - تحقیق ہم واسطے اللہ کے ہیں اور تحقیق ہم طرف اس کے پھر جانے والے ہیں

پارہ - ۲ - رکوع - ۳

جملہ انبتہٗ اللہ نباتاً حسناً

ان دنوں فصلِ بہاری میں ہے طغرائے چمن

کلیات نعت - مولوی محمد محسنؒ

پوری آیت - وَ اَنْبَتَھَا نَبَاتاً حَسَناً

ترجمہ - اور اگایا اس کو اگانا اچھا

پارہ - ۳ - رکوع - ۱۲

چمن پرور رنگ و بوئے کلیم

بہ الہام اَنْبِئْہُمْ بِاَسْمَآئِہِمْ

کلیات نعت - مولوی محمد محسنؒ

پوری آیت - قَالَ یٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ

ترجمہ ۔ کہا اے آدم بتادے ان کو نام ان کے

پارہ ۔ ۱ ۔ رکوع ۔ ۲

مجھ کو بے دل کر دے ایسا کون ہے
یاد مجھ کو اَنتُمُ الاَعلَون ہے

کلیاتِ اکبر ۔ اکبر الہ آبادی

آیت ۔ وَلَا تَھِنُوا وَلَا تَحزَنُوا وَ اَنتُمُ الاَعلَون

ترجمہ ۔ اور مت سستی کرو اور مت غم کھاؤ اور تم ہی بلند ہو
یعنی غالب ۔

پارہ ۔ ۴ ۔ رکوع ۔ ۵

مولانا ظفر علی خاں "نگارستان" میں اس قرآنی آیت کو یوں کہتے ہیں

بٹھایا اَنتُمُ الاَعلَون کی مسند پر اُمت کو
مسلمانوں کے سر پر اُس نے رکھا تاج دارائی

"شاہنامہ اسلام" میں حفیظ جالندھری کہتے ہیں ۔

وہ جس نے اَنتُمُ الْاَعْلَوْنَ کا مژدہ سنایا تھا
اُسے خاموش کرنے کو اُنہیں شیطان لایا تھا

ناتراشیدۂ سنگ کو آب و رنگ
عطا کر کے اَنْتُمْ لَہَا عَاکِفُوْنَ

مزمور میرِ مغنیّ - عبد العزیز خالد

آیت - اَنْتُمْ لَہَا عَاکِفُوْنَ

ترجمہ - تم واسطے اُن کے اعتکاف کرنے والے ہو۔

میٹھے نغموں پر جو غش ہوتا نہ خود ربِ قدیر
اَنْکَرُ الْاَصْوَاتِ کیوں ہوتی بھلا صَوْتُ الْحَمِیْرِ

خیالستان - مولانا ظفر علی خاں

پوری آیت - اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ

ترجمہ - تحقیق بہت ناپسندیدہ آواز البتہ آواز گدھے کی ہے

پارہ - ۲۱ - رکوع - ۱۱

؎ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا کہہ کے دیا ہے حق کو فروغ

بڑھ کے یہ افسوں منہ کے بل اُس نے لات و ہبل کو گرایا ہے

خیالستان ۔ مولانا ظفر علی خاں

پوری آیت ہے ۔ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا ۔

ترجمہ ۔ آیا حق اور گم ہوا باطل تحقیق باطل تھا گم ہونے والا ۔

پارہ ۔ ۱۵ ۔ رکوع ۔ ۹

اسی آیت کے اور شعراء نے یوں کہا ~~ہے~~ ۔

؎ بجھ گئے آتش کدے بیٹھ گئے بت کدے

ہو گئی تثلیث مات اور ثنویت فنا ۔ دیوانِ حالی ۔ حالی

؎ ہوا دین محمد حق ، ہوئے ادیان سب باطل

یہی حق ہے نہیں ہے یہ مقولہ کچھ خوشامد کا دیوان حلی علی ۔ حلی علی

؎ آ بتاؤں تجھ کو رمز آیۂ اِنَّ الْمُلُوْکَ

سلطنت اقوامِ غالب کی ہے اک جادوگری

بانگِ درا ۔ علامہ اقبال ؒ

پوری آیت ہے۔ قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا

وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ۔

ترجمہ:۔ کہا بلقیس نے تحقیق بادشاہ جس وقت کہ داخل ہوتے ہیں کسی شہر

میں خراب کرتے ہیں اس کو اور کرتے ہیں عزت والوں اس کے کو ذلیل اور اسی طرح

یہ بھی کریں گے۔ پارہ - ۱۹ - رکوع - ۱۸

؎ جس نے ھوالکل اس کو بتایا اس سے خدا بیزار ہو

إِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنكُمْ أَمْرُ اللّٰہِ هُوَ الْمَفْعُول

خیالستان - مولانا ظفر علی خاں

پوری آیت ہے۔ إِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنكُمْ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ

ترجمہ:۔ اگر کفر کرو تم پس تحقیق اللہ بے پروا ہے تم سے اور نہیں پسند کرتا۔

واسطے بندوں اپنے کے کفر۔ پارہ - ۲۳ - رکوع - ۱۵

؎ کیا اللہ ساتھی ہے تو کیا اندیشۂ دشمن

رکھو اِنَّ اللہ معنا پر نظر اے دوست لَا تَحْزَنْ

شاہنامہ اسلام - حفیظ جالندھری

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اس آیت کو یوں فرماتے ہیں

إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ۔

ترجمہ ۔ جس وقت کہ کہتا تھا واسطے رفیق اپنے کے مت غم کھا تحقیق اللہ ساتھ ہمارے ہے ۔

پارہ ۔ ۱۰ ۔ رکوع ۔ ۱۲

طاعتِ باری سے دل کو شاد رکھو

اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ یاد رکھو

کلیاتِ اکبر ۔ اکبر الہ آبادی

آیت ۔ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ

ترجمہ ۔ تحقیق وعدہ اللہ کا سچ ہے

پارہ ۔ ۲۵ ۔ رکوع ۔ ۲۰

بانگِ درا میں علامہ اقبالؒ اس ارشادِ باری کو اس طریقے سے لاتے ہیں ۔

یہ لسان العصر کا پیغام ہے

اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ یاد رکھ

واقف ہوں کہ اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ

اخبار والوں کے کیا خریدوں

کلیاتِ اکبر - اکبر الہ آبادی

پوری آیت قرآن پاک میں ایسے ہے - اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا

ترجمہ - تحقیق وہ مکر کرتے ہیں ایک مکر

پارہ - ۳۰ - رکوع - ۱۱

اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی جس کی شان میں آیا ہے

رحمتِ عالم ہو کے اک اُمّی اُس مکتوب کو لایا ہے

خیالستان - مولانا ظفر علی خان

آیت - اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی

ترجمہ - نہیں وہ مگر وحی کہ بھیجی جاتی ہے - پارہ - ۲۷ - رکوع - ۵

چل ماں کے پاس وہ بھی کہیں غم کو کم کرے
اور اِن یکاد پڑھ کے ترے سر پہ دم کرے

آبِ بقا - خان احمد حسین خان

پوری آیت - وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِھِمْ
لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ

ترجمہ - اور تحقیق نزدیک ہیں وہ لوگ کہ کافر ہوئے کہ البتہ پھسلا دیں تجھ کو
ساتھ نظروں اپنی کے جب سنتے ہیں ذکر اور کہتے ہیں کہ تحقیق یہ البتہ دیوانہ ہے

پارہ - ۲۹ - رکوع - ۴

خدا کی طرف سے ہے جس چیز کا
اُنہیں حکم اَنْ یُّوْصَلَ یَصِلُوْنَ

مزدور میرِ مفتی - عبد العزیز خالد

قرآن پاک میں ارشادِ باری ہے - وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖ
اَنْ یُّوْصَلَ وَیَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ وَیَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ -

ترجمہ - اور وہ لوگ کہ ملاتے ہیں اس چیز کو کہ حکم کیا ہے اللہ تعالیٰ

نے ساتھ اس کے یہ کہ ملائی جاوے اور ڈرتے ہیں پروردگار اپنے

اور ڈرتے ہیں برائی حساب کی سے.

پارہ - ۱۳ - رکوع - ۹

کریں گے دوبارہ فنا ہو کے ہم

ظہور آدَ ابَاؤُنَا الْاَوَّلُوْن ؟

منظور میر مفتی - عبد العزیز خالد

آیت - اَوَ ابَاؤُنَا الْاَوَّلُوْن

ترجمہ - یا باپ ہمارے پہلے

پارہ - ۲۳ - رکوع - ۵

قصاص میں ہے حیات لوائے اُولِي الْاَلْبَاب

جو رائیگاں بہے کہتے ہیں اس لہو کو مقدم

منضمنا - عبد العزیز خالد

قرآن پاک میں یہ آیت یوں ہے۔ فَاتَّقُوا اللّٰہَ اُولِی الْاَلْبَاب

ترجمہ ـ پس ڈرو اللہ سے اے عقل مندو

پارہ ـ ۲۸ ـ رکوع ـ ۱۸

یادِ احمدؐ میں جو رویا تو اُولِی الْاَبْصَار

میرے اشکوں کو عقیق یمنی کہتے ہیں

باغِ کلامِ اکبر ـ اکبرؔ وارثی

قرآن پاک میں اس طرح سے ارشادِ باری ہے

پوری آیت ـ فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَار

ترجمہ ـ پس عبرت پکڑو اے آنکھوں والو ـ

پارہ ـ ۲۸ ـ رکوع ـ ۴

اسی آیت کو کلیاتِ اکبر میں اکبرؔ الہ آبادی ایسے کہتے ہیں

آرزو دنیا میں کب نکلی اُولِی الْاَبْصَار کی

چشمِ موسیٰ کو بھی حسرت رہ گئی دیدار کی

کیفیت اپنی بھی ہو جاتی جہاں میں روشن

وائے تقدیر نہ پہنچا اُولِی الْاَبْصَار کے پاس

شبستانِ عالمگیری۔ بے نظیر میاں عالمگیر محمد خاں

اُولِی الْاَبْصَار کو تقدیر نے بالکل مٹا ڈالا

کرے گی موزوں تقدیر کن آنکھوں کی مژگانی

ایک اور شعر ہے۔ دیوان منیر۔ منیر شکوہ آبادی

ہے اسیر طوطی خوش لہجہ دام آفت میں

مقام فاعتبرو ہے اے اُولِی الْاَبْصَار

دیوان منیر - منیر شکوہ آبادی

ان کو سیدھا راستہ ملتا ہے حق کا جو بشر

پڑھتے ہیں دن رات اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْم

باغ کلام اکبر۔ اکبر وارثی

آیت ہے۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْم ـ

ترجمہ :- دکھا ہم کو راہ سیدھی -

پارہ -۱- سورۃ الفاتحہ

؎ عطا توفیق ہے تیری ، تری بخشش ہدایت کا
ہے انعام طاعت کا ہے خلعت ہدایت کا

دیوان حلی علی - حلی علی

اس شعر میں بھی اوپر کی آیت کی طرف اشارہ ملتا ہے -

؎ نظر میں آیۂ اِیَّاكَ نَسْتَعِيْنَ بھی رہے
صنم کے پاؤں بھی پہ لیکن سری جبیں بھی رہے

کلیات اکبر - اکبر الہ آبادی

آیت ہے - اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

ترجمہ - تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں -

پارہ - سورۃ الفاتحہ

فنونِ بلاغت کی تفصیل سے

تمہیں کیا پتہ ، اَیُّھَا الْجَاھِلُوْن

مزدورِ میرِ مصطفےٰ - عبد العزیز خالد

یہ آیت قرآن پاک میں اس طرح آئی ہے - قُلْ اَفَغَیْرَ اللّٰہِ تَامُرُوْنِّیْ

اَعْبُدُ اَیُّھَا الْجَاھِلُوْنَ -

ترجمہ - کہہ کیا پس سوا خدا کے حکم کرتے ہو تم مجھ کو کہ عبادت

کروں اے جاہلو -

پارہ - ۲۴ - رکوع - ۳

ب

طلب کی مدد حسن کی بندوں سے جو ہیں خود محتاج

طلب مدد کی ہے بِالصَّبرِ وَالصَّلوٰۃ اے دوست

قطعات و رباعیات ۔ اکبر آلہ آبادی

قرآن شریف میں پوری آیت یوں ہے۔ وَاستَعِینُوا بِالصَّبرِ وَالصَّلوٰۃ

ترجمہ ۔ اور مدد چاہو ساتھ صبر کے اور نماز کے

پارہ ۔ ۱ ۔ رکوع ۔ ۵

سرور آشنائے شعور و صبوح

ہمیشہ بِالاَسحَارِ یَستَغفِرُون

مزمور سیر منتی ۔ عبدالعزیز خالد

ارشادِ باری قرآن پاک میں اس طرح ہے ۔وَبِالاَسحَارِ ھُم یَستَغفِرُون

ترجمہ ۔ اور وقت صبح کے وہی استغفار کرتے تھے ۔

پارہ ۔ ۲۶ ۔ رکوع ۔ ۱۸

عبادت جمہ کر کریں سلام کو بھی اسکا

کہ اس کا بالغیب ھُمْ یُوْمِنُوْن

مزمور میر مغنّی ۔ عبدالعزیز خالد

پوری آیت ۔ اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ (بقرہ رکوع ۔ ۱)

ترجمہ ۔ وہ جو ایمان لاتے ہیں ساتھ غیب کے

جو کہتے ہیں کرتے ہیں اس پر عمل

ہیں عقسط و بِالْقِسْطِ ھُمْ یَاْمُرُوْنَ

مزمور میر مغنّی ۔ عبدالعزیز خالد

قرآن مجید میں پوری آیت اس طرح آئی ہے ۔ وَ یَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ

یَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۔

ترجمہ ۔ اور مار ڈالتے ہیں ان لوگوں کو جو حکم کرتے ہیں

ساتھ انصاف کے لوگوں میں سے ۔

پارہ ۔ ۳ ۔ رکوع ۔ ۱۱

بحمد اللہ بس از عمر دعا و سعی امکانی

برآئی آرزو ہائے حضرت شبلی نعمانیؒ

نوائے حیات - یحیی اعظمی

آیت۔ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ

ترجمہ - اور پاکی بیان کرتا ساتھ تعریف رب اپنے کے جس وقت

کھڑا ہوتا ہو۔ پارہ - ۲۷ - رکوع - ۴

کیا درد دل کا جوش ہے با ہوش بھی بے ہوش ہے

اُف یہ تیرا کیف نظر بِسْمِ اللّٰہِ اے عین الیقین

دیوانِ درد - میر درد

یہ آیت قرآن پاک میں ہر سورۃ کے شروع میں آتی ہے پوری

آیت اس طرح سے آتی ہے - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ترجمہ - شروع ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

پارہ - ۱ - رکوع - ۱۱

اس آیت کو شہیدی کرامت علی نے اپنے دیوانِ شہیدی میں اس طرح
کہتے ہیں کہ ؎ رقم پیدا کیا کیا طرفہ بسم اللہ کی مدد کی
سرِ دیوان لکھا ہے میں نے مطلع نعتِ احمدؐ کا

سید محمد اثر اپنی مثنوی "خواب و خیال" میں یوں کہتے ہیں کہ

سر یہ حاضر ہے کیجے بسم اللہ
آن کر قتل کیجئے بسم اللہ

شاہ نصیر دہلوی "چمنستانِ سخن" میں گویا ہیں

صنم کی سطر ابرو کاتبِ قدرت نے لکھی ہے
کلیدِ علمِ معنی ہے یہ بسم اللہ صورت میں

حفیظ جالندھری بھی "شاہنامہ اسلام" میں اس آیت کو یوں لائے ہیں

کمانداران اسلامی نے تاکا جب نشانوں کو
تو چھوڑا ناوکوں نے کہہ کے بسم اللہ کمانوں کو

"تنزیل" میں سید اختر حسین اختر اس آیت کے لیے کہتے ہیں

سلام اُس پر کہ جس پر خود سلام اللہ آتا ہے
مگر تفسیر بسم اللہ مجھے آنسو رُلاتی ہے

داغ کہتے ہیں ؎

جب کہا میں نے کہ لو مرتا ہوں میں
بولے بسم اللہ، اچھی بات ہے

حسرت پوری آیت اس طرح لائے ہیں۔

حج کو بڑا حکم رسولِ کریمؐ
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فارسی کے بہت سے شعراء نے اس آیت کریمہ کو اپنی مثنوی میں استعمال کیا ہے
مثلاً نظامی گنجوی کہتے ہیں ؎ ہست کلید درِ گنج کریم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

؎ جو منظور خالق ہوئی رہنمائی
محمدؐ کو بھیجا بشیراً نذیراً

باغِ کلامِ اکبر - اکبر وارثی

پوری آیت ہے۔ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۔

ترجمہ:۔ نہیں ہیں مگر ڈرانے والا اور خوش خبری دینے والا واسطے اُس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں ۔

پارہ ۔ ۹ ۔ رکوع ۔ ۱۳

استلام اے شبیہ مبشراً و نذیراً

داعی و شاہد و سراج منیر

کلیاتِ حسرت ۔ حسرت موہانی

آیت ہے۔ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۙ وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ۔

ترجمہ:۔ تحقیق ہم نے بھیجا ہے تجھ کو گواہ اور خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا اور پکارنے والا طرف اللہ کی ساتھ حکم اس کے کے اور چراغ روشن ۔

پارہ ۔ ۲۲ ۔ رکوع ۔ ۳

اسی آیت کو

اسی آیت کو سید امجد حسین امجد نے یوں استعمال کیا ہے ۔

لاریب ذات ان کی سراج منیر

پر نور جس کے عکس سے ہر دوسرا ہوا

؎ اس کی ہیبت سے مرز جو ہے بَصِیرٌ بِالعِبَاد

جاگزیں جس میں خدا کا ڈر نہیں وہ دل نہیں

گردِ کارواں - حکیم احمد شجاع

آیت ہے :- وَاللّٰہُ بَصِیرٌ بِالعِبَاد -

ترجمہ :- اور اللہ دیکھنے والا ہے بندوں کا -

پارہ - ۳ - رکوع - ۱۰

؎ کریں اہلِ دل آنسوؤں سے وضو

بِفَضْلٍ مِنَ اللّٰہِ یَسْتَبْشِرُوْنَ

مزمورِ میرمغنی - عبدالعزیز خالد

آیت ہے - بِفَضْلٍ مِنَ اللّٰہِ یَسْتَبْشِرُوْنَ -

ترجمہ - ساتھ فضل اپنے سے اللہ کے سے خوش ہیں -

ہر ایک پنتھ میں ملتے ہیں ایسے نیک نہاد
نہ کیوں ملیں کہ یہ نص ہے لِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ

جلوۂ احسن — احسن مارہروی

آیت - وَلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ -

ترجمہ - واسطے ہر ایک قوم کے ہدایت کرنے والا ہے

پارہ - ۱۳ - رکوع - ۷

کریں ذہن و دل کے افق کو وسیع
بِمَا اُرْسِلَ ھُمْ بِہٖ مُؤْمِنُوْنَ

منزور سیر مسلق - عبدالعزیز خالد

قرآن پاک میں یہ آیت یوں آئی ہے۔ بِمَا اُرْسِلَ ھُمْ بِہٖ مُؤْمِنُوْنَ

ترجمہ - ساتھ اس دین کے کہ بھیجا گیا ہے ساتھ اس کے ایمان لاتے ہیں

پارہ - ۸ - رکوع - ۱۷

بخوبی ہیں لیکن آگاہ ہوں

بما تاکلون و تدخرون

منظور میر مصطفیٰ - عبدالعزیز خالد

قرآن پاک میں ارشادِ باری ہے۔ بما تاکلون و تدخرون

ترجمہ - ساتھ اس چیز کے کہ کھاتے ہو تم اور جو کچھ ذخیرہ کرتے ہو تم

پارہ - ۳ - رکوع - ۱۳

میرے شعر میں میرے پیغامبر

ہوں ناظر بما یرجع المرسلون

منظور میر مصطفیٰ - عبدالعزیز خالد

یہ آیت قرآن پاک میں اس طرح آئی ہے کہ

آیت - بما یرجع المرسلون

ترجمہ - ساتھ کس چیز کے پھر آتے ہیں بھیجے ہوئے.

پارہ - ۱۹ - رکوع - ۱۸

ت

تم اسرارِ کونی کے محرم نہیں
لے اہلِ زمیں ! ھل تشکرون

منزمور میرِ مغنی - عبد العزیز خالد

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں اس آیت کو یوں فرماتے ہیں
کذٰلک یبیّن اللہ لکم الآیٰت لعلکم تشکرون
ترجمہ - اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے نشانیاں تو کہ تم شکر کرو
پارہ - ۳ - رکوع - ۴

جس کی نومیدی سے ہو سوزِ درونِ کائنات
اُس کے حق میں تقنطوا اچھا ہے یا لا تقنطوا

بالِ جبریل - علامہ اقبالؒ

قرآن مجید میں یہ آیت بہت مقام پر آئی ہے ایک جگہ اس طرح ہے
لا تقنطوا من رحمۃ اللہ
ترجمہ - مت ناامید ہو رحمت اللہ کی سے۔
پارہ - ۲۴ - رکوع - ۳

ہمہ رہنما یاں خیر السبیل

فضیلت ما بان تِلْكَ الرُّسُلُ

کلیات نعت - مولوی محمد محسن

پوری آیت کے بارے میں ارشاد باری ہے

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ

ترجمہ - یہ پیغمبر بزرگی دی ہم نے بعضے ان کے کو اوپر بعض کے

پارہ - ۳ - رکوع - ۱

میں تو اٹھتا ہوں تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ کہہ کر

نہیں ہوتا جو کوئی میرا مددگار نہ ہو

کلیات اکبر - اکبر آلہ آبادی

پوری آیت اس طرح سے آتی ہے.

إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ

ترجمہ - تحقیق میں نے توکل کیا اوپر اللہ کے پروردگار اپنے کے

اور پروردگار عبادت کے

پارہ - ۱۲ - رکوع - ۵

اسی آیت کو حفیظ جالندھری شاہنامہ اسلام میں کہتے ہیں کہ

خدائے پاک کا ارشاد تھا ارشادِ پیغمبرؐ

صحابہ نے کمر کھولی توکلت علی اللہ پر

ث

قیامت کا دربار ہیبت فزا

بموجب منعقد ثُمَّ لَا یُنظَرُوْنَ

سرور میرِ مصطفیٰ - عبد العزیز خالد

یہ آیت قرآن پاک میں اس طرح سے فرمائی گئی ہے۔

آیت - ثُمَّ لَا یُنظَرُوْنَ

ترجمہ - پھر نہ ڈھیل دیے جائیں گے

پارہ - - رکوع -

دکھاتے ہیں ان کو ہم اپنے نشاں
مگر دیکھ کر ثُمَّ هُمْ یَصْدِفُوْنَ

سرور میرِ مصطفیٰ - عبد العزیز خالد

پوری آیت - ثُمَّ هُمْ یَصْدِفُوْنَ

ترجمہ - پھر وہ پھر رہتے ہیں

پارہ - ۸ - رکوع - ۱۸

ہر شئی ہیں تشریریں ہیرہ کی طرح

ثَمَناً قَلِيلاً بِهٖ يَشْتَرُوْنَ

منزور میر مصطفیٰ - عبد العزیز خالد

پوری آیت - ثَمَناً قَلِيلاً بِهٖ يَشْتَرُوْنَ

ترجمہ - مول تھوڑا ہوے اُن کے مول لیتے ہیں

پارہ - ۲ - رکوع - ۱۵

ج

گھروں کی سپیاں طاری حیاتی قوم تو جن پر

وہ مصدور ہیں عاید کھی تھا نہ حکم جاھدوا جن پر

شاہنامہ اسلام — حفیظ جالندھری

پوری آیت اس طرح سے آتی ہے۔ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

ترجمہ: اور محنت کرو بیچ راہ جس کی کے تو کہ تم فلاح پاؤ

پارہ - ۶ - رکوع - ۱۵

آیتِ قرآں کہ جَآءَ الْحَقُّ مصدق ہو گئی

مجلس آئین ہماری مظہر حق ہو گئی

ارمغانِ سلیمان — سید سلیمان ندوی

اللہ تعالیٰ اس آیت کو قرآن پاک میں اس طرح فرماتے ہیں

بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَ صَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ

ترجمہ۔ بلکہ لایا ہے حق کو اور سچا کیا ہے پیغمبروں کو

پارہ - ۲۳ - رکوع - ۵

جآء الحقّ وزھق الباطل اُس کی زباں پر آتے ہی
کفر کے برج سر بفلک پر پرچم حق لہرایا ہے

خیالستان - ظفر علی خاں

آیت - جآء الحقّ وزھق الباطل

ترجمہ - آیا حق اور گم ہوا باطل

پارہ - ۱۵ - رکوع - ۹

جنود السمٰوٰت والارض اللّٰہ

یہ جبریل نے کس سے آکے کہا ہے

ملک موج - عبدالعزیز خالد

قرآن پاک میں اس آیت کے لیے ارشادِ خدا یوں ہے

وللّٰہ جنود السمٰوٰت والارض

ترجمہ - اور واسطے اللّٰہ کے ہیں لشکر آسمانوں اور زمین کے

پارہ - ۲۶ - رکوع - ۹

کیا جھکا کعبے کی جانب کو ہے قبلہ بادل
سجدے کرتا ہے سوئے یثرب و بطحا بادل

محسن کاکوروی

پوری آیت ہے :- جعل الله الكعبة البيت الحرام قياما للناس۔
ترجمہ- اللہ نے کر دیا کعبہ کو جو کہ ہے بزرگی والا قیام کا باعث لوگوں کے لیے ۔

پارہ - ۷ - رکوع - ۳

ح

زنار ہے گلے میں برہمن بچہ کا یا

وہ تار ہے شہید کی حبل الورید کا

دیوانِ عامل - عامل دہلوی

پوری آیت - وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْد

ترجمہ - اور ہم بہت نزدیک ہیں طرف اس کی

پارہ - ۲۶ - رکوع - ۱۶

نغماتِ ماہر، میں ماہر القادری اسی آیت کو اس طرح کہتے ہیں

تجھ کو جمالِ مستتر، حبل الورید[1] کی قسم

قیدِ حجاب توڑ دے صورتِ حال میں بھی آ

خضر سے شیطان ڈراتا ہے اگر

حسبنا اللہ سے نڈر ہو جائیے

کلیاتِ اکبر - اکبر الہ آبادی

یہ پوری آیت قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اس طرح سے فرماتے ہیں

[1] گیا شبہہ سمجھ میں آئیہ حبل الورید آیا — امیر مینائی

وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰہُ سَیُؤْتِیْنَا اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَرَسُوْلُہٗ

ترجمہ: اور کہتے کفایت ہے ہم کو اللہ شتاب دیوے گا ہم کو اللہ فضل اپنے سے

اور رسول اس کا۔

پارہ - ۱۰ - رکوع - ۱۳

اسی آیت کو حفیظ جالندھری "شاہنامہ اسلام" میں اس طرح کہتے ہیں کہ

یہ سن کر مطلقاً اسلام کا ہادی نہ گھبرایا

زباں سے حسبنا اللہ کہہ کے یوں حضرت نے فرمایا

ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم و علی

ابصارہم غشاوۃ۔

ترجمہ - مہر لگادی اللہ نے ان کے دلوں کانوں اور آنکھوں پر۔

پارہ - ۱ - رکوع - ۱

خ

صفت مہر نبوت کا بیاں ہو کیونکر
خامشی مہر دہن اور سخن ہے ششدر

محسن کاکوروی

یہ آیت ہے اشارہ کرتی اس شعر کی طرف ۔

خَتَمَ اللّٰہ عَلٰی قلوبھم وَعَلٰی سمعھم وَعلی
ابصارھم غشاوۃ ۔

ترجمہ ۔ مہر لگا دی اللہ نے ان کے دلوں کانوں اور آنکھوں پر ۔

پارہ ۔ ۱ ۔ رکوع ۔ ۱

اللہ اللہ ہم سے اتنا شکوہ

کیا یاد نہیں ہے خرّ موسیٰ صعقاً

پیامِ امجد - سید امجد حسین امجد

پوری آیت - فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا

ترجمہ - پس جب تجلّی کی پروردگار اس کے نے طرف پہاڑ کی کیا اس کو ریزہ

ریزہ اور گر پڑے موسیٰ بے ہوش ہو کر -

پارہ - ۹ - رکوع - ۷

وہی ان کی عنایت وہی آرزو

و ہم من خشیتہٖ هم مشفقون

مزدور میر مفتی - عبد العزیز خالد

قرآن پاک میں یہ پوری اس طرح آئی ہے کہ

اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ

ترجمہ - مگر واسطے اس کے جو پسند کرے اور وہ ڈر اس کے سے ڈرنے والے ہیں

پارہ - ۱۷ - رکوع - ۲

اسی آیت کو درد کاکوروی نے اپنی 'صوفیانہ نظمیں' میں یوں کہا ہے

کبھی خشیۃ اللہ کبھی رحمۃ اللہ

ہوئی سیر الی اللہ فی اللہ مع اللہ

پوری آیت - وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

ترجمہ - اور تحقیق ان میں سے البتہ وہ ہے کہ گر پڑتا ہے ڈر اللہ کے سے

پارہ - ۱ - رکوع - ۹

درد حکم خلقتہ سے در اصل

مرکز کائنات ہے انسان

دیوان درد - حکیم درد کاکوروی

پوری آیت قرآن پاک میں یوں فرمائی گئی ہے - قَالَ لَمْ اَكُنْ لِاَسْجُدَ لِبَشَرٍ

خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ -

ترجمہ - کہا کہ میں نہیں لائق اس بات کے کہ سجدہ کروں واسطے بشر کے کہ

پیدا کیا اُس کو مٹی بجنے والی سے جو بنی تھی کیچڑ سڑی ہوئی سے۔

پارہ - ۱۴ - رکوع - ۳
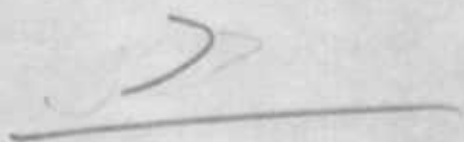
مجاہد تھے کہ جوش و ضبط کی خاموش تصویریں
مجاہد تھے کہ دِینِ اللّٰہِ اَفْوَاجاً کی تفسیریں

شاہنامہ اسلام - حفیظ جالندھری

پوری آیت - وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجاً

ترجمہ - اور دیکھے تو لوگوں کو داخل ہوتے ہیں بیچ دین اللہ کے فوج فوج

پارہ - ۳۰ - رکوع - ۳۵

ذ

لطف سے تیری ہوئی شوکتِ ایماں محکم
قہر سے سلطنت کفر ہوئی مستاصل

محسنؔ کاکوروی

اس شعر میں اس آیت کی طرف اشارہ ملتا ہے۔

ذالک ھدی اللہ یہدی بہ من یشآء من
عبادہ ولو اشرکو لحبط عنھم ما کانو یعلمون۔

ترجمہ:- یہ اللہ کی ہدایت ہے اس پر چلاتا ہے جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اگر یہ لوگ شرک کرتے تو البتہ ضائع ہو جاتا جو کچھ انہوں نے کیا تھا۔

پارہ - ۷ - رکوع - ۱۶

دیکھتا تھا میں جدھر سر بسجدہ تھے شجر

ڈال ڈال اور پات پات ذکر ذوالجلال تھا

خیابان — مولانا ظفر علی خاں

پوری آیت قرآن پاک میں یوں اللہ پاک نے فرمائی ہے

وَیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

ترجمہ۔ اور باقی رہے گی ذات پروردگار تیرے صاحب بزرگی اور

صاحبِ انعام کی۔

پارہ ۔ ۲۷ ۔ رکوع ۔ ۱۲

ماہر القادری نغماتِ ماہر میں اسی شعر کو اس طرح کہتے ہیں کہ

اہلِ خداوند کیہ وہ اے خدائے ذوالجلال

اہلِ دولت کر رہے ہیں مفلسوں کو پائمال

قبلۂ عاشق وصالِ بے زوال

قبلہ صوفی جمالِ ذوالجلال

صوفیانہ نظمیں ۔ درد کاکوروی

مرزا انیس نے ~~رباعی~~ مرثیے میں اسی آیت کو اس طرح داخل کیا ہے کہ

کیسا تھا ڈگمگا کے فرس پر وہ خوش خصال

فرزند کو سنبھالیے یا شہ ذوالجلال

ـــــ

جو موسیٰ نے دیکھا وہی وہ انوار
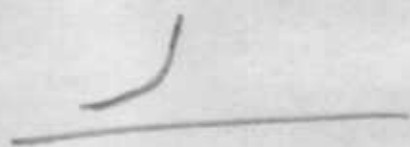
ملی رب اَرِنی کی آخر کو داد

مرتبہ - سید اختر حسین اختر

پوری آیت - قَالَ رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ

ترجمہ:- کہا اے رب میرے دکھلا دے تو مجھ کو دیکھوں میں طرف تیری -

پارہ - ۹ - رکوع - ۷

اصغر حسین گونڈوی "منشائے روح" میں اسی آیت کے لیے یوں

لکھتے ہیں کہ :- لب پہ موجِ حسن جب چمکے تبسم نام ہو

قربِ آرنی کہہ کے چیخ اٹھوں تو برقِ طور ہے

حیاتِ جاوداں بخشی ہے پیغمبر نے اُمت کو

سنائی ہے یہی پیغام ربّ العٰلمین ہو کر

چمنستان — مولانا ظفر علی خاں

یہ پوری آیت قرآن پاک کے شروع میں ایسے آئی ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

ترجمہ - سب تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالموں کے

پارہ - ۱ - رکوع - ۰۰

مصلّٰی کی صفیں ہیں یا ہے برپا محفلِ رنداں

ہے کیفِ ترتیلِ القرآن ہے یا گردش میں جام آیا

نوائے حیات - یحییٰ اعظمی

پوری آیت - اَوْ زِدْ عَلَیْہِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا

ترجمہ - یا زیادہ کرے اوپر اس کے اور آہستہ آہستہ یعنی واضح پڑھ قرآن آہستہ پڑھنا -

پارہ - ۲۹ - رکوع - ۱۳

خیابان میں مولانا ظفر علی خاں اس آیت کے فرماتے ہیں

مسجدوں میں غلغلہ ہے رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ کا

مشہور افسانوں میں ہے داؤد کے الحان کا

جلتا ہے طاقِ سینہ میں شب بھر چراغ دل

ناآشنائے خواب ہیں چشمانِ رَاجِعُوْنَ

ملک موج - عبد العزیز خالد

پوری آیت - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

ترجمہ - تحقیق ہم واسطے اللہ کے ہیں اور تحقیق ہم طرف اس کے پھر جانے والے ہیں -

پارہ - ۲ - رکوع - ۱۸

ٹھکرا گیا جو قبر کو میری وہ سنگ دل

غُل پڑ گیا جہاں میں رَجعٌ بعیدٌ کا

دیوان عامل ۔ عامل دہلوی

ارشادِ باری اس آیت کے ہے قرآن پاک میں یوں ہے کہ

ءَ اِذَا کُنا مِتنا وَ کُنّا تُرَاباً ذٰلِکَ رَجعٌ بَعِیدٌ

ترجمہ ۔ کیا جب مر جائیں گے اور ہو جاویں گے ہم مٹی یہ پھر آنا ہے دُور عقل سے ۔

پارہ ۔ ۲۶ ۔ رکوع ۔ ۱۸

رُحَمَآءُ بَینَہُم پر رکھو نظر ہمیشہ

ہر چند یہ طریقہ ہے سخت مشکلوں میں

کلیاتِ اکبر ۔ اکبر الہ آبادی

پوری آیت ۔ وَالَّذِینَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَینَہُم

ترجمہ ۔ اور جو لوگ کہ ساتھ اس کے ہیں سخت ہیں اوپر کفار کے رحم دل ہیں درمیان اپنے

پارہ ۔ ۲۶ ۔ رکوع ۔ ۱۲

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن ۔ اقبال

مقدر ہے اسی کو آخری پیغامِ دیں ہونا

مقدر ہے اسی کو رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن ہونا

شاہنامۂ اسلام ۔ حفیظ جالندھری

قرآن پاک میں یہ آیت ایک جگہ یوں فرمائی گئی ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

ترجمہ ۔ اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ کو مگر رحمت واسطے عالموں کے

پارہ ۔ ۱۷ ۔ رکوع ۔ ۷

یہ آیت بہت شعرا اپنے کلام میں لائے ہیں

حاضرِ دربار ہے حسرت یہ امید قبول

یا شفیع المذنبیں یا رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن

کلیاتِ حسرت ۔ حسرت موہانی

دیر کا آقا ، غلامِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن

پیکرِ خلق و مجسمۂ مروت ، واقفِ اسرارِ جمیل

نغماتِ ماہر ۔ ماہر القادری

قبلۂ اہل یقیں ہو یا محمدؐ مصطفیٰ

رحمت العالمین ہو یا محمدؐ مصطفیٰ

۔ نظیر اکبر بادی

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا

مرادیں غریبوں کی بر لانے والا

مسدس حالی ۔ مولانا حالی

الٰہی فضل ہے تیرا یہ ہے احسان رحمت کا

کہ مشفق رحمۃ للعالمین ہے اپنی امت کا

صفی علی

رحمۃ للعالمین آفت میں ہوں کیسی کروں

میرے مولیٰ میں تو اس دل سے بلا میں گھر گیا

احمد رضا خاں

عرب کے واسطے رحمت عجم کے واسطے رحمت

وہ آیا لیکن آیا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْن بن کر

خیالستان - مولانا ظفر علی خاں

مبارک ہو کہ دینِ مبیں تشریف لے آئے

مبارک رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْن تشریف لے آئے

ذکرِ جمیل - ماہر القادری

سلام اُس پر جو بن کر رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْن آیا

سلام اُس پر جو از سر تا قدم لطف آفریں آیا

نوائے حیات - یحییٰ اعظمی

سنا تھا آج سے پہلے بھی اس وحیِ الٰہی کو

رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہٖ کی روشن گواہی کو

شاہنامہ اسلام جدید - عامر عثمانی

پوری آیت - قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

ترجمہ - تحقیق گزرے ہیں پہلے اس سے پیغمبر

پارہ - ۲۶ - ۱۲

چشم اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے

رفعتِ شان رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ[ل]

بانگ درا - علامہ اقبال[۲۲]

قرآن پاک میں پوری آیت اس طرح آتی ہے کہ

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

ترجمہ - اور بلند کیا ہم نے واسطے تیرے ذکر تیرا

پارہ - ۳۰ - رکوع - ۱۹

اس آیت کو کلیاتِ اکبر میں اکبر آلہ آبادی یوں لائے ہیں کہ

حضرت کی نبوت میں ہو کس طرح تجھے شک

ہر ذرہ کو ہے ورد رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

ل اس آیت کی طرف حالی کے
اس شعر کا اشارہ ملتا ہے

ہے خدا مداح ہو جس کا ہے وہ عالی رتبہ ہے اس کا
زبان کا میری منہ کیا ہے کرے جو وصف احمد کا

درود اُن پر رَمَیت کا کام حق کا کام ہے گویا

سلام اُن پر درود اُن پر یداللہ[ل] کا تو ہے جن کا

صوفیانہ نظمیں ۔ درد کاکوروی

پوری آیت ۔ وَمَا رَمَیتَ اِذْ رَمَیتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی

ترجمہ ۔ اور نہ پھینکا تھا تو نے جس وقت کہ پھینکا تھا ولیکن اللہ نے پھینکا تھا ۔

پارہ ۔ ۹ ۔ رکوع ۔ ۱۶

مَحْوِ رَبْ وہ بِہِیں رَؤُفٌ الرَّحِیْم

معالج ہیں تشلیث کے یہ حکیم

مترنیل ۔ سید اختر حسین اختر

قرآن پاک میں اس آیت کے بیے ارشاد باری یوں ادا ہے

اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَؤُفٌ الرَّحِیْم

ترجمہ ۔ تحقیق اللہ ساتھ لوگوں کے البتہ شفقت کرنے والا مہربان ہے

[ل] یہ آیت پہلے آچکی ہے ۔ پارہ ۔ ۲ ۔ رکوع ۔ ۱

سس

رات کو آئیں اگر تیری گلی میں اے حبیب

زیورِ لب ذکرِ سبحان الذی اسریٰ کروں

قولِ دکھنی

پوری آیت ہے :- سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام

الی المسجد الاقصیٰ ~~الذی~~

ترجمہ :- پاکی ہے اس شخص کو کہ لے گیا بندے اپنے کو رات کو

مسجد حرام سے طرف مسجد اقصیٰ کی - پارہ - ۱۵ - رکوع - ۱

اس آیت اور شعر تزئین شب اسریٰ دیکھی تو ملک بولے

شعراً یوں کہا ہے : کیا آج خدا کے گھر مہمان نرالا ہے

بیدم وارثی

اک ہاتفِ غیب داں خبر دہ

اسریٰ سبحانہ بعبدہ

مثنوی چراغ کعبہ - محسن کاکوروی

سُبحَانَکَ مَا خَلَقتَ ھٰذَا بَاطِلاً

ہر شے ہے موجب ہو وجوہ احسن

کلکِ موج - عبدالعزیز خالد

قرآن پاک میں یہ آیت ہے :- رَبَّنَا مَا خَلَقتَ ھٰذَا بَاطِلاً سُبحَانَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ -

ترجمہ - اے پروردگار ہمارے نہیں پیدا کیا تو نے یہ بے فائدہ پاک ہے تجھ کو بس بچالے ہم کو عذاب آگ کے سے

پارہ - ۴ - رکوع - ۱۱

بولی کیا آپ میں صفت ہے کہ سُبحَانَ اللّٰہِ

لب چپکتے ہیں اس پر کہ ہیں مشکرّا شعار

دیوانِ سودا - مرزا سودا

ارشاد باری قرآن پاک میں ہے کہ :- وَسُبحَانَ اللّٰہِ وَمَا اَنَا مِنَ المُشرِکِینَ -

ترجمہ:- پاکی بیان کرتا ہوں واسطے اللہ کے اور نہیں میں شریک

لانے والوں سے - پارہ - ۱۴ - رکوع - ۶

اس آیت کو اکبر آلہ آبادی اپنے کلیات اکبر میں اس طرح لکھتے ہیں

یہ جلوۂ حق سبحان اللہ یہ نور براءت کیا کہنا

جبریل بھی ہیں شیدا اُن کے یہ شانِ نبوت کیا کہنا

اس آیت کو دوسرے شعراء اس طرح کہتے ہیں کہ

اے شاہِ ھدا سبحان اللہ جب نام تمہارا آتا ہے

اک روح کو تسکیں ملتی ہے اک کیف سا دل پر چھاتا ہے

کفر و ایمان - بہزاد لکھنوی

آگے در پر تیرے کرتے ہیں فرشتے سجدہ

اے تری شان تو انسان ہے سبحان اللہ

باغِ کلامِ اکبر - اکبر آلہ آبادی

اُٹھے جاتے ہیں ابردے ایک ایک کرکے

یہ لمولی ہے وہ سدرۃ المنتہیٰ ہے

فلکِ عروج - عبدالعزیز خالد

پوری آیت قرآن پاک یہ ہے :- عِندَ سِدرَةِ المُنتَہیٰ

ترجمہ - نزدیک سدرۃ المنتہیٰ کے

پارہ - ۲۷ - رکوع - ۵

ہے جسمِ محمدؐ سراجاً منیرا

کہ ہے شان میں جس کی ذکرا کثیرا

باغِ کلامِ اکبر - اکبر وارثی

قرآن پاک میں ارشادِ باری ہے کہ :- وَدَاعِياً اِلَى اللّٰهِ بِاِذنِهٖ

وَسِرَاجاً مُّنِيراً -

ترجمہ - اور پکارنے والا طرف اللہ کی ساتھ حکم اس کے کے

اور چراغ روشن - پارہ - ۲۲ - رکوع - ۳

خدا دانا بینا ہے ہر نیک و بد کا

کہ ذات اس کی سمیعاً بصیرا

باغِ کلام اکبر ۔ اکبر وارثی

پوری آیت قرآن پاک میں اس طرح فرمائی گئی ہے کہ

اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیۡعًا بَصِیۡرًا

ترجمہ ۔ تحقیق اللہ ہے سننے والا دیکھنے والا

پارہ ۔ ۵ ۔ رکوع ۔ ۵

سدا بیٹھیں کر تسوف تعطیک کی

منتظر ہے کی ہے میرے حسن پر لگی

کلیات نعت ۔ محمد محسن

پوری آیت ۔ وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی

ترجمہ ۔ اور البتہ شتاب دیوے گا پروردگار تیرا پس راضی ہوگا

پارہ ۔ ۳۰ ۔ رکوع ۔ ۱۸

اس آیت کو اور شعراء نے بھی استعمال کیا ہے۔

وعدہ یعطیک ربک کر چکا ہے کردگار

یا نبی حق کو رضا مندی تری منظور ہے

دیوان سودا — میر سودا

فتح رضی کا ظہور جبکہ ظاہر ہوگا محشر میں

کھلے گا حال جس دن سب کو انعام محمد کا

صفی علیؔ

ہر دم رضائے یار سے نزدیک ہم رہے

امیدوار وعدۂ یعطیک ہم رہے

کلیات حسرت

مولانا حسرتؔ

اصلیت اگر نہیں تو دھوکا ہی سہی

سِیرُوا فِی الْاَرْضِ کا تماشا ہی سہی

پیامِ امجد - سید امجد حسین امجد

یہ پوری آیت قرآن پاک میں یوں فرمائی گئی ہے کہ

قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُکَذِّبِیْنَ

ترجمہ - کہہ کہ سیر کرو بیچ زمین کے پھر دیکھو کیونکر ہوا آخر کام

جھٹلانے والوں کا - پارہ - ۷ - رکوع - ۸

شش

خدا ہی تھا جو اک شدید القویٰ

ملی اس سے تعلیم یاں برملا

ترتیل ۔ سید اختر حسین اختر

قرآن پاک میں اس طرح ارشاد باری ہے

عَلَّمَہٗ شَدِیۡدُ الۡقُوٰی

ترجمہ ۔ سکھایا اس کو سخت قوتوں والے نے

پارہ ۔ ۲۷ ۔ رکوع ۔ ۵

شمس وصف رخ ولیلیں ہے وصف زنداں

والضحیٰ وصف جبین نور ہے وصف گردن

کلیات نعت ۔ مولوی محمد محسن

پوری آیت ہے :۔ وَالشَّمۡسِ وَضُحٰهَا

ترجمہ ۔ قسم ہے سورج کی اور دھوپ اس کی

پارہ ۔ ۳۰ ۔ رکوع ۔ ۱۵

اسی آیت کو "ذکر جمیل" میں ماہر القادری یوں کہتے ہیں

مبارک صبح کو شمس الضحیٰ تشریف لے آئے

مبارک رات کو بدر الدجیٰ تشریف لے آئے

قرآن حکیم میں جس رنگ کے بارے میں ارشاد ہوا وہ یہ ہے

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ

ترجمہ۔ رنگ دیا ہے ہم کو اللہ نے اور کون ہے بہتر خدا سے رنگ میں

اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں

پارہ ۱ ۔ رکوع ۔ ۱۶

اس آیت کو اردو کے شعراء نے اپنے کلام میں یوں کہا ہے

اللہ کے رنگ پہ اسلام دین کا صبغۃ اللہ

سو سو رنگ چھوڑ کر ایک رنگ ہو جائے

نگارستان ۔ مولانا ظفر علی خان

ص

ہر سُو عیاں ہے صبغۃ اللہ کی بہار
رونق پہ ہے خزاں میں بھی بستانِ اولیاء

کلیاتِ حسرت - حسرت موہانی

قرآن پاک میں اس آیت کے لیے ارشادِ باری یوں ہے

صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ

ترجمہ - رنگ دیا ہے ہم کو اللہ نے اور کون ہے بہتر خدا سے رنگ میں اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں

پارہ - ۱ - رکوع - ۱۶

اس آیت کو اور بھی شعراء نے اپنے کلام میں یوں کہا ہے

ازل سے رنگ ہے اسلامیوں کا صبغۃ اللہ
مسلمانو دو رنگی چھوڑ کر اک رنگ ہو جاؤ

نگارستان - مولانا ظفر علی خاں

صِبْغَةَ اللّٰهِ کا پہلا صفات کا رنگ

اللہ اللہ حُسنِ ذات کا رنگ

صوفیانہ نظمیں ۔ درد کاکوروی

دشوار ہے تجرید و استغنا کی راہ اے دل! مگر

ہے یہ صراطِ مُستقیم منزل کی رہ جانیاں

کلکِ موج ۔ عبدالعزیز خالد

پوری آیت ہے کہ: ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

ترجمہ ۔ دکھا ہم کو راہ سیدھی

پارہ ۔ ۱ ۔ رکوع ۔ ..

خداوندا یہ تیرے کعبہ بھی ہنگامہ آج بے گن ہیں

مسلماں سچ تو کہتے ہیں کہ "مُسْلِم" اور بے کم ہیں

شاہنامہ اسلام ۔ حفیظ جالندھری

پوری آیت قرآن پاک میں یوں ہے

صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ

ترجمہ :- بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں پس وہ نہیں پھر آتے ـــ

پارہ - ۱ - رکوع - ۲

ض

جنت کی خدائی سے گئی تھی خضعف الطالب والمطلوب

بال مگس سے نقشۂ توحید اس نے نیا کھنچوایا ہے

خیالستان - مولانا ظفر علی خاں

پوری آیت - ضعف الطالب والمطلوب

ترجمہ - بودا ہے مانگنے والا اور جس سے مانگتا ہے

پارہ - ١٧ - رکوع - ١٧

ط

نام رنگ ارم زمانہ بشگفت

طوبیٰ لک یا اباالشر گفت

کلیات نعت - مولوی محمد محسنؒ

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں یوں فرماتے ہیں کہ

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی لَهُمْ وَ حُسْنُ مَاٰبٍ

ترجمہ۔ جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے خوشحالی ہے واسطے ان کے اور اچھی ہے جگہ پھر جانے کی

پارہ - ۱۳ - رکوع - ۱۰

ظ

دیا ہے خطاب ظلوماً جہولاً

مجھ کو بنانا چاہیے تو نے خلیفہ

صوفیانہ نظمیں - درد کاکوروی

پوری آیت قرآن پاک میں اس طرح فرمائی گئی ہے کہ

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا

کان

ترجمہ ۔ تحقیق روبرو کیا تھا ہم نے امانت کو اوپر آسمانوں کے اور زمین کے اور پہاڑوں کے پس انکار کیا سب نے یہ کہ اُٹھا دیں اُس کو اور ڈر گئے اس سے اور اُٹھالیا اُس کو انسان نے تحقیق وہ تھا بے باک نادان ۔

پارہ ۔ ۲۲ ۔۔ رکوع ۔ ۶

(۲۵۶)

ع

یہ ہیں سب ایک ہی سالک کی جستجو کے مقام
وہ جس کی شان میں آیا ہے عَلَّمَ الْاَسْمَاءَ

ضربِ کلیم ۔ علامہ اقبالؒ

پوری آیت ۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِئُوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔

ترجمہ ۔ اور سکھائے آدم کو نام سارے پھر سامنے کیا ان کو اور پھر فرشتوں کے کہا بتاؤ مجھ کو نام ان کے اگر ہو تم سچے ۔

پارہ ۔ ۱ ۔ رکوع ۔ ۴

اسی خیالستان میں مولانا ظفر علی خان اس آیت کو یوں شعر میں کہتے ہیں کہ ؎

منکشف اس نے کر دیے سارے عَلَّمَ الْاَسْمَاءَ کے وہ رموز
جن کو سمجھ کر خاک کے آگے قدسی نے سر جھکا دیا ہے

آخری ہچکی عَلَیْھَا فَانٍ کی تیرے لوحہ
اے ہم آغوشِ ازل اور اے ابد سے ہم کنار

خیالستان ۔ مولانا ظفر علی خان

پوری آیت ۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ

ترجمہ ۔ جو کوئی اوپر زمین کے فنا ہونے والا ہے

پارہ ۔ ۲۷ ۔ رکوع ۔ ۱۲

ہوں محتاج خود لیکن اغیار کو

عَلٰی اَنْفُسِهِمْ سمجھ یُؤْثِرُوْن

مزدور سیہ بختی ۔ عبدالعزیز خالد

قرآن پاک میں ارشاد باری ہے :۔ وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ

مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ

حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

ترجمہ ۔ اور واسطے ان لوگوں کے کہ جگہ پکڑی ہے گھر ہجرت کے میں یعنی مدینے

میں اور ایمان بیچ پہلے ان سے دوست رکھتے ہیں ان کو جو وطن چھوڑتے

ہیں طرف ان کی اور نہیں پاتے بیچ دلوں اپنے کے خلش اس چیز سے

کہ سب جادیں یا جبریں اور اختیار کرتے ہیں اور پھر جانوں اپنی کے

اور اگرچہ ہو ان کو تنگی

پارہ - ۲۸ - رکوع - ۴

کریں ترک اللہ و اصنام کو

عَلٰی رَبِّہِمْ ثُمَّ یَتَوَکَّلُوْنَ

مرحوم میر مطقی - محمد الصغر خاکہ

پوری آیت ہے - اَلَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰی رَبِّہِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ -

ترجمہ :- جن لوگوں نے صبر کیا اور وہ اپنے رب کے توکل کرتے ہیں

پارہ - ۲۱ - رکوع - ۲

ہو تقویٰ کے جوگر، عادتیں پھر بھلا ڈالو تم

نظر اُس پر رہے اکرم ہیں عنداللہ اتقاکم

کلیات اکبر - اکبر الٰہ آبادی

پوری آیت یوں ہے کہ :- اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ

ترجمہ- تحقیق بہت بزرگ تمہارا نزدیک اللہ کے پرہیزگار

تمہارا ہے -

پارہ - ۲۶ - رکوع - ۱۴

عزیزان کو بدگاہ اپنا صفاد

ہیں بے شرم مُحَمَّدُ اللّٰہِ یَتَّقُوْن

عزیز میر مفتی - عبدالعزیز خالد

غ

؎ بچا شانِ جلالی سے عطا شانِ جلالی کر
بچا راہ ضلالت سے دکھا رستہ ہدایت کا

صلی علیٰ

اس شعر میں اس آیت کی طرف اشارہ کرتا ہے

غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔

ترجمہ:۔ سوائے ان کے جو غصّہ کیا گیا ہے اوپر اُن کے اور نہ گمراہیوں کی۔

پارہ ۱۔ سورۃ الفاتحہ

ف

گیا بھول تو کب سے اپنے خدا کو
ترا فرض تھا فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا

چمنستان - مولانا ظفر علی خاں

پوری آیت :- رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ
فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا.

ترجمہ :- پروردگار ہے مشرق کا اور مغرب کا نہیں کوئی
معبود مگر وہ پس پکڑ اسی کو کارساز.

پارہ - ۲۹ - رکوع - ۱۳

مخالف جو دعوے پہ تحریر لائے
تو فَأْتُوا بِسُورَةٍ سے ہوشیاری

کلک موج - عبدالعزیز خالد

قرآن پاک میں پوری آیت یوں ہے :- وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا
نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ

ترجمہ ۔ اور اگر ہو تم بیچ شک کے اُس چیز سے کہ اتاری ہے ہم نے اوپر بندے اپنے کے پس لے آؤ ایک سورت مانند اس کی

پارہ - ۱ - رکوع - ۳

زمرہ سبح لوا ئے فادخلوھا خالدین

رنگ آمیزِ چمن راز جہاں تو ہی تو ہے

باغِ کلامِ اکبر - اکبر وارثی

پوری آیت :- حَتّٰی اِذَا جَآءُوْھَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُھَا وَقَالَ لَھُمْ خَزَنَتُھَا سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْھَا خَالِدِیْنَ ۔

ترجمہ :- یہاں تک کہ جب آویں گے اس کے پاس اور کھولے جاویں گے دروازے اس کے اور کہیں گے واسطے ان کے چوکیدار اس کے سلامتی ہو جیو اوپر تمہارے خوش حال ہوئے تم پس داخل ہو اس میں ہمیشہ رہنے والے ۔

پارہ - ۲۴ - رکوع - ۵

سب عظمتیں اُس کی نہاں - ہیں فاذکرونی سے عیاں

جس کا اَذکُرکُم بیاں - اللہ کا میں بھید ہوں

صوفیانہ نظمیں - درد کاکوروی

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ

فَاذْكُرُونِیْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ

ترجمہ - پس یاد کرو تم مجھ کو یاد کروں گا میں تم کو اور شکر کرو واسطے

میرے اور مت کفر کرو۔

پارہ - ۲ - رکوع - ۲

صدائے فارجعوا سن کر نہ کیوں مدہوش ہو جائیں

شرابِ معرفت کی کھول دی تم نے دکاں دل میں

دیوانِ حلیم - حضور احمد سلیم

پوری آیت :- وَاِنْ قِیْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰی لَكُمْ ،

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ۔

ترجمہ ۔ اور اگر کہا جاوے واسطے تمہارے پھر جاؤ پس پھر جاؤ وہ پاکیزہ ہے واسطے تمہارے اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم جاننے والا ہے

پارہ - ۱۸ - رکوع - ۱۰

آیت فاعتبروا پڑھتے ہیں ہر روز مگر

عقلمند کو خبر گردش ایام نہیں ہے

صبح امید - مولانا شبلی نعمانی

پوری آیت :- فاعتبروا یا اولی الابصار

ترجمہ - پس عبرت پکڑو اے آنکھوں والو

پارہ - ۲۸ - رکوع - ۴

کہ جنت میں جو بے حساب و عذاب

ہوں داخل تو ذلک انتم تظلمون

سرود میر مفتی - عبد العزیز خالد

قرآن پاک میں ارشاد باری یوں ہے :- والتوتق تو میزن

اَلْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ فَاُولٰئِکَ الْمُفْلِحُوْنَ

ترجمہ - اور تولنا اس دن حق ہے پس جو کوئی بھاری ہوئی تول اس کی

پس یہ لوگ وہ ہیں فلاح پانے والے.

پارہ - ۸ - رکوع - ۸

مدبھری راتوں کی تنہائی بیاں دیتی ہے درس

جاہلوں اور عالموں کو فَانْکِحُوْا مَا طَابَ کا

چمنستان - مولانا ظفر علی خاں

پوری آیت :- وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ

لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ

ترجمہ - اور اگر ڈرو تم یہ کہ نہ انصاف کروگے بیچ یتیم عورتوں کے پس نکاح

کرو جو خوش لگے تم کو سوائے ان کے عورتوں سے دو دو اور تین تین اور

چار چار .

پارہ - ۴ - رکوع - ۱۲

فَلْیَعْبُدُوْا کا نعرہ جب اُس نے کیا بلند
ہو ذرّہ کوئی بنا کوئی مسلماں ہو گیا

نگارستان - مولانا ظفرؔ علی خاں

قرآن پاک میں پوری آیت یوں ہے:- فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ ھٰذَا الْبَیْتِ

ترجمہ - پس چاہیے کہ عبادت کریں پروردگار اس گھر کے کو۔

پارہ - ۳۰ - رکوع - ۳۱

ہر ایک مسلم پکارتا ہے وہ خواہ اِنسی ہو خواہ جنّی
خدا کی اطاعت سے جو ہے باہر فَلَیْسَ مِنّیِ فَلَیْسَ مِنّیِ

کلیاتِ اکبر - اکبرؔ الٰہ آبادی

پوری آیت - فَمَنْ شَرِبَ مِنْہُ فَلَیْسَ مِنّیِ

ترجمہ - پس جو کوئی پیئے اس میں سے پس نہیں مجھ سے

پارہ - ۲ - رکوع - ۱۷

ہ رہائی پائی تیرہ بطن ماہی سے جو یونس نے
اشارہ یہ بھی تھا اک نور آبروئے محمدؐ کا
امیر مینائی

اس اشارہ اس آیت کی طرف ہے۔ فالتقمه الحوت وهو مليم
فلولا انه كان من المسبحين للبث في بطنه الى يوم
يبعثون ٥

ترجمہ۔ پھر ان کو مچھلی نے نگل لیا اور یہ اپنے کو ملامت
کر رہے تھے۔ سو اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں نہ ہوتے تو قیامت تک
اسی کے پیٹ میں رہتے۔ سو ہم نے ان کو ایک میدان میں ڈال دیا
اور وہ اس وقت مضمحل تھے۔ پارہ ۲۳۔ رکوع ۹
محسن کاکوروی بھی اپنے شعر میں اس آیت کی طرف اشارہ کرتے ہیں

ہ یونس سر حوت تک پہنچ کر
سکہ نہ بٹھا سکے ہر درم پر

عمل ہی سے حاصل ہو جو کچھ بھی ہو
میں عامل ہوں فَلْیَعْمَلِ الْعَامِلُوْنَ

منشور میر مصفّی ۔ عبدالعزیز خالد

ارشادِ باری قرآن پاک میں یوں ہے:۔ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعَامِلُوْنَ
ترجمہ:۔ واسطے ایسی ہی چیز کے پس چاہیے کہ عمل کریں عمل کرنے والے
پارہ ۔ ۲۳ ۔ رکوع ۔ ۶

رکھے گا مرا رب مری آبرو
مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ لَا تَقْنَطُوْا

کلیاتِ نعت ۔ مولوی محمد محسنؒ

پوری آیت:۔ قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۔

ترجمہ ۔ کہہ اے بندوں میرے جنہوں نے زیادتی کی اوپر جانوں اپنی کے مت ناامید ہو رحمت اللہ کی سے ۔

پارہ ۔ ۲۴ ۔ رکوع ۔ ۳

یہ گرد یہ تگ و دو یہ لو یہ جنون

فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ

مزمور میرِ مغنّی - عبدالعزیز خالد

پوری آیت :- قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ

ترجمہ :- کہا پس کیا مہم ہے تمہاری اے بھیجے ہوؤ

پارہ - ۲۷ - رکوع - ۱

جب آب و ہوائے دہر ناساز آئی

وَفِيْ اَنْفُسِكُمْ کی دل سے آواز آئی

پیامِ امجد - سید امجد حسین امجد

قرآن پاک میں ارشادِ باری یوں ہے کہ

وَفِيْ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ

ترجمہ :- اور بیچ نفس تمہارے کے کیا پس نہیں دیکھتے ہو تم

پارہ - ۲۶ - رکوع - ۱۸

کیوں دھوم نہ میری ہو ہر سو آنکھوں میں بسا ہے تو ہی تو

فِی اَنْفُسِکُمْ کا یہ جوبن سبحان اللہ سبحان اللہ

اوپر والی آیت کو اکبر وارثی نے "ریاضِ اکبر" میں کیا ہے

فِی سَبِیْلِ اللہ ہے ساقی نے کی ہے خیر خم

دستِ سائل میں پیالہ چاہیے بلور کا

دیوانِ آتش - آتش

پوری آیت :- ھَاَنْتُمْ ھٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللہ

ترجمہ :- خبردار ہو تم وہ لوگ ہو کہ پکارے جاتے ہو کہ خرچ کرو

بیچ راہ اللہ کے .

پارہ - ۲۶ - رکوع - ۸

اس آیت کو اور بھی شعراء نے اپنے کلام میں یوں کہا ہے کہ

اُدھر سے غازیان فی سبیل اللہ جرأت سے

ہٹا دیتے تھے اس کثرت کو اپنے ذوقِ وحدت سے

شاہنامہ اسلام ۔ حفیظ جالندھری

یہ تیور ہیں جہاد فی سبیل اللہ کا زینہ

کشادہ کر دیا اللہ نے صدیق کا سینہ

شاہنامہ اسلام جدید ۔ عامر عثمانی

سن کے حکم فی السمآءِ رزقکم ما توعدون

دستِ استغناء میں اپنے رزق کا پیمانہ تھا

ریاضِ اکبر ۔ اکبر وارثی

پوری آیت :۔ وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ۔

ترجمہ :۔ اور بیچ آسمان کے ہے رزق تمہارا اور جو کچھ وعدہ دیے جاتے ہیں ۔

پارہ ۔ ۲۶ ۔ رکوع ۔ ۱۸

خوش کن آید سجود بے حضور

فی صلوٰۃ خاشعو کم آرز و است

ارمغانِ سلیمان - سید سلیمان ندوی

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ یوں فرماتے ہیں کہ

اَلَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خٰشِعُوْن

ترجمہ:- وہ جو بیچ نماز اپنی کے زاری کرنے والے ہیں

پارہ - ۱۸ - رکوع - ۱

قرب بے غیبت نمازِ عاشقاں

فی صلاتہم دائمون آرزو است

ارمغانِ سلیمان - سید سلیمان ندوی

پوری آیت:- اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَاتِھِمْ دَآئِمُوْن

ترجمہ:- وہ جو اوپر نماز اپنی کے ہمیشہ رہنے والے ہیں

پارہ - ۲۹ - رکوع - ۷

کہیں عیش فی عیشۃٍ راضیہ

کہیں آفتِ واقعہ و ہاویہ

کلیاتِ نعت - مولوی محمد محسنؒ

پوری آیت قرآن پاک میں ہے: فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ

ترجمہ:- پس وہ بیچ زندگانی خوش کے ہے

پارہ - ۲۹ - رکوع - ۵

حساب ان کا گو آگیا ہے قریب

یہ وہ ہیں کہ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ

منشورِ سیر سخن - عبدالعزیز خالد

قرآن پاک میں یہ آیت یوں ہے کہ

پارہ - ۱۷ - رکوع - ۱

ذکر کر رہی الغُدُوِّ وَ الآصَالِ

شعر لکھ بِالعَشِيِّ وَ الإِبْكَارِ

فلکِ موج - عبدالعزیز خالد

پوری آیت ہے

یُسَبِّحُ لَہٗ بِالْغُدُوِّ وَ الْآصَالِ

ترجمہ :- تسبیح کرتے ہیں واسطے اس کے بیچ ان کے صبح کو اور شام کو

پارہ -۱۸- رکوع -۱۱

اے آہ سرد دیکھیں تو اب تیری گرمیاں

سودا دے ہاں کہ غیرتِ فی النّار ہو گیا

دیوانِ عاصل - عاصل دہلوی

قرآن پاک میں ارشادِ باری ہے . فِی الْحَمِیْمِ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ

ترجمہ - بیچ پانی گرم کے پھر بیچ آگ کے جھونکے جاویں گے

پارہ - ۲۴ - رکوع - ۱۳

دوسرے شعراء نے بھی اس آیت کو اپنی شاعری میں یوں کیا کہ

دیکھے مجھے جو گرم نگاہوں سے شمع رو

وہ آتشِ عتاب سے فی النّار کیوں نہ ہو

دیوانِ بشیر - بشیر الدین احمد

شعلے کی شرر میں جیتیں فی النّار

خاموش تھا صورت گنہگار

کلیاتِ نصرت ۔ مولوی محمد محسنؒ

یہ سب آساں مگر اسلام سے انکار ناممکن

ہمیشہ کے لیے ہو جاؤں میں فی النّار ناممکن

شاہنامہ اسلام ۔ حفیظ جالندھری

کرے اپنے بندوں میں تو فیصلہ

میرا س چیز میں فِیہِ یَخْتَلِفُوْنَ

منزل سیرِ مصطفیٰ ۔ عبدالعزیز خالد

پوری آیت :۔ فَاللّٰہُ یَحْکُمُ بَیْنَہُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِیْمَا کَانُوْا

فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ ۔

ترجمہ ۔ پس اللہ تعالیٰ حکم کرے گا درمیان ان کے دن قیامت کے بیچ

اس چیز کے کہ تھے بیچ اس کے اختلاف کرتے ۔

پارہ ۔ ۱ ۔ رکوع ۔ ۱۴

ق

کچھ ایسے پڑ گئے پتھر ہماری عقلوں پر
خیالِ وعدۂ قالوا بلیٰ نہیں کرتے

دیوانِ حلیم ۔ مرتب حضور احمد سلیم

پوری آیت قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ یوں فرماتے ہیں کہ
اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلیٰ

ترجمہ۔ کیا نہیں ہوں میں رب تمہارا، کیا انہوں نے البتہ تو ہے
پارہ - ۹ - رکوع - ۱۲

لمعاتِ ماہر میں ماہر القادری اس آیت کو اپنے کلام میں یوں لائے ہیں
کہیں لی سے اللہ کا ساز چھیڑا
کہیں مشرکے قالوا بلیٰ بن کے ٹوٹے

کلیاتِ اکبر میں اکبر الہ آبادی کہتے ہیں کہ
وہاں قالوا بلیٰ یہاں بت پرستی
ذرا سوچو کیا کہا تھا کیا کیا

میوں ناکام کھاار عزجام کار

بفحوائے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْن

مرحوم میر مفتی - عبدالعزیز خالد

ارشاد باری ہے قرآن پاک میں - قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْن

ترجمہ - تحقیق فلاح پائی ایمان والوں نے

پارہ - ۱۸ - رکوع - ۱

گرچہ رنگ حسرت اس خبر سے دل پہ طاری تھا

لبوں پر قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ کا ورد جاری تھا

شاہنامہ اسلام - حفیظ جالندھری

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ

ترجمہ :- تحقیق گذرے ہیں پہلے اس سے پیغمبر

پارہ - ۴ - رکوع - ۱۲

چاہیے سب ہیں کہ ہوں اوجِ ثریا پہ مقیم

پہلے ویسا کوئی پیدا تو کرے قلبِ سلیم

بانگِ درا - علامہ اقبالؒ

پوری آیت :- اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ

ترجمہ :- جس وقت کہ آیا رب اپنے کے پاس ساتھ دل سلامت کے

پارہ - ۲۳ - رکوع - ۷

جو حرف قُلِ الْعَفْوَ میں پوشیدہ ہے اب تک

اس دور میں شاید وہ حقیقت ہو نمودار

ضربِ کلیم - علامہ اقبالؒ

قرآن پاک میں اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ :

وَ يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ

ترجمہ :- اور سوال کرتے ہیں تجھ سے کیا خرچ کریں کہہ زیادہ

حاجت سے ، پارہ - ۲ - رکوع - ۱۱

قُلْ ھُوَ اللہُ کی شمشیر سے خالی ہیں نیام

آہ! اس راز سے واقف ہے نہ ملا نہ فقیہ

ضربِ کلیم ۔ علامہ اقبالؒ

پوری آیت: ۔ قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ

ترجمہ: ۔ کہہ اے محمدؐ وہ اللہ ایک ہے

پارہ ۔ ۳۰ ۔ رکوع ۔ ۳۷

اسی آیت کو بہت سے شعراء نے اپنی شاعری میں استعمال کیا ہے

قُلْ ھُوَ اللہُ باعثِ وحدت

وجہِ کثرت ہے وجہِ ذات کا رنگ

صوفیانہ نظمیں ۔ حزیں کاکوروی

قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَد کے ساتھ اللہُ الصَّمَد

پڑھ رہی ہے ساری مخلوقات اللہ الصَّمَد

باغِ کلامِ اکبر ۔ اکبر وارثی

مکھ پتلی پہ جما خال دلخواہ

جس طرح جیسے پہ قل ھو اللہ ۔ محسن کاکوروی

دلِ صد چاک کا اخلاص سے چھیڑو گر ساز

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد ساز سے نکلے آواز

آبِ بقا - خان احمد حسین خاں

جب میں نے پڑھایا قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد

میری بچی نے - کل ھو اللہ کیا

پیامِ امجد - سید امجد حسین امجد

رہیں محو سوز و گداز اہلِ دل

قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَھْجَعُوْنَ

سرورِ سپہرِ صفتی - عبد العزیز خالد

قرآن پاک میں ارشاد باری ہے کَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَھْجَعُوْنَ -

ترجمہ - کہ وہ تھوڑی رات سوتے تھے

پارہ - ۲۶ - رکوع - ۱۸

ہے چشمِ تصور میں قُمِ اللّیل کا منظر

نظارۂ سرکارِ مدینہ نظر آیا

نوائے حیات ۔ یحییٰ اعظمی

پوری آیت قرآن پاک میں یوں ہے قُمِ اللّیلَ اِلّا قَلِیلاً

ترجمہ :- کھڑا رہا کر رات کو مگر تھوڑا

پارہ ۔ ۲۹ ۔ رکوع ۔ ۱۴

دوسرے شعرا بھی اس آیت کو اپنے کلام میں لائے ہیں

قُمِ اللّیلَ اِلّا قَلِیلاً ندا تھی

گہوارہ میں تھا ملالِ محمدؐ

تاجِ کلامِ اکبر ۔ اکبر وارثی

نبی کی طرح ڈھونڈ اور اللہ سے مل

سرِ سر قُمِ اللّیلَ اِلّا قَلِیلاً

چمنستان ۔ مولانا ظفر علی خاں

یہ قرب خدا طالب و مطلوب ہیں باہم
قوسین کا جلوہ نظر آیا شبِ معراج

دیوانِ سلیم ۔ مرتب محمود احمد سلیم

پوری آیت : ۔ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی

ترجمہ ۔ پس تھا قدر دو کمان کے یا زیادہ نزدیک

پارہ ۔ ۲۷ ۔ رکوع ۔ ۵

منظور سیر صفتی میں عبدالعزیز خالد اسی آیت کو یوں کہتے ہیں

وہ جس نے منتہائے حسن معنی اس طرح دیکھا
نگاہیں روبرو اور فاصلہ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی [1]

مِٹ جائے گر طرے کہیں جو قُوْ ھُوَا
بلپٹے جو رہیں ثَلاَ ثَۃٌ قُوْمُ

قطعات و رباعیات ۔ اکبر الہ آبادی

پوری آیات میں قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ یوں ارشاد فرماتے ہیں

[1] نہ جس کے دھیان میں مضمون قاب قوسین آئے
وہ دیکھ [illegible] کا [illegible] قوسین

وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْن

ترجمہ۔ اور کھڑے ہو واسطے اللہ کے چپکے

پارہ - ۲ - رکوع - ۱۵

فَلَا تَلُوْمُوْنِیْ وَ لُوْمُوْا اَنْفُسَکُمْ

ترجمہ :۔ پس نہ ملامت کرو مجھ کو اور ملامت کرو اپنے تئیں

پارہ - ۱۳ - رکوع - ۱۶

ک

تمہاری شاعری یہ پھل جھڑی ہے یا پٹاخا ہے

یہ حافظ جی کی محفل ہے جہاں کاساً دِہاقاً ہے

کلیاتِ اکبر - اکبر الٰہ آبادی

پوری آیت یوں ہے کہ "وَّ کَاساً دِھَاقاً"

ترجمہ :- اور پیالے ہیں بھرے ہوئے

پارہ - ۳۰ - رکوع - ۲

کَفٰی بِنَفْسِکَ اقْرَأْ کِتَابَکَ کے تحت

بغل میں اپنے عمل کی کتاب رکھتے ہیں

پیامِ امجد - سید احمد حسین امجد

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ

کَفٰی بِنَفْسِکَ اقْرَأْ کِتَابَکَ

ترجمہ :- کفایت ہے جان تیری پڑھ کتاب اپنی

پارہ - ۱۵ - رکوع - ۲

کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْہِمْ فَرِحُوْنَ

اپنے کو سمجھتا ہے ہر ایک کاملِ فن

فلکِ موج - عبدالعزیز خالد

پوری آیت قرآن میں یوں آتی ہے کہ کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْہِمْ فَرِحُوْنَ

ترجمہ: ہر ایک گروہ ساتھ اس چیز کے کہ پاس ان کے ہے خوش ہیں

پارہ - ۱۸ - رکوع - ۴

کبھی کرشمۂ قدرت پہ شیفتہ ہوں میں

کبھی خیال میں ہے کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ

دیوانِ حلیم - مرتب منظور احمد سلیم

پوری آیت - کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ

ترجمہ - جو کوئی اوپر زمین کے ہے فنا ہونے والا ہے

پارہ - ۲۷ - رکوع - ۱۱

اس آیت کو اور شعرا بھی اپنے کلام میں یوں کہتے ہیں کہ

تو پھیں خود آگے اب تو میدان میں

کہتی ہیں کُلٌّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ

کلیاتِ اکبر ۔ اکبر الہ آبادی

کھل گیا گل بانگ کُلٌّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ سے

غیرتِ ذاتِ حق یہ گلزارِ جہاں کچھ بھی نہیں

باغِ کلامِ اکبر ۔ اکبر وارثی

کُلُوْا وَاشْرَبُوْا آج عنوان ہے

کتاب تمدن کی تمہید کا

چمنستان ۔ ظفر علی خاں

پوری آیت اللہ تعالےٰ قرآن پاک میں یوں فرماتے ہیں کہ

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِيْنَ

ترجمہ :۔ کھاؤ اور پیو رزق اللہ کے سے اور مت پھرو بیچ زمین کے فساد کرتے ہوئے۔

پارہ ۔ ۱ ۔ رکوع ۔ ۷

ذہین اجزائے حسنِ دوست جب سے جمع ہیں دل میں
اشارہ ہو گئے افرادِ عالم کُلُّھُمْ اپنا

آیاتِ جمال - ذہین شاہ تاجی

پوری آیت ہے کہ :- وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ
كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ،

ترجمہ :- اور اگر چاہتا پروردگار تیرا البتہ ایمان لاتے جو کوئی
بیچ زمین کے ہیں سب سارے ۔

پارہ - ۱۱ - رکوع - ۱۵

رموزِ کُنْ فَیَکُوْنْ جس پہ ہو بہو روشن
وہی جو ختمِ رُسل ہے وہی جو فخرِ امم

مشمنا - عبدالعزیز خالد

قرآن پاک میں ارشادِ باری ہے :- اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ
نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ،

ترجمہ:۔ سوائے اس کے کہ کہنا ہمارا واسطے کسی چیز کے کہ جب ارادہ
کرتے ہیں ہم اس کو یہ کہ کہتے ہیں ہم اس کو ہو پس ہو جاتی ہے

پارہ - ۱۴ - رکوع - ۱۱

اسی آیت کو دوسرے اور شعراء یوں کہتے ہیں کہ

ہیں شگافِ قلمِ صنع اُسے کیوں نہ کہوں
جس سے ظاہر ہوا سرِ خفیٔ کُن فیکُون

کلیاتِ نعت - مولوی محمد محسنؒ

یہ کائنات ابھی ناتمام ہے شاید
کہ آرہی ہے دمادم صدائے کُن فیکُون

بالِ جبریل - علامہ اقبالؒ

ل

گاہ پہنچا نامِ عرشِ بریں

تیرا شعور لا اُحِبُّ الْآفِلِيْن

نوائے حیات - یحییٰ اعظمی

پوری آیت :- فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ

ترجمہ :- پس جب چھپ گیا کہا نہیں دوست رکھتا میں چھپ جانے والوں کو

پارہ - ۷ - رکوع - ۱۵

اور شعراء نے بھی اس آیت کو اپنی شاعری میں استعمال کیا ہے کہ

فروغِ روئے انسانی بھی ہے اور شمس تاباں بھی

مگر میں لا اُحِبُّ الْآفِلِيْن تعلیم کرتا ہوں

کلیاتِ اکبر - اکبر الہ آبادی

کیا شیطان کو رسوا عدوئے جان و دیں کہہ کر

کیا سینوں کو روشن لا اُحِبُّ الْآفِلِيْن

شاہنامہ اسلام - حفیظ جالندھری

موحد کیوں مجھے نسبت ہے ابراہیم آزر سے

سبق جس نے پڑھایا لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْن کا ہے

چمنستان ۔ مولانا ظفر علی خاں

نہ تخم لَآ اِلٰہَ تیری زمینِ شور سے پھوٹا

زمانے بھر میں رسوا ہے تیری فطرت کی نازائی

بانگِ درا ۔ علامہ اقبالؒ

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں یہ آیت بہت مقامات پر فرمائی ہے

پوری آیت :۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ

ترجمہ :۔ نہیں کوئی معبود مگر وہ

پارہ ۔ ۱۲ ۔ رکوع ۔ ۷

قلندر جز دو حرف لَآ اِلٰہَ کچھ بھی نہیں رکھتا

فقیہہ شہر قارون ہے لغت ہائے حجازی کا

بالِ جبریل ۔ علامہ اقبالؒ

خرد نے کہہ بھی دیا لا الٰہ تو کیا حاصل

دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

ضربِ کلیم ۔ علامہ اقبالؒ

تو عرب ہو یا عجم ہو ترا لا الٰہ الا

لغتِ غریب جب تک ترا دل نہ دے گواہی

بالِ جبریل ۔ علامہ اقبالؒ

نے وہ کہ ہے جس کا ترجمہ لا

ہم معنئ لا الٰہ الا

کلیاتِ نعت ۔ مولوی محمد محسنؒ

سرِ حسینؓ سے آئی تو [illegible] کچھ نہیں بنتا

لا الٰہ الا انت

پیامِ امجد ۔ سید امجد حسین امجد

یہ آیت قرآن پاک میں اس طرح ارشاد ہے کہ

اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

ترجمہ:۔ یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تو پاکی ہے تجھ کو تحقیق میں تھا ظالموں سے۔

پارہ - ۱۷ - رکوع - ۶

مثال: یا میرے ساقی کے عالم میں وہ تو
بلا کے مجھ کو بیٹے لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

بالِ جبریل - علامہ اقبالؒ

پوری آیت یوں ہے کہ:۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

ترجمہ:۔ نہیں کوئی معبود مگر وہ

پارہ - ۱۳ - رکوع - ۷

سدا رہی ہے یہی ندا ہر سو
نعرۂ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

دیوانِ عامل - عامل دہلوی

مثلِ کلیم ہو اگر معرکہ آزما کوئی
اب بھی درختِ طور سے آتی ہے بانگ لَا تَخَفْ

بالِ جبریل - علامہ اقبال

قرآن پاک میں ارشادِ باری ہے کہ :- لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ

ترجمہ :- نہ ڈر اور نہ غم کر

پارہ - ۲۰ - رکوع - ۱۶

دوسرے اور شعراء نے بھی اس آیت کو استعمال کیا ہے ،

ہلا دیتا تھا اک عالم کو شورِ لَا تَخَفْ ان کا
قیامت تھا جہادِ حق میں رہنا سر بکف ان کا

نوائے حیات - یحییٰ اعظمی

کیوں نہ اس کے حوصلے آکر بڑھائے جبرئیل
کیوں نہ پہنچے عرش سے اس کو نوید لَا تَخَفْ

نگارستان - مولانا ظفر علی خاں

کیوں یہ مژدہ ہے لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ
ہے منزلِ احدیت کا جادہ راہِ الم
پارہ - ۲۵ - رکوع - ۱۶

منتہا - عبد العزیز خالد

لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا کا حکم ہے میرے حسن
دیوار پھاندتے ہیں مولا دھائیاں ہیں

فلکِ موج - عبد العزیز خالد

قرآن پاک میں پوری آیت یوں ہے :- یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَھْلِھَا۔

ترجمہ :- اے لوگوں جو ایمان لائے ہو مت داخل ہو گھروں سوائے گھروں اپنوں کے یہاں تک کہ اذن ہو کہ سلام کرو اوپر رہنے والوں ان کے۔

پارہ - ۱۸ - رکوع - ۱۰

دلِ مردِ مومن میں پھر زندہ کر دے
وہ بجلی کہ تھی نعرۂ لا تذر میں

بالِ جبریل ۔ علامہ اقبالؒ

پوری آیت :۔ وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا

ترجمہ :۔ اور کہا نوح نے اے رب میرے مت چھوڑ اور زمین کے کافروں

میں سے بسنے والا۔

پارہ ۔ ۲۹ ۔ رکوع ۔ ۱۵

اے دلِ حیلہ طلب اب کیا بنے گا !

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی

منیمنا ۔ عبدالعزیز خالد

قرآن پاک میں یہ آیت اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :۔ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی۔

ترجمہ :۔ نہیں بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا۔

پارہ ۔ ۸ ۔ رکوع ۔ ۷

لبوں پہ ہے یہی تسبیح لَا تُزِغْ قَلْبِی

ہے دشتِ شوق میں ہر گام جان کا جوکھم

سمجھنا - عبد العزیز خالد

پوری آیت :- رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً .

ترجمہ :- اے رب ہمارے مت کج کر دلوں ہمارے کو پیچھے اس کے کہ راہ دکھائی تو نے ہم کو اور دے ڈال ہم کو پاس اپنے سے رحمت .

پارہ - ۳ - رکوع - ۹

اسی آیت کو اکبر الہ آبادی یوں اپنے ایک شعر میں کہتے ہیں کہ

صبح و شام صدق سے کرو دعا کہ رَبَّنَا
لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا

قطعات و رباعیات - اکبر الہ آبادی

مٹنے میں ہے نقشِ باطل
لَا تَسْتَعْجِلْ لَا تَسْتَعْجِلْ

کلیاتِ اکبر - اکبر الہ آبادی

پوری آیت :- فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ

ترجمہ :- پس صبر کر جیسا کہ صبر کیا صاحبِ عزم نے پیغمبروں سے اور مت شتابی کر واسطے ان کے ۔

پارہ - ۲۶ - رکوع - ۴

اے گوشہ نشینان خرابات الست

ہے روح طرب لَا تَفْرَحْ اِلَّا تَحزن

ملکِ موج - عبد العزیز خالد

قرآنِ پاک میں ارشاد باری ہے :- اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ۔

ترجمہ :- جس وقت کہ کہا واسطے اس کے قوم اس کی نے تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا بہت خوش ہونے والوں کو ۔

پارہ - ۲۰ - رکوع - ۱۱

یہی لَا تُفْسِدُوا فِی الْاَرْضِ کی تفسیر تھے گویا

یہی ہمارے ادائے فرض کی تصویر تھے گویا

شاہنامہ اسلام ۔ حفیظ جالندھری

پوری آیت :- وَاِذَا قِیْلَ لَہُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ

ترجمہ :- اور جب کہا جاتا ہے واسطے ان کے کہ مت فساد کرو بیچ زمین کے

پارہ ۔ ۱ ۔ رکوع ۔ ۲

مجھے یاد آتی ہے اپنی خطا

کہ بولا تھا میں لفظ لَا تَقْرَبَا

کلیات نعت ۔ مولوی محمد محسن ؒ

قرآن پاک میں ارشاد باری ہے : وَ یٰاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ فَکُلَا مِنْ حَیْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا ھٰذِہِ الشَّجَرَۃَ فَتَکُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ،

ترجمہ :- اور اے آدم رہ تو اور بیوی تیری بہشت میں پس کھاؤ

جہاں سے چاہو تم اور مت نزدیک جاؤ اس درخت کے پس ہو جاؤ گے
تم ظالموں سے

پارہ - ۸ - رکوع - ۹

ایسی مسجد ہو جس پہ اطلاقِ ضرار
قرآن کو مان لَا تَقُمْ فِیْہِ اکبر

قطعات و رباعیات - اکبر الہ آبادی

قرآن پاک میں پہلی آیت کو اللہ تعالےٰ یوں فرماتے ہیں کہ
لَا تَقُمْ فِیْہِ اَبَدًا

ترجمہ :- مت کھڑا ہو تو بیچ اس کے کبھی .

پارہ - ۱۱ - رکوع - ۲

نومید کیوں ہے دیکھ ذرا قدرتِ خدا
شائد کہ یاد آیتِ لَا تَقْنَطُوْا نہ ہو

دیوانِ بشیر - بشیر الدین احمد

پوری آیت :۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ

ترجمہ :۔ مت ناامید ہو رحمت اللہ کی سے

پارہ - ۲۴ - رکوع - ۳

بہت سے شعرا نے اس آیت کو اپنی شاعری میں یوں کہا ہے

دوزخ ہے گر وسیع تو رحمت وسیع تر
لَا تَقْنَطُوْا جواب ہے ھل من مزید کا

دیوانِ حالی ۔ الطاف حسین حالی

فرش پر یارب بھلی اُمتی کہتے ہیں وہ
عرش سے لَا تَقْنَطُوْا کہتا ہے رحمان دیکھ کر

باغِ کلامِ اکبر ۔ اکبر وارثی

فلک سے تک صدا لَا تَقْنَطُوْا فرماتی جاتی ہے
زمیں پر دورِ اسلامی کی ساعت آتی جاتی ہے

شاہنامہ اسلام ۔ حفیظ جالندھری

نہ بھولا گھر کے اعدا میں بھی حسرت

تیرے فرمودۂ لا تقنطوا کو

کلیاتِ حسرت - حسرت موہانی

بھلا لا تقنطوا کے دائرے میں یاس کیا آتی

کہاں محکم پہاڑوں کی صلابت موم ہو جاتی

شاہنامہ اسلام جدید - عامر عثمانی

اپنے بندوں کو سنایا مژدہ لا تقنطوا

تو نے آباد ان سیہ بختوں کا ڈیرا کر دیا

چمنستان - مولانا ظفر علی خان

اب کہاں وہ دل میں سوزِ آرزو

اب کہاں سرشاریٔ لا تقنطوا

نوائے حیات - یحییٰ اعظمی

تیرا ہے جو ارشاد لَا تَقْنَطُوا

تو پھر ہم کو مایوس مت چھوڑ تو

صوفیانہ نظمیں - وزد کاکوروی

تو ڈرے سا پھیریں سب سے تو ، مانگ ہدایت رب سے

قرآن سے ہے دل دہتا لَا تَہْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ

کلیاتِ اکبر - اکبر الہ آبادی

یہ آیت یوں ارشاد ہے - اِنَّكَ لَا تَہْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ

یَہْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ .

ترجمہ :- تحقیق تو نہیں ہدایت کرتا جس کو چاہے ولیکن اللہ

راہ دکھاتا ہے جس کو چاہتا ہے

پارہ - ۲۰ - رکوع - ۹

اہلِ ایماں رکھتے ہیں کامل بفحوائے جنوں

شانِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ شیوۂ لَا یَحْزَنُوْنَ

کلیاتِ حسرت - حسرت موہانی

پوری آیت :۔ اَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

ترجمہ :۔ یہ کہ نہیں ڈر اوپر ان کے اور نہ وہ غمگین ہوں گے

پارہ - ۴ - رکوع - ۸

ہوا دل پر اثر آنکھوں سے آنسو ہو گئے جاری

لَا رَیْبَ اللہ کی کتا بیں اکی ہیں ساری

شاہنامہ اسلام - حفیظ جالندھری

قرآن پاک میں پوری آیت یوں ارشاد ہے :۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ

فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۔

ترجمہ :۔ یہ کتاب نہیں شک بیچ اس کے راہ دکھاتی ہے واسطے پرہیز گاروں کے

پارہ I - رکوع - I

اس آیت کو عبرت اسودا اپنے کلام میں یوں لائے ہیں کہ

جو صورت اوس کی ہے لَا رَیْبَ وہ ہی صورت ایزد

جو معنی اوس میں ہیں بے شک وہ ہیں معنی ربانی

محبت خدا لاشریک لہٗ ہے

محبت محبت محبت ہمیں ہیں

آیاتِ جمال ۔ ذوحسین شاہ تاجی

پوری آیت ہے : لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ

ترجمہ ۔ نہیں شریک واسطے اس کے اور ساتھ اسی کے حکم کیا گیا ہوں میں

اور میں اوّل مسلمانوں کا ہوں ۔

پارہ ۔ ۸ ۔ رکوع ۔ ۷

اس آیت کو اور شعراء نے بھی اپنے کلام میں یوں لائے ہیں ۔

شرک چاہے پیارے میرا لہو

میں نہ چھوڑوں گا لاشریک لہٗ

کلیاتِ اکبر ۔ اکبر الہ آبادی

رہے گا تو ہی جہاں میں یگانہ و یکتا

اتر گیا جو تیرے دل میں لاشریک لہٗ

ضربِ کلیم ۔ علامہ اقبالؒ

سن کے یہ نغمۂ وحدہٗ وحدہٗ

بن کے ہم ساغرِ لاشریک لہٗ

صوفیانہ نظمیں - دردؔ کاکوروی

لادینی و لاطینی! کس پیچ میں الجھا تو

دارو ہے ضعیفوں کا لَا غَالِبَ اِلَّا هُو

ضربِ کلیم - علامہ اقبالؒ

پوری آیت یوں ہے کہ اِنْ یَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ

ترجمہ :- اگر مدد کرے تمہاری اللہ پس نہیں کو غالب آنے والا واسطے تمہارے

پارہ - ۴ - رکوع - ۸

کریں گے نہ ہم حکم لیڈر کو یہ صاد

کہ قرآن میں ہے لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ

گاندھی نامہ - اکبرؔ الٰہ آبادی

قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ

ترجمہ :- اور اللہ نہیں دوست رکھتا فساد کرنا

پارہ - ٢ - رکوع - ٩

حرائع بیر دل از غم انجام حل

مژده لَا يَحْزَنُونَ تم آورده است

ارمغان سلیمان - سید سلیمان ندوی

پوری آیت ہے وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

ترجمہ :- اور نہیں ڈر اوپر ان کے اور نہ وہ غم کھاویں گے

پارہ - ١ - رکوع - ٨

اسی آیت کے لیے "بالِ جبریل" میں ایک شعر ہے کہ

عطا ؤسلاف کا جذبِ دروں کر
شریک زمرۂ لَا يَحْزَنُونَ کر

علامہ اقبالؒ

مسلم ہستی سینہ را از آرزو آباد دار

ہر زماں پیش نظر لا یخلف المیعاد دار

بانگ درا - علامہ اقبالؒ

پوری آیت ہے :- إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ

ترجمہ :- تحقیق تو نہیں خلاف کرتا وعدے کو

پارہ - ۴ - رکوع - ۱۱

مجاہد کا رتبہ ہے سب سے بلند

ہے تصدیق لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ

منظور میرے مفتی - عبدالعزیز خالد

قرآن پاک میں ارشاد باری ہے کہ :- لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ -

ترجمہ :- نہیں برابر ہوتے بیٹھ رہنے والے مسلمانوں سے سوائے ضرر والے

یعنی اندھے لنگڑے بیمار اور جہاد کرنے والے بیچ راہ خدا کے ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے۔

پارہ - ۵ - رکوع - ۱۰

کام کو اٹھو جبڑھاؤ آستین

لَا یُضِیْعُ اللّٰہُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ

کلیاتِ اکبر - اکبر الہ آبادی

پوری آیت ہے کہ :- اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ

ترجمہ :- تحقیق اللہ نہیں ضائع کرتا ثواب نیکی کرنے والوں کا

پارہ - ۱۱ - رکوع - ۴

وہ اپنے کیے کی سزا پائیں گے

محقق ہے لَا یُفْلِحُوا الْمُجْرِمُوْنَ •

مرغزار میرِ مصطفیٰ - عبدالعزیز خالد

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ

اَلَا اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ

ترجمہ :- تحقیق بات یہ ہے کہ نہیں فلاح پاتے گنہگار

پارہ - ۱۱ - رکوع - ۷

خبر ہے تمہیں یومِ احزاب تھا

شعار اپنا ختم لَا یُنْصَرُوْنَ

مزدور میر مفتی - عبدالعزیز خالد

پوری آیت :- وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ،

ترجمہ :- اور کیا ہم نے ان کو پیشوا کہ بلاتے تھے طرف آگ کی اور دن قیامت کے مدد نہ دیے جاویں گے

پارہ - ۲۰ - رکوع - ۷

بنا میں ہی عالم کی ہر چیز خونی

ہے گیتس جدید آیت ہے کہتی

صوفیانہ نظمیں - درد کاکوروی

پوری آیت :- بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ

ترجمہ :- بلکہ وہ بیچ شک کے ہیں پیدائش نئی سے ۔

پارہ - ۲۶ - رکوع - ۱۵

مضمون یہ نقش دل میں کر دیتا مزید کا

کونین سے بھرے گا نہ دامن امید کا

دیوان حالی - الطاف حسین حالی

قرآن پاک میں پوری آیت یوں ارشاد ہے :- لَهُم مَّا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ

ترجمہ :- واسطے ان کے ہے جو کچھ کہ چاہیں گے بیچ اس کے اور نزدیک ہمارے ہے زیادتی

پارہ - ۲۶ - رکوع - ۱۷

خم کردہ غضب و نوشش زلال

موج طرا لَذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ

کلک موج - عبد العزیز خالد

پوری آیت ہے کہ بَیْضَآءَ لَذَّۃٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ۔

ترجمہ:- سفید مزہ دینے والی واسطے پینے والوں کے۔

پارہ - ۲۳ - رکوع - ۶

لَعْنَۃُ اللّٰہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ

بیت ہر ایک الم زباں پر ہو

پیامِ امجد - سید امجد حسین امجد

قرآن پاک میں ارشاد باری ہے کہ:- اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَھُمْ

کُفَّارٌ اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

ترجمہ:- تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے اور مر گئے اور وہ کافر رہے یہ لوگ

اوپر ان کے ہے لعنت خدا کی اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی سب کی۔

پارہ - ۲ - رکوع - ۳

خودی سے علاقہ نہ فکرِ جہاں

لَفِیْ سَکْرَتِھِمْ ثُمَّ یَعْمَھُوْنَ

منزودر میرِ مصطفیٰ - عبد العزیز خالد

پوری آیت ہے :- لَفِی سَکْرَتِہِمْ یَعْمَہُونَ

ترجمہ :- البتہ بیچ مستی اپنی کے سرگرداں تھے

پارہ - ۱۴ - رکوع - ۵

قرآں میں آیا ہے یہ سمن کان لہٗ قلبٌ

افسوس کہ سینوں میں کم دل کا اثر دیکھا

کلیاتِ اکبر - اکبر الہ آبادی

قرآن پاک میں پوری آیت یوں ارشاد ہے کہ :- اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ

کَانَ لَہٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَھُوَ شَہِیْدٌ

ترجمہ :- تحقیق بیچ اس کے البتہ نصیحت ہے واسطے اس شخص کے کہ ہے واسطے

اس کے دل آجاوے یا ڈالا اس نے کان کو اور وہ حاضر ہے دل سے۔

پارہ - ۲۶ - رکوع - ۱۱

صدائے لن ترانی سن کے اے اقبالؒ میں چپ ہوں

تقاضوں کی کہاں طاقت ہے مجھ فرقت کے مارے میں

بانگِ درا - علامہ اقبالؒ

پوری آیت ہے کہ :- قَالَ لَن تَرَانِي وَلَٰكِنِ انظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ
مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي ۔

ترجمہ :- کہا اللہ نے ہرگز نہ دیکھ سکے گا تو مجھ کو ولیکن نظر کر طرف پہاڑ کی پس
اگر قائم رہے جگہ اپنی پس البتہ دیکھ سکے گا تو مجھ کو ۔

پارہ - ۹ - رکوع - ۷

اس آیت کو مختلف شعراء نے اپنے اپنے کلام میں یوں کیا ہے کہ

بعید روح کے خالق سے ہے یار کی شوق
اگرچہ حق ہے اسے نار لن ترانی کا

کلیاتِ اکبر - اکبر الہ آبادی

لن ترانی کب تک اب جلوہ مجھے دکھلا ہی دے [1]
طالبِ دیدار ہوں مدت سے موسیٰ کی طرح

دیوانِ ہیکس - ہیکس جبل پوری

[1] کس کی آواز تھی وہ طور پہ بالائے شجر
لن ترانی کی جو موسیٰ نے سنی تھی آواز
امیر مینائی

خدا کا جدا تجھ سے طرز سخن

نہ ہو حرف، کیوں لن ترانی سے کم

کلیات نعت - مولوی محمد محسن کا

جس نے موسیٰ کو جھکایا طور پر

لن ترانی کا مزہ یہ کون تھا

اسی سے شیخی مارنا معنی بن گئے ہیں

باقیِ کلام اکبر - اکبر وارثی

جیسے تمہاری لن ترانی کے کرشمے دیکھے بھالے ہیں

جلوہ سامنے آ جائے ہم بھی آنکھ والے ہیں

غزلیات احسن - احسن مارہروی

کلیم اللہ کا دل روشن ہوا جس ضو فشانی سے

وہ جس کی آرزو بھڑکی جواب لن ترانی سے

شاہنامہ اسلام - حفیظ جالندھری

بعد جو ہو جائیں تیرے عاشق دھری رہے سب یہ لن ترانی

پھر اپنے دیدار کے دکھانے میں تجھ کو کچھ قیل و قال ہو گا!

دیوانِ حلیم - مرتب حفور احمد سلیم

بالیدن و تپیدن سترِ حیات و فن ہے

ہے خام وہ ترانہ جو حسن میں لن ترانی

کلکِ موج - عبد العزیز خالد

خاموش ہے عالمِ معانی

کہتا نہیں حرفِ لن ترانی

ضربِ کلیم - علامہ اقبال ؒ

سن کر جبریلِ امیں کا یہ پیغام

لَن تَنَالُوا البِرَّ حَتّٰی تُنفِقُوا

چمنستان - مولانا ظفر علی خاں

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ :- لَن تَنَالُوا

حَتّٰی تُنْفِقُوْا۔

ترجمہ:- ہرگز نہ پہنچو گے تم بھلائی کو یہاں تک کہ خرچ کرو تم۔

پارہ - ۴ - رکوع - ۱

لَیْسَ کَمِثْلِہٖ کی سیر کر تا رہا تو جس طرح

اپنا جمال دیکھئے - بزم مثال میں بھی آ

صوفیانہ نظمیں - درد کاکوروی

پوری آیت:- لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۔

ترجمہ:- نہیں مانند اس کی کوئی چیز اور وہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

پارہ - ۲۵ - رکوع - ۳

سن کر حکم لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی

محنت و کاوش کو سمجھا وجہ اعزاز بشر

غزلیات احسن - احسن مارہروی

قرآن پاک میں اس آیت کے لیے ارشاد باری ہے کہ

وَ اَن لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی

ترجمہ:۔ اور یہ کہ نہیں واسطے آدمی کے مگر جو کچھ سعی کی ہے

پارہ ۔ ۲۷ ۔ رکوع ۔ ۷

اس آیت کو اردو شعرائے نے بھی اپنے کلام میں استعمال کیا ہے

لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی کو بھول کر

آرزو میری بھی ہے کیسی بلا کی آرزو

خیالستان ۔ مولانا ظفر علی خاں

حکمِ حق ہے لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی

کھائے کیوں مزدور کی محنت کا پھل سرمایہ دار

بانگِ درا ۔ علامۂ اقبالؒ

زمین پر اسے ڈھونڈتے ہو عبث

ہے بالائے افلاک کا لُوْ مَدِیْن

مزدور میرے مصطفیٰ ۔ عبدالعزیز خالد

۲

قرآن پاک میں پوری آیت اس طرح ارشاد ہے کہ

اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ

ترجمہ :- تحقیق جو کچھ وعدہ دیے جاتے ہو تم البتہ آنے والا ہے

پارہ - ۸ - رکوع - ۳ [لہ]

محتاج عرضِ حال نہیں پیار کی جناب

پہچان لے گا عالم ثانی الصُّدُورِ آپ

دیوانِ رند معروف بہ گلدستۂ عشق - رند

پوری آیت ہے کہ :- وَ حُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ

ترجمہ :- اور حاصل کیا جاوے گا جو کچھ بیچ سینوں کے ہے

پارہ - ۳۰ - رکوع - ۲۸

میرا فرض میں نے ادا کر دیا

فیا اَیُّہا النَّاس بِمَا تَعْلَمُوْنَ

مزدور میر مخفیؔ - عبد العزیز خالد

لہ شانِ حضرت کا ہے تشدید ولام واللیل

صاد ما زاغ البصر سرمۂ چشم الکحل ممس کا کو ہودی

آیت ہے ما زاغ البصر وما طغیٰ

ترجمہ - جھپکی نہیں نگاہ اور نہ حد سے بڑھی

پوری آیت قرآن پاک میں یوں آئی ہے کہ:۔ وَکَمْ مِّنْ قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنٰھَا
فَجَآءَ ھَا بَاْسُنَا بَیَاتًا اَوْ ھُمْ قَآئِلُوْنَ.

ترجمہ:۔ اور بہت بستیاں ہیں کہ ہلاک کیا ہم نے ان کو پس آیا ان کے پاس
عذاب ہمارا رات کو سوتے یا وہ دوپہر کو سوتے تھے.

پارہ - ۸ - رکوع - ۸

اس قدرتِ خالق کی ہیں قدر ہمیں
ہے مَا قَدَرُ اللّٰہ سے ظاہر معقول

صوفیانہ نظمیں - درد کاکوروی

پوری آیت ہے کہ:۔ وَ مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ
ترجمہ:۔ اور نہ قدر پہچانی انہوں نے اللہ کی حق قدر اس کے کا.

پارہ - ۲۴ - رکوع - ۴

اسی آیت کو سید امجد حسین امجد کہتے ہیں کہ؎ جب مَا قَدَرُوا اللّٰہ خدا کہتا ہے
کیا کرتے ہو اپنی قدر دانی کے لیے

پیام امجد

احمد نے بخشی ہے مَا یَنْطِقُ کی جس کو سند

جو نکتہ سنج ہے رمز آشنائے کیف و کم

منتہٰا ۔ عبد العزیز خالد

قرآن پاک میں ارشادِ باری ہے کہ :۔ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْہَوٰی ۔

ترجمہ :۔ اور نہیں بولتا خواہش اپنی سے ۔

پارہ ۔ ۲۷ ۔ رکوع ۔ ۵

یہ پوری آیت ایک اور شاعر اکس ایاخ میں طرح آئی ہے

ہے جس کی شگفتہ رنگ تقریر

مَا یَنْطِقُ عَنِ الْہَوٰی کی تفسیر

کلیاتِ نعت ۔ مولوی محمد محسن ؒ

سہولت پسند و بہانہ تراش

بمشکل بجا لا رہیں مَا اُمِرُوْا

مزمور میرے مطّی ۔ عبد العزیز خالد

پوری آیت ہے کہ:- یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ عَلَیْھَا مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۔

ترجمہ:- اے لوگو جو ایمان لائے ہو بچاؤ جانوں اپنی کو اور لوگوں اپنوں کو آگ سے کہ ایندھن اس کا لوگ ہیں اور پتھر ہیں اوپر اس کے مقرر ہیں فرشتے سخت دل زور آور نہیں نافرمانی کرتے اللہ کی جو حکم کرے ان کو اور کرتے ہیں جو حکم کیے جاویں ۔

پارہ - ۲۸ - رکوع - ۱۹

جہاں پناہ تیری درگہہ عدالت میں
کسی کو دیوے اذیت کوئی معاذ اللہ

دیوانِ سودا - مرزا سودا

پوری آیت یوں ہے:- قَالَ مَعَاذَ اللّٰہِ اِنَّہٗ رَبِّیْٓ اَحْسَنَ مَثْوَایَ ۔

ترجمہ:- کہا پناہ پکڑتا ہوں میں اللہ کی تحقیق وہ رب میرا ہے اچھی طرح

ہے کیا اس نے اکہنا میرا۔

پارہ - ۱۲ - رکوع - ۱۳

اس آیت کو بہت سے شعراء اپنے کلام میں یوں کہتے ہیں کہ

بتو الہی خودی تم میں سمائی

معاذ اللہ گویا تم خدا ہو

دیوانِ عاصل - عاصل دہلوی

یہ اس کے تیر ستم کی روش معاذ اللہ

دلِ حزیں سے جو گذرا جگر کے پار ہوا

نورِ دل - ہادی مچھلی شہری والا

معاذ اللہ مثیلِ امتِ موسیٰ نہیں ہیں ہم

جہاں میں پیروانِ دینِ ختم المرسلین ہیں ہم

شاہنامہ اسلام - حفیظ جالندھری

معاذ اللہ یہ لرزہ فگن تجویز ستّاری

یہ عصیاں کوشی زندیقی یہ ظلمات پوشی عیاری

شاہنامہ اسلام جدید ۔ عامر عثمانی

میری الفت تعصب ہوگئی توبہ معاذ اللہ

کہ منہ سے کبھی نہ نکلے بات اور شرمندہ ہو جائے

سوز و ساز ۔ حفیظ جالندھری

نگاہ یاس و آہ عاشقاں و نالۂ بلبل

معاذ اللہ کتنی صورتیں ہیں ان کے پیکاں کی

نشاطِ روح ۔ اصغر حسین گونڈوی

تیرے جلوؤں کی حیرت آفرینی اے معاذ اللہ

نگاہوں نے جو دیکھا ہے زبانوں سے ادا کیوں ہے ۔ لمعاتِ ماہر ۔ ماہر القادری

حریم تیرا خودی غیر کی معاذ اللہ

دوبارہ زندہ نہ کر کاروبارِ لات و منات

ضربِ کلیم ۔ علامہ اقبالؒ

وزیر ہند کا سلف کیں معاذ اللہ

اور اُن کی تازہ عنایات سے خدا کی پناہ

نگارستان - مولانا ظفر علی خاں

ہے انساں کے لیے اس دور میں انساں کا خون جائز

معاذ اللہ انسانی شرف کی یہ زبوں حالی

لوازمِ حیات - یحییٰ اعظمی

ہیں اس کے طریقے عجیب و غریب

وہ دے رزق من حیث لا یعلمون

مزدور ہیں مصطفیٰ - عبدالعزیز خالد

قرآن پاک میں پوری آیت یوں ارشاد ہے کہ :- وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ.

ترجمہ :- اور جنہوں نے جھٹلایا نشانیوں ہماری کو البتہ درجہ بدرجہ کھینچیں گے

ہم اُن کو گمراہی میں جس طرح سے کہ نہیں جانتے۔

پارہ - ۹ - رکوع - ۱۳

مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ ہی پر ختم ہے قول منشٹ
کیوں عبث برپا ہے اتنا شور طفلاں ان دنوں

کلیاتِ اکبر ۔ اکبر وارثی

پوری آیت ہے کہ :- کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ ،

ترجمہ :- جو کوئی اوپر زمین کے ہے فنا ہونے والا ہے ۔

پارہ ۔ ۲۷ ۔ رکوع ۔ ۱۱

مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا کو بھی دیکھو بعد اُوْتِیْتُمْ
نہ مانوگے تو اک دن بیٹھ کھاؤگے جوتی تم

کلیاتِ اکبر ۔ اکبر الٰہ آبادی

قرآن پاک میں ارشاد باری ہے کہ :- قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ
وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا ،

ترجمہ :- کہہ جان حکم پروردگار میرے کے سے اور نہیں دیے گیے
تم علم سے مگر تھوڑا ۔ پارہ ۔ ۱۵ ۔ رکوع ۔ ۱۰

یہی وہ قوم ہے جس کے لیے نعمت کے منہ برسے

کہ اترے مَنّ و سلویٰ ان کی خاطر آسماں پر سے

شاہنامہ اسلام - حفیظ جالندھری

پوری آیت ہے کہ :- وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ۔

ترجمہ :- اور اتارا ہے ہم نے اوپر تمہارے من اور سلویٰ ۔

پارہ - ۱۶ - رکوع - ۱۳

ابرِ پیوستہ ان پہ سایہ کرے

مَنّ و سلویٰ بہر شب تازہ

کلکِ موج - عبدالعزیز خالد

ن

ناشئۃ اللیل آج سے دے گا میری روح کو نشو ونما

اقوم قیلا آج سے ہو گا میری مناجات کا معمول

خیالستان - مولانا ظفر علی خان

قرآن پاک میں یہ آیت یوں ارشاد ہے :- انّ ناشئۃ الّیل ھی

اشدّ وطاً و اقوم قیلا ۰

ترجمہ :- تحقیق اٹھنا رات کا وہ بہت سخت ہے کچلنے نفس کے میں اور

بہت سیدھا کرنے والا ہے ۔

پارہ - ۲۹ - رکوع - ۱۳

نحن اقرب کہہ کے گو مژدہ سنایا ہے تجھے

تو لگا رہ میں لگا رہ بابِ جاناں کو نہ چھوڑ

دیوانِ حلیم - مرتب حضور احمد سلیم

پوری آیت ہے :- و نحن اقرب الیہ من حبل الورید ۰

ترجمہ :- اور ہم بہت نزدیک ہیں طرف اس کی رگِ جاں سے ۔

پیام نحن اقرب وصل حور بیرہ کا مژدہ ہے — پارہ ۲۶ - رکوع - ۱۶

... جائے تو پردہ اٹھے معشوق مقصد کا — علی علا

اس آیت کے لیے ایک شاعر نے یہ شعر کہے ہیں

یہی نَحْنُ اَقْرَبُ کی سب گفتگو ہے

پھڑکتی ہوئی رگ میں دربردہ تو ہے

صوفیانہ نظمیں - درد کاکوروی

نَحْنُ اَقْرَبُ وہ محکم ہے جس نے کیا قرآن میں بجار

واللہ وہی ہے پوشیدہ فِی اَنْفُسِکُمْ دفِی اَنْفُسِکُمْ

صوفیانہ نظمیں - درد کاکوروی

علی و علیم و عزیز و عظیم

سلام اس کو نَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ

مزدور میر مصطفیٰ - عبدالعزیز خالد

قرآن پاک میں ارشادِ باری ہے کہ :- لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ

مِّنْهُمْ وَ نَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ .

ترجمہ :- نہیں جدائی ڈالتے ہم درمیان کسی کے ان میں سے اور ہم واسطے

ا وس کے مطیع ہیں .

پارہ - I - رکوع - ۱۶

یوں انائے حق ہے منصوری خودی

اور ہے نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ سہروردی

صوفیانہ نظمیں - درد کاکوروی

قرآن پاک میں ارشاد باری ہے کہ ! - اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ .

ترجمہ :- جب آوے مدد خدا کی اور فتح ہو مکہ .

پارہ - ۳۰ - رکوع - ۳۵

اسی آیت کو "شاہنامہ اسلام" میں یوں لایا گیا ہے .

یہی نَصْرٌ مِّنَ اللّٰه کا اصول جاودانی ہے

یہی اسلام کی شرطِ حصولِ کامرانی ہے

حفیظ جالندھری

کوئی حافظے ہیں ۔ کوئی ناظرے ہیں

حدیث اور قرآن میں نِعْمَۃَ اللّٰہِ

صوفیانہ نظمیں ۔ درود کا کورس

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اس آیت کو یوں فرماتے ہیں کہ

وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَمَا اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِّنَ الْکِتٰبِ

وَالْحِکْمَۃِ یَعِظُکُمْ بِہٖ ۔

ترجمہ :۔ اور یاد کرو اوپر اپنے اور جو کچھ اتارا ہے اوپر تمہارے

کتاب سے اور حکمت سے نصیحت کرتا ہے تم کو ساتھ اس کے ۔

پارہ - ۲ - رکوع - ۱۳

رکھو نعمت سینے میں آقا جی کو یاد

جب تلک اے درود دم میں دم رہے

سیر درود ۔ مرتب ظہیر احمد صدیقی

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اس آیت کو فرماتے ہیں کہ

فاذا سویتہ نفخت فیہ من روحی فقعوا لہٗ سجدین ۔

ترجمہ :- پس جس وقت کہ درست کروں اس کو اور پھونکوں بیچ اس کے روح اپنی میں سے پس گر پڑو واسطے اس کے سجدہ کرتے ہوئے۔

پارہ - ۲۳ - رکوع - ۱۴

امیر مینائی نے بھی اس آیت کو استعمال کیا ہے

نفخت فیہ من روحی کے معنی سے ہوا ثابت
خزانہ ہے محیط اس چشمہ روح مجرد کا

و

ملک سجدہ نہ کرتے آدم خاکی کو گر اس کی

امانت دار نورِ احمدی ہوتی نہ پیشانی

دیوانِ سودا۔ سودا

آیت ہے:۔ واذ قلنا للملائکۃ اسجدو لآدم فسجدوا الا ابلیس۔

ترجمہ:۔ اور جب ہم نے حکم دیا فرشتوں کو کہ سجدہ کرو آدم کو تو

سب سجدے میں گر پڑے۔ سوائے شیطان کے۔

پارہ۔ ۱۔ رکوع۔ ۷

چہرہ گل رنگ و زلف موج زن خوبی ہیں

آیت جنات تجری تحتھا الانہار

ولی دکھنی

پوری آیت ہے۔ واعد لھم جنت تجری تحتھا الانہار خالدین فیھا

ابدا۔ ترجمہ:۔ اور تیار کر رکھے ہیں واسطے ان کے باغ

کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں وہ انہی میں ہمیشہ رہا کریں گے۔

پارہ ۔۱۱۔ رکوع ۱

سے اس جلوس سے بیروں گے بہشت میں داخل
سبھو نکو بخشیں گے جنات تحتہا الانہار
- منیر شکوہ آبادی

بحکم اعدوالہم ما استطعتم
بڑھے جس قدر اپنی طاقت بڑھاؤ
ظفر علی خاں

آیت ہے - واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ
ترجمہ :- اور تیار کرو ان کی لڑائی کے واسطے جو کچھ جمع کر سکو قوت سے -
پارہ - ۱۰ - رکوع - ۲

غنی ہے ذات تیری دونوں عالم سے ہے مستغنی
نہ پھر کس طرح از ساں میں استغناء کی عبرت کا
علی علی

آیت ہے :- واللہ الغنی وانتم الفقراء -
ترجمہ :- اور اللہ بے نیاز ہے اور تم محتاج ہو - پارہ - ۲۶ - رکوع - ۸

۸۔ یاد کر بھولا ہوا والرجز فاھجر کا سبق
شرک کی رسموں سے باز آ کفر کی ریتوں کو چھوڑ

مولانا ظفر علی خان

پوری آیت قرآن پاک میں یوں ارشاد ہے

وثیابک فطھر والرجز فاھجر

ترجمہ:- اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور گندگی سے دور رہ

پارہ - ۲۹ - رکوع - ۱

ہے امید قوی بخشش کی ترے فضل سے ہم کو
منا شدہ غضب پر ہے تیری رحمت کی سبقت کا

علی

آیت ہے:- ورحمتی وسعت کل شئی

ترجمہ:- اور میری رحمت ہر چیز میں شامل ہے

پارہ - ۹ - رکوع - ۹

ہے وہ افق بہ افق وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِق

اسی کے جلوے کی شق حسینِ مطشینِ عالم

منحمنا ۔ عبدالعزیز خالد

پوری آیت ہے کہ :۔ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِق

ترجمہ :۔ قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنے والے کی ۔

پارہ ۔ ۳۰ ۔ رکوع ۔ ۱۱

جمالِ صبح میں وَالشَّمس کی رعنائی ہے

سوادِ شب میں ہے وَاللَّیلِ اِذَا کی زیبائی

میکدہ معنی دیوانِ درد ۔ درد کاکوروی

پوری آیات قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ یوں فرماتے ہیں کہ :۔

وَالشَّمسِ وَضُحٰھَا ۔ وَاللَّیلِ اِذَا یَغشٰھَا ۔

ترجمہ :۔ قسم ہے سورج کی اور دھوپ اس کی کی ۔ اور رات کی جب ڈھانک لے اس کو ۔

پارہ ۔ ۳۰ ۔ رکوع ۔ ۱۴

اس آیت کو شعراء اپنے کلام میں یوں لائے ہیں۔

درود ان پر کہ ہے وَالشَّمس جن کا عارضِ انور

سلام ان پر کہ ہیں وَالنَّجم جن کے خال سر تا سر

صوفیانہ نظمیں ۔ درد کاکوروی

ہے چہرہ آپ کا وَالشَّمس وَالضُّحیٰ وَالفَجر

درود پڑھ کے لی ہے ضیائے گویائی

دیوانِ درد ۔ درد کاکوروی

درود ان پر کہ جن کا وَالضُّحیٰ چہرہ ہے نورانی

سلام ان پر کہ ہیں وَاللَّیل گیسو جن کے قرآنی

صوفیانہ نظمیں ۔ درد کاکوروی

پوری آیت ہے کہ :- وَالشَّمسِ وَضُحٰہَا ۔ وَاللَّیلِ اِذَا یَغشٰہَا ۔

ترجمہ :- قسم ہے سورج کی اور دھوپ اس کی کی۔ اور رات کی جب ڈھانک لے اس کو۔

پارہ - ۳۰ - رکوع - ۱۶

اس آیت کو اور شعراء نے بھی اپنے کلام میں استعمال کیا ہے

دیکھے وَالضُّحیٰ جمال اور اِذَا سَجیٰ کمال

خال بخال خد لحظ نکتہ بہ نکتہ مو بہ مو

دیوانِ درد میکدہ معنیٰ - درد کاکوروی

دوسری پوری آیت یوں ہے :- وَاللَّيْلِ اِذَا سَجیٰ .

ترجمہ :- اور رات کی جب ڈھانک لیوے. پارہ - ۳۰ - رکوع - ۱۶

وَالضُّحیٰ وصفِ رخِ حضرت ہے کیا کافی نظے

سینکڑوں مصحف بھی وصفِ حسن کی تفسیر ہیں

باغِ کلامِ اکبر - اکبر وارثی

اندھیرے کی ہر ظلمت لازمی تھی حسن اجالے سے

ظہورِ وَالضُّحیٰ تھا آج کملی والے سے

شاہنامہ اسلام - حفیظ جالندھری

سفر میں جس کو شجر جھک کے سایہ کرتے ہیں

وہ وَالضُّحیٰ رُخ دریجاں نفس، نسیم نسیم

منحمنا - عبد العزیز خالد

شمس وصفِ رخ و لیلین ہے وصفِ دنداں

وَالضُّحیٰ وصفِ جبینِ نور ہے وصفِ گردن

کلیاتِ نعت - مولوی محمد محسن

جو حکم وَاعْتَصِمُوا ہم کو ہے بِحَبْلِ اللہ

بتائیے کہ کہاں ہے وہ حبل عالم میں

کلیاتِ اکبر - اکبر آلہ آبادی

پوری آیت قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ یوں فرماتے ہیں کہ

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

ترجمہ:- اور محکم پکڑو سا تھ رسی اللہ کے اکٹھے اور مت متفرق ہو۔

پارہ - ۴ - رکوع - ۲

اسی آیت کو ایک اور شاعر نے اپنے کلام میں یوں استعمال کیا ہے

پیام جس کا ہے وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ

کیا دماغ و دل منفعل کو جس نے ہیم

منحمنا - عبدالعزیز خالد

وَالْعَصْر پکارا ہے خدا کی

اے ابن البشر نہ کر بھروسا

فلک موج - عبدالعزیز خالد

پوری آیت قرآن پاک میں یوں ہے۔ وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ

ترجمہ۔ قسم ہے عصر کی تحقیق آدمی البتہ بیچ زیان کے ہے۔

پارہ - ۳۰ - رکوع - ۲۸

اطراف بیاضی مطلع صاف

وَالتَّکْبِیْر کے حاشیے پہ کرشاف

کلیات نعت - مولوی محمد محسن

قرآن پاک میں ارشادِ باری ہے کہ :- وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ

ترجمہ :- اور قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی اور جفت کی اور طاق کی اور رات کی جب چلنے لگے۔

پارہ ۔ ۳۰ ۔ رکوع ۔ ۱۴

اسی آیت کو ایک شاعر اپنے کلام میں یوں لائے ہیں

درود ان پر جنہیں لیلین سے خالق نے فرمایا
سلام اُن پر جنہیں والفجر سے حق کا خطاب آیا

صوفیانہ نظمیں - درد کاکوروی

زلفِ وَاللَّيْلِ ہیں خمِ صفت گیسو ہیں
رخِ پرنور پہ ان کے دونوں کو مل کھانے دو

دیوانِ درد - درد کاکوروی

پوری آیت ہے :- وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ

ترجمہ :- اور قسم ہے رات کی جب ڈھانک لے ۔

پارہ - ۳۰ - رکوع - ۱۷

نامِ خدا سوادِ تحریر

وَالَّیلِ اِذَا یَغشٰی کی تفسیر

کلیاتِ نعت - مولوی محمد محسنؒ

قرآن پاک میں ارشاد باری ہے کہ وَالَّیلِ اِذَا یَغشٰی ۔

ترجمہ :- اور رات کی جب ڈھانک لیوے ۔

پارہ - ۳۰ - رکوع - ۱۸

ایک اور شاعر نے اس آیت کو اپنے کلام میں یوں کہا ہے کہ

کریں تلاوت وَالَّیلِ اِذَا یَغشٰی زلفیں

سیاہ رات کے سائے میں حلقہ ہائے ہمہ

منجملہ - عبد العزیز خالد

آج وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی کے معنی کھل گئے

کالی کالی زلف والے مصطفٰے ہم ہی تو ہو۔

ریاض اکبر ۔ اکبر وارثی

اللہ تعالے قرآن پاک میں فرماتے ہیں کہ ۔ وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ۔

ترجمہ :۔ اور قسم ہے رات کی جب ڈھانک لے ۔

پارہ ۔ ۳۰ ۔ رکوع ۔ ۱۷

وَالَّیْلِ کو ختم کر چکا ہے

آمادہ دورِ وَالضُّحٰی ہے

کلیاتِ نعت ۔ مولوی محمد محسن

پوری آیت قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ

وَالضُّحٰی ۔ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی

ترجمہ :۔ قسم ہے دن چڑھے کی اور رات کی جب ڈھانک لیوے ۔

پارہ ۔ ۳۰ ۔ رکوع ۔ ۱۸

خواہ ملحد ہے کہ نیچر ہو گیا میرا مسین

اور فلک کی ہے صدا وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْن

کلیاتِ اکبر - اکبر الٰہ آبادی

پوری آیت ہے: وَ یَمْکُرُوْنَ وَ یَمْکُرُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْن .

ترجمہ:- اور مکر کرتے تھے وہ اور مکر کرتا تھا اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ

نیک مکر کرنے والوں کا ہے .

پارہ - ۹ - رکوع - ۱۸

تو معنیٔ وَالنَّجم نہ سمجھا تو عجب کیا ہے

ہے تیرا مد و جزر ابھی چاند کا محتاج

ضربِ کلیم - علامہ اقبالؒ

پوری آیت قرآن مبارک میں یوں ارشاد ہے کہ

وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی

ترجمہ:- قسم ہے تارے کی جب گرے . پارہ - ۲۷ - رکوع - ۵

نہاں یہ نکتہ ہے وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا میں

ہو سیر چشم نہ زنہار طامع و ناقہم

منجمنا - عبدالعزیز خالد

قرآن پاک میں ارشاد باری ہے کہ وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا

ترجمہ :- قسم ہے اُن فرشتوں کی کہ بند کھول دیتے ہیں جان کا بدن سے

بند کھول دینے کر۔

پارہ - ۳۰ - رکوع - ۳

ملمع ہے آخر اتر جائے گا

وَ بِالْبَاطِلِ الْحَقَّ بِمَا تُلْبِسُوْنَ

منزور میر عظمیٰ - عبدالعزیز خالد

پوری آیت ہے کہ - یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ

الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔

ترجمہ - اے اہلِ کتاب کیوں ملاتے ہو سچ کو ساتھ جھوٹ کے اور چھپاتے

بلد حق کو تم جانتے ہو

پارہ - ۳ - رکوع - ۱۵

عرش پر کرسی بچھائے ہے مراد ہیں رسا

اس بیان آیہ مضمون ہے کہ وحیٌ یوحیٰ

کلیات نعت - مولوی محمد حسن رح

پوری آیت قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ یوں فرماتے ہیں کہ

اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی

ترجمہ :- نہیں وہ مگر وحی کہ بھیجی جاتی ہے۔

پارہ - ۲۷ - رکوع - ۵

کہ اب حاصل دولت کیا ہے

وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ

بیاض امجد - سید امجد حسین امجد

پوری آیت ہے کہ :- وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ

ترجمہ:- اور مہربانی پروردگار تیرے کی بہت بہتر ہے اُس چیز سے کہ جمع کرتے ہیں۔

پارہ - ۲۵ - رکوع - ۹

ہیں مشہور مصحفی کی شہرت میں دوال

وَلَذٰلِكَ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ

مرزور مہر سعتی - عبدالعزیز خالد

پوری آیت یوں ہے کہ:- قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ۔

ترجمہ:- کہہ کیا یہ بہتر ہے یا بہشت ہمیشہ رہنے کی کہ وعدہ دیے گئے ہیں پرہیزگار۔

پارہ - ۱۸ - رکوع - ۱۷

تھے دنیا میں خوش بخت و اقبال مند

وَفِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ

مرتبہ میر مصطفیٰ - عبدالعزیز خالد

پوری آیت :- لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ

ترجمہ :- بے شک یہ گروہ بیچ آخرت کے وہی ہیں ٹوٹا پانے والے .

پارہ - ۱۲ - رکوع - ۲

نہیں ہے کسی شرح و تفصیل کی

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ

مرتبہ میر مصطفیٰ - عبدالعزیز خالد

قرآن پاک میں ارشاد باری ہے کہ :- وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَا اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ

ترجمہ :- اور اگر ہم اتارتے طرف ان کی فرشتے اور بولتے ان سے مردے اور اکٹھا کر دیتے ہم اوپر ان کے ہر چیز کو مقابل نہ ہوتا کہ ایمان لاویں مگر یہ کہ چاہے اللہ و لیکن اکثر ان کے جاہل ہیں

پارہ - ۸ - رکوع - ۱

ہر اک شے سے بڑھ کر ہے اپنی بشر

مگر یہ اس کو دکھے ذرا یعلمون

مرحوم میر مفتی ۔ عبدالعزیز خالد

پوری آیت یہ ہے کہ :۔ کذٰلک العذاب ولعذاب الاٰخرۃ اکبر

لو کانوا یعلمون

ترجمہ :۔ ایسی طرح ہے عذاب اور البتہ عذاب آخرت کا بہت بڑا ہے

اگر سمجھ جاتے ۔

پارہ ۔ ۲۹ ۔ رکوع ۔ ۲

ضلالت میں ضائع کریں زندگی

وہ دیں خود کو دھوکا وما یشعرون

مرحوم میر مفتی ۔ عبدالعزیز خالد

قرآن پاک میں ارشاد باری ہے کہ :۔ وما یخدعون الا انفسہم وما یشعرون

ترجمہ :۔ اور نہیں فریب دیتے مگر جانوں اپنی کو اور نہیں سمجھتے ۔

پارہ ۔ ۱ ۔ رکوع ۔ ۲

کریں ظالم انکار آیاتِ حق

نہ ہوں سر بہ سجدہ وَ ہُم سالمون

منظور میر مفتی - عبد العزیز خالد

پوری آیت ہے :- وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سَالِمُوْنَ ،

ترجمہ :- اور تحقیق تھے بلائے جاتے طرف سجدے کی اور وہ سالم تھے

پارہ - ۲۹ - رکوع - ۲

بے بہری و سہو کا عذر لنگ

کریں اور بد اگر وَہُم یعلمون

منظور میر مفتی - عبد العزیز خالد

قرآن پاک میں ارشادِ باری ہے کہ :-

وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ،

ترجمہ :- اور قسم کھاتے ہیں اوپر جھوٹ کے اور وہ جانتے ہیں ،

پارہ - ۲۸ - رکوع - ۳

غم ان کے لیے راح و ریحان و روح

یستبشرون و یستبشرون

حضرت سید مفتی - عبدالعزیز خالد

پوری آیت یوں ہے کہ :- وما ارسلنا فی قریۃ من نبی الا

اخذنا اھلھا بالباساء والضراء لعلھم یضرعون .

ترجمہ :- نہیں بھیجا ہم نے بیچ کسی بستی کے کوئی نبی مگر پکڑا ہم نے لوگوں اس کے کو

ساتھ فقر کے اور مرض کے تو کہ وہ عاجزی کرتے ہیں .

پارہ - ۹ - رکوع - ۲ ـہ

نہ بھیجیں سنی عصمت و عدل کو

یھدون بالحق وبہ یعدلون

حضرت سید مفتی - عبدالعزیز خالد

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اس آیت کو مدلل فرماتے ہیں کہ

ومن قوم موسیٰ امۃ یھدون بالحق وبہ یعدلون .

ـہ کہا یالیتنی کنت ترابا عرش اعظم نے آیت — و یقول الکافر یالیتنی کنت ترابا
قدم جب سید عالم کا مبروک زمین ایا الحد حسین امجد ترجمہ اور کہنے لگا کاش میں مٹی ہوتا

ترجمہ:- اور قوم موسیٰ کی سے ایک جماعت ہے کہ ہدایت کرتی ہے ساتھ

حق کے اور ساتھ اسی کے عدل کرتے ہیں

پارہ - ۹ - رکوع - ۱۰

کس عتاب و قوسین کا راز کھولا

کس معنی ہل اتیٰ بن کے آیا

لمعاتِ ماہر - ماہر القادری

پوری آیت ہے کہ:- ہَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ شَیْـًٔا مَّذْكُوْرًا

ترجمہ:- تحقیق ہے آیا ہے اوپر آدمی کے ایک وقت زمانہ میں سے کہ نہ تھا کچھ چیز ذکر کیا گیا

پارہ - ۲۹ - رکوع - ۱۹

مصحف اندیشہ ہے بابر ہیں گو تیرے شہید
اس پہ بھی ہے وردِ زباں ہے رات دن ھل من مزید

آب بقا - خان احمد حسین خان

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اس آیت کریمہ میں فرماتے ہیں کہ
یَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ.
ترجمہ :- جس دن کہیں گے ہم دوزخ کو کیا بھری تو اور کہے گی وہ کیا کچھ ہے زیادتی

پارہ - ۲۶ - رکوع - ۱۷

ہیں اسلام کے داعی و مقتدی
مگر هُم بِالْآخِرَةِ يُوقِنُوْنَ

مزدور مسیر سقتی - عبدالعزیز خالد

ارشادِ باری قرآن پاک میں یوں ہے :- وَ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُوْنَ.
ترجمہ :- اور ساتھ آخرت کے وہ یقین رکھتے ہیں

پارہ - ۱ - رکوع - ۱

سمجھنے میں شعروادب کا مقام

ہیں خوش فکر بالضمن ھُم کارِھون

مزدور میرِ مفتی - عبدالعزیز خالد

پوری آیت یہ ہے - لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَۃَ مِنْ قَبْلُ وَ قَلَّبُوا لَکَ الْاُمُورَ

حَتّٰی جَآءَ الْحَقُّ وَ ظَھَرَ اَمْرُ اللّٰہِ وَ ھُمْ کَارِھُوْنَ -

ترجمہ :- البتہ تحقیق چاہا تھا انہوں نے فتنہ پہلے اس سے اور یہاں تک

الٹ پلٹ کیا تھا واسطے تیرے کاموں کو یہاں تک کہ آیا حق اور ظاہر

ہوا حکم خدا کا اور وہ ناخوش رکھنے والے تھے

پارہ - ۱۰ - رکوع - ۱۳

گرفتارِ آزار اصحابِ نار

اور اَصحٰبُ الجنّۃِ ھُمُ الفائزون

مزدور میرِ مفتی - عبدالعزیز خالد

قرآن پاک میں اللہ تعالٰی اس آیت کو یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ

ترجمہ:- رہنے والے بہشت کے وہی ہیں مراد پانے والے.

پارہ - ۲۸ - رکوع - ۶

خدا مست ہے خالدؔ بے نوا

سمجھتا نہیں ھُمْ لَہٗ نٰصِحُوْن

مزدور میر معلّٰی - عبدالعزیز خالد

پوری آیت ہے کہ:- وَحَرَّمْنَا عَلَیْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ

اَدُلُّكُمْ عَلٰی اَهْلِ بَیْتٍ یَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ.

ترجمہ:- اور حرام کر دیا ہم نے اوپر اس کے دودھ دائیوں کا پہلے سے

پس کہا اس نے کیا دلالت کروں میں تم کو اوپر ایک گھر والوں کے کہ پالیں

اس کو واسطے تمہارے اور وہ واسطے اس کے بہت خیر خواہ ہیں۔

پارہ - ۲۰ - رکوع - ۴

کریں نیکیوں کے لیے دوڑ دھوپ

یہ قول و عمل ھُمْ لَہَا سَابِقُوْن

منشور سپیر مشتی - عبدالعزیز خالد

پوری آیت ہے کہ :- اُولٰٓئِکَ یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَھُمْ لَہَا سٰبِقُوْنَ ۔

ترجمہ :- یہ لوگ جلدی کرتے ہیں بھلائیوں کے اور وہ طرف اُن کی آگے نکل جانے والے ہیں ۔

پارہ - ۱۸ - رکوع - ۴

خدا کا نام لے کر مالوی جی بھی پکار اُٹھیں

ھُوَ الظَّاھِرُ ھُوَ الْبَاطِنُ ھُوَ الْاٰخِرُ ھُوَ الْاَوَّلُ

چمنستان - مولانا ظفر علی خاں

قرآن پاک میں ارشادِ باری ہے کہ :- ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۔

ترجمہ :- وہ ہے سب سے پہلے اور سب سے پیچھے اور سب سے ظاہر اور سب سے

چھپا ہوا اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔

پارہ - ۲۷ - رکوع - ۱۷

بت سے سر اسلت ہے تو عنوان سادہ چھوڑ

ناخوش کہیں نہ ہوں وہ ھوَ المستعان لکھ

کلیاتِ اکبر - اکبر آلہ آبادی

پوری آیت ہے کہ :- وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ۔

ترجمہ :- اور اللہ سے مدد مانگی گئی ہے اوپر اس چیز کے کہ بیان کرتے ہو تم ۔

پارہ - ۱۲ - رکوع - ۱۲

کاے ذاکر و شاغل ھوَ اللّٰہ

از لفظ احد مگر تفکر کن

پیامِ امجد - سید امجد حسین امجد

قرآن پاک میں ارشادِ باری ہے کہ :- قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۔

ترجمہ:- کہہ دے محمدؐ وہ اللہ ایک ہے

پارہ - ۳۰ - رکوع - ۳۷

اس آیت کو اردو شعراء نے بھی اپنے کلام میں رقم کیا ہے۔ کہ:-

ھُوَ اللّٰہُ ایک ساغر ہے ترا درکار دو پردہ

بجائے مدہوشی مری عقل ہے ہشیار در پردہ

صوفیانہ نظمیں - درد کاکوروی

یہ گویا اب بلا رہیں ہے رہ تھا گرد پھر پھر کر

ھُوَ اللّٰہُ اَحَدْ کہتے تھے بت سجدے میں گر گر کر

شاہنامہ اسلام - حفیظ جالندھری

کس کی ہیبت سے صنم سہمے ہوئے رہتے تھے؟

منہ کے بل گر کے ھُوَ اللّٰہُ اَحَدْ کہتے تھے؟

بانگِ درا - علامہ اقبالؒ

ک

بحوالہ اُن کا لخت جگر

یٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ

پیام احمد ۔ سید احمد حسین احمد

پوری آیت ہے کہ :۔ قَالَ یٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ۔

ترجمہ :۔ کہا اے باپ میرے کر جو کچھ حکم کیا جاتا ہے تو شتاب پاوے گا تو مجھ کو تو اگر چاہے اللہ نے صبر کرنے والوں سے ۔

پارہ ۔ ۲۳ ۔ رکوع ۔ ۷

یہ مصرعہ وحی جو یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ہے

قیام شب سے رہے جس کے ساتھ پاس حرم

منجملہ ۔ عبد العزیز خالد

ارشاد باری قرآن پاک میں ہے کہ : یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۔

ترجمہ :۔ اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا رہ کر رات کو مگر تھوڑا ۔

پارہ ۔ ۲۹ ۔ رکوع ۔ ۱۳

ایک عمل ہوتا ہیں سب کے ساتھ

یُحشر النّاس علیٰ نیاتہم

از پیام اقبال - سید احمد حسین امجد

پوری آیت یوں ہے کہ: قال موعدکم یوم الزینۃ وان یحشر النّاس ضحیٰ.

ترجمہ:- کیا وعدہ گاہ تمہارا دن زینت کا ہے اور یہ کہ اکھٹے کیے جاویں گے لوگ دن چڑھے.

پارہ - ۱۶ - رکوع - ۱۲

کیا اس کے رشحق کے حق میں خدا نے

یدعو ثبورا و یصلیٰ سعیرا

باغ کلامِ اکبر - اکبر وارثی

قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ:- فسوف یدعوا ثبورا و یصلیٰ سعیرا.

ترجمہ:- میں البتہ پکارے گی ہلاکی کو اور داخل ہوگا دوزخ میں.

پارہ - ۳۰ - رکوع - ۹

یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ

حق پرست خدا کے ہاتھ کا رنگ

صوفیانہ نظمیں - درد کاکوروی

پوری آیت ہے کہ - یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ ۔

ترجمہ :- ہاتھ اللہ کا ہے اوپر ہاتھوں ان کے کے پس جس نے عہد توڑا

پس سوائے اس کے نہیں کہ عہد توڑا اوپر جان اپنی کے ۔

پارہ - ۲۶ - رکوع - ۹

حضرت رعد کا بیان جوش و خروش دیکھ کر

سب نے کہا یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ

کلیاتِ اکبر - اکبر الہ آبادی

پوری آیت ہے کہ :- وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ ۔

ترجمہ :- اور تسبیح کرتا ہے گرجنے والا ساتھ تعریف اس کی کے

پوری آیت ہے کہ:۔ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى۔

ترجمہ:۔ اور البتہ شتاب دیوے گا تجھ کو پروردگار تیرا پس راضی ہوگا۔

پارہ۔ ۳۰۔ رکوع ۱۸

يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ ہے مہر

بے حمدیدہ جہاں استر خدا

ھوطیاما تظیں ۔ حرد گاکوردی

قرآن پاک میں ارشاد باری ہے کہ:۔ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ۔

ترجمہ:۔ تحقیق اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔

پارہ۔ ۱۷۔ رکوع۔ ۹

نہ ساز و ساب سے نہ تعداد میں

بایہا میعم ابہم یُنْصَرُوْنَ

منزو میر سفتی ۔ عبدالعزیز خالد

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں یوں فرماتے ہیں کہ۔

وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ وَهُمْ لَا يُنْصَرُونَ

ترجمہ:- اور البتہ عذاب آخرت کا بہت رسوا کرنے والا ہے اور

وہ نہیں مدد کیے جائیں گے۔

پارہ - ۲۴ - رکوع - ۱۶

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام

چشمِ مسلم دیکھ لے تفسیر حرفِ یَنْسِلُوْنَ

بانگِ درا - علامہ اقبالؒ

پوری آیت یہ ہے:- حَتّٰی اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ

كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ -

ترجمہ:- یہاں تک کہ کھولے جاویں یاجوج اور ماجوج اور وہ

ہر اونچان سے دوڑتے ہوں گے۔

پارہ - ۱۷ - رکوع - ۷

بھلائی کی مد میں جو دیتے ہو تم
یُوَفَّ اِلَیْکُمْ وَلَا تُظْلَمُوْنَ

مرسلہ میر مفتی - عبدالعزیز خالد

قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ :- اَللّٰہُ یَعْلَمُہُمْ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یُوَفَّ اِلَیْکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۔

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ جانتا ہے ان کو اور جو کچھ خرچ کرو گی چیز سے بیچ راہ خدا کے پورا پہنچایا جائے گا طرف تمہاری اور تم نہ ظلم کیے جاؤ گے

پارہ - ۱۰ - رکوع - ۴

انگو رکھیے اے مکاں ! دل سے تیرے کیا دھواں
جس کی صورت سے عیاں ہیں معنیٔ یوم الدخان

آب بقا - خان احمد حسین خان

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں اس آیت کو یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ
فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ

ترجمہ: - پس منتظر رہ اُس دن کہ لاوے گا آسمان دھواں ظاہر۔

پارہ - ۲۵ - رکوع - ۱۴

فرمایا کہ یُؤمِنُونَ بِالْغَیْبِ کے تحت

ہم طاقت غیبی کو خدا کہتے ہیں

بیاض امجد - سیّد امجد حسین امجد

ارشادِ باری قرآن پاک میں یوں ہے کہ : اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ
بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ۔

ترجمہ: - وہ جو ایمان لاتے ہیں ساتھ غیب کے۔ اور قائم رکھتے ہیں
نماز کو اور اُس چیز سے کہ دی ہے ہم نے اِن کو خرچ کرتے ہیں۔

پارہ - I - رکوع - I

اردو ادب میں مذہب
کے
اثرات

(ضمیمہ)

اردو ادب میں اسلام کا اثر بہت زیادہ ہے مسلمان
فاتحین کے سامنے فتوحات کے ساتھ ساتھ مذہب اور ادب
بھی تھا۔ اس لیے جتنے بھی مسلمان فاتحین اقصائے عالم میں
پھیلے قرآن و رسول ہی ان کا محور رہا۔ جو کچھ بھی کیا جاتا
قرآن اور حدیث کے حوالے سے کیا جاتا۔ اس لیے فارسی یا اردو
زبان میں جو کچھ بھی آیا وہ سب عربی کا فیض تھا اور اس
میں اسلامی قدریں جزو لاینفک تھیں۔

فارسی سے جتنے مذہبی معتقدات اردو کو
ملے ہیں اگر غور کیا جائے تو ان کی تہہ میں عربی کی روح
کارفرما نظر آئے گی یہ دوسری بات ہے کہ اردو بلحاظ فن
اور لسانی حیثیت سے فارسی کا اثر زیادہ قبول کر گئی۔
لیکن سرچشمہ عربی ہی رہا۔ اسلام نے اردو کو اس
قدر ذخیرہ فراہم کیا کہ اگر اردو بالکل جداگانہ

بنیادوں پر استوار ہوتی تو صدیوں تک اتنا ذخیرہ فراہم
نہیں کر سکتی تھی۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوۃ۔ توحید۔ قیامت
وغیرہ تمام اصطلاحات تبلیغ مذہب کے ساتھ ساتھ ادب
میں آگئیں۔ اس قسم کا بہت سا مواد اردو کا جزو بن گیا۔
ہندوستان کے رہنے والے عوام اس قدر عربی دان
نہ تھے کہ وہ زبان دانوں کی طرح عربی میں تمام احادیث
اور کلامِ پاک کے نکات سمجھ لیتے۔ اس لیے ان کو اپنی زبان
میں تفاسیر و اشارات کی ضرورت پڑی۔ چنانچہ ڈاکٹر اعجاز حسین
نے بڑا اچھا فیصلہ کیا ہے کہ " اعتقادات کی ترجمانی اپنی زبان
میں کرنا ایک مذہبی فریضہ تھا۔ اس کے ادق مسائل پر غور کرنا
اور لوگوں کے سامنے اس طرح پیش کرنا کہ مفہوم ذہن نشین
ہو جائے بجائے خود ذہنی ارتقاء کے لیے زبردست امداد کی
صورت تھی جو لوگ مذہبی امور پر قلم اٹھاتے تھے اوّل تو

خود دوسری زبانوں کے اور کم سے کم عربی کے عالم ہوتے تھے
ادب کی لطافتوں اور نزاکتوں سے واقف ہوتے تھے۔ اور دوسرے
موضوع پر بحث کرنے میں ایک وجدانی کیفیت محسوس کرتے تھے
کیونکہ مذہب سے والہانہ وابستگی دنیا کی ہر لذت سے زیادہ مسرت
پہنچاتی تھی۔ اس وجہ سے وہ نہایت فصیح و بلیغ عبارت اردو
میں لانے کی کوشش کرتے تھے۔ اور مذہبی جذبات کو آسودہ
کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ غور و فکر کے ساتھ سوچتے تھے اور
آسان سے آسان طریقے پر لوگوں کے سامنے پیش کرتے تھے۔ (۱)

اردو کی پیدائش کے صدیوں پہلے سرور کائنات[۲]
خلفائے راشدین اور ائمہ کا دور گزر چکا تھا ان کے متعلق
جو کچھ معلوماتی ذخیرہ ملا وہ عربی سے اردو کو مل سکا۔

---

(۱) مذہب اور شاعری از ڈاکٹر اعجاز حسین صاحب ص نمبر ۹۹۔ ۵

ہم اپنی روزانہ گفتگو میں بلا تکلف بلا ارادہ بہت سے محاورات۔ تلمیحات و ضرب الامثال عربی کے بول جاتے ہیں اب تو یہ سب اردو کا ایک جزو بن گئے ہیں۔ مثلاً سبحان اللہ۔ معاذ اللہ۔ بسم اللہ۔ جزاک اللہ۔ لاحول ولا قوۃ وغیرہ اپنے اپنے موقع پر بولتے ہیں۔ اور اپنے کلام میں جوش و جمعیت پیدا کر دیتے ہیں۔

اسلام ایک ہمہ گیر مذہب ہے پوری حیات انسانی پر محیط ہے اس لیے اس میں معاشرت کے تمام آداب اور اصول و قواعد ملتے ہیں۔ چونکہ اسلامی احکام کی اصلی زبان عربی تھی۔ اس لیے ترجمہ کے باوجود اصل لفظ اردو میں ویسے ہی رہ گئے۔ مذہبی اصطلاحات کے طور پر جو الفاظ اردو میں داخل ہو گئے۔ وہ اتنے ہیں کہ اردو زبان آج ان ہی سے جگمگا رہی ہے۔

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اصل عرب نے بھی اپنی ادبی ترقی
کے دور میں طب - فلسفہ - منطق - تعبیر - نجوم - علم بیان،
وغیرہ وغیرہ علوم میں دنیا کے استاد ہونے کا شرف حاصل
کیا اور جب یہ علمی سرمایہ اردو کو ورثہ میں ملا تو لازمی طور پر
وہ اصطلاحات اردو میں ہر علم کو منتقل ہوگئیں - کیونکہ
ان اصطلاحات کے ترجمے کرنے میں وہ معنویت اور جامعیت باقی
نہیں رہتی تھی - جو عربی کے ایک لفظ میں سموئی ہوئی تھیں - پڑھنے
والے نے ایک ہی لفظ میں پورا مفہوم سمجھ لیا اور نفس مضمون
زیادہ سے زیادہ عام فہم اور دلنشیں بن گیا

پھر ایک بات یہ بھی ہے کہ زبان میں جامعیت اور
بلاغت بلکہ ابلاغ مضمون کا ایک ذریعہ بکثرت تلمیحات
کا وجود بھی ہے اس کے لیے اردو کو در بدر بھٹکنا نہ پڑا
دنیا کی قدیم ترین زبان عربی سے تلمیحات بآسانی میسر

آگنیس۔ اردو کے مبلغین زیادہ تر مسلمان تھے جن کو روحانی طور پر عربی سے والہانہ لگاؤ اور موانست تھی۔ اس لیے تلمیحات کو پورا ذخیرہ اور مکمل خزینہ مل گیا۔ مختصراً ضروری تلمیحات ملاحظہ ہوں۔ جن سے اسلامی اقدار پر کماحقہ، روشنی پڑتی ہے۔ مثلاً۔ آدم و حوا۔ ابلیس۔ اصحاب کہف اصحاب فیل۔ نوحؑ۔ زمزم۔ موسیٰؑ۔ حاتم۔ خضر۔ زلیخا۔ خندق۔ خیبر۔ ذوالفقار۔ سدرہ۔ حجر اسود۔ شداد۔ نمرود۔ فرعون۔ کن فیکون۔ ثمود۔ فاروقؓ۔ بلالؓ۔ شق القمر۔ ذکریاؑ۔ طوبیٰ۔ غار حرا۔ ہاروت ماروت۔ یزید شمر۔ دجلہ۔ فرات۔ عیسیٰ۔ مہر نبوت۔ اولی الابصار۔ پوری تلمیحات تحریر کی

اصل مقصد یہ ہے کہ یہ سب اسلامی قدریں اردو کو بلا محنت اور بلا تجسس میسر آگئیں ان ہی کی بدولت اردو

میں کسی قدر وسعت پیدا ہوئی ۔

اردو میں تمام حروف تہجی بھی عربی کے ہیں۔ چند حروف دوسری زبانوں کے آگئے ہیں ورنہ در اصل زبان کی بسم اللہ ہی عربی سے ہوئی۔ اس کے علاوہ قاعدہ ابجد خالص عربی کی ایجاد ہے جس کی بدولت اب تک ہزاروں قطعات تاریخ لکھے جا چکے ہیں اور جن سے مورخ فوراً پتا لگا لیتا ہے کہ یہ واقعہ کب کا ہے ۔

ماخذات

ماخذات

اس مقالہ کی ترتیب میں مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔

نام کتب	نام مصنف
① قرآن حکیم	ترجمہ۔ شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی
② افادات سلیم	مولوی وحید الدین سلیم پانی پتی
③ تلمیحات	محمد احمد صاحب
④ مذہب اور شاعری	ڈاکٹر اعجاز حسین صاحب
⑤ اردو غزل کی مختصر تاریخ	ڈاکٹر محمد اسلام صاحب
⑥ سپارہ عبدالعزیز خالد نمبر	
⑦ یادگارِ غالب	مولانا الطاف حسین حالی
⑧ کلیاتِ ولی	ولی دکھنی
⑨ کلیاتِ سودا	مرزا محمد رفیع سودا
⑩ کلیاتِ نظیر	نظیر اکبر آبادی

(۱۱) کلیاتِ مومن	مومن خاں مومن
(۱۲) دیوانِ امجد	امجد حسین امجد
(۱۳) پیامِ امجد	" " "
(۱۴) دیوانِ آتش	خواجہ حیدر علی آتش
(۱۵) دیوانِ درد	میر درد
(۱۶) میکدہ معنی	میر نذر علی درد کاکوروی
(۱۷) مرثیانہ نظیر	" " " "
(۱۸) دیوان بیکس	مرتبہ راحت مسعود
(۱۹) دیوان عامل	مرتبہ حبیبہ حسن
(۲۰) کیف بیاباں	آرزو اکبر آبادی
(۲۱) آیاتِ جمال	ذہین شاہ تاجی
(۲۲) دیوانِ بشیر	بشیر الدین احمد
(۲۳) ارمغانِ سلیمان	سید سلیمان ندوی

(۲۴) بانگ درا — علامہ اقبالؒ

(۲۵) بالِ جبریل — " "

(۲۶) ضربِ کلیم — " "

(۲۷) دیوانِ حالی — مولانا الطاف حسین حالی

(۲۸) مسدسِ حالی — " " "

(۲۹) برکھا رت — " " "

(۳۰) جلوۂ احسن — مولانا احسن مارہروی

(۳۱) نوائے دل — ہادی مچھلی شہری مولا

(۳۲) گردِ کارواں — حکیم احمد شجاع

(۳۳) شاہنامہ اسلام حصّہ اوّل — حفیظ جالندھری

(۳۴) " " حصّہ دوم — " "

(۳۵) " " حصّہ سوم — " "

(۳۶) " " حصہ چہارم — " "

(۳۷)	آبِ بقا	خان احمد حسین خاں
(۳۸)	ترتیل	سید اختر حسین اختر
(۳۹)	موجِ طہور	بہزاد لکھنوی
(۴۰)	کفر و ایمان	" "
(۴۱)	خواب و خیال	خواجہ سید محمد میر اثر
(۴۲)	دیوانِ حلیم	مرتبہ حضور احمد سلیم
(۴۳)	شاہنامہ اسلام جدید	عامر عثمانی
(۴۴)	باغِ کلامِ اکبر	اکبر وارثی
(۴۵)	ریاضِ اکبر	" "
(۴۶)	کلیاتِ حسرت	حسرت موہانی
(۴۷)	کلیاتِ شبلی	مولانا شبلی
(۴۸)	نشاطِ روح	اصغر حسین گونڈوی
(۴۹)	چمنستانِ سخن	شاہ نصیر دہلوی

(۵۰)	کلیاتِ اکبر حصہ اول	اکبر الہ آبادی
(۵۱)	" " حصہ دوم	" " "
(۵۲)	" " حصہ سوم	" " "
(۵۳)	" " حصہ چہارم	" " "
(۵۴)	قطعات و رباعیات	" " "
(۵۵)	کلیاتِ نعت	مولوی محمد محسن
(۵۶)	چراغِ کعبہ	" " "
(۵۷)	صبحِ تجلی	" " "
(۵۸)	نغمۂ زار	حفیظ جالندھری
(۵۹)	سوز و ساز	" "
(۶۰)	لوائے حیات	یحیٰ اعظمی
(۶۱)	دیوانِ رند معروف بہ گلدستۂ عشق	رند
(۶۲)	دیوانِ شہیدی	کرامت علی شہیدی

(۶۳)	چمنستان	مولانا ظفر علی خاں
(۶۴)	خیالستان	" " " "
(۶۵)	نگارستان	" " " "
(۶۶)	ذکرِ جمیل	مولانا ماہر القادری
(۶۷)	نغماتِ ماہر	" " "
(۶۸)	شبستانِ عالمگیری	بے نظیر میاں عالمگیر محمد خاں
(۶۹)	مدحِ انیس	مرتب سید مسعود حسن رضوی
(۷۰)	کاکِ موج	عبد العزیز خالد
(۷۱)	دشتِ شام	" " "
(۷۲)	منحمنا	" " " "
(۷۳)	ہزمور میر مفتی	" " " "
(۷۴)	کلیاتِ میر	میر تقی میر
(۷۵)	کلیاتِ منیر	منیر شکوہ آبادی

(۷۶)	حدائق بخشش	مولانا احمد رضا خاں رضا
(۷۷)	دیوان صفی علی	سید احمد علی صفی علی
(۷۸)	محامد خاتم النبیین	امیر مینائی
(۷۹)	دیوانِ بیدل	بیدل وارثی
(۸۰)	اقبال اور عشقِ رسول	رئیس احمد جعفری ندوی
(۸۱)	تذکرہ علماء ہند	مولوی رحمان علی خاں
(۸۲)	تذکرہ حضرت مجدد الف ثانیؒ	مرتب مولانا منظور احمد
(۸۳)	ہندوستان کے سلاطین علماء اور مشائخ کے تعلقات	سید صباح الدین عبدالرحمٰن
(۸۴)	مہتابِ داغ	داغ دہلوی
(۸۵)	آفتاب داغ	"
(۸۶)	کلیاتِ ذوق	شیخ محمد ابراہیم ذوق
(۸۷)	حجاز مستان	مولانا ظفر علی خاں
(۸۸)	گاندھی نامہ	اکبر الہ آبادی

٨٩) شعر الہند جلد دوم — عبد السلام ندوی

٩٠) صریر خامہ قومی شاعری نمبر — شعبۂ اردو ـ جامعہ سندھ حیدرآباد